UNIVERSAL
LIBRARY
OU_224820
UNIVERSAL
LIBRARY

ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر

(روداد)

جلسہ سیزدہم ندوۃ العلما

(منعقدہ)

۱۷-۱۸-۱۹ ربیع الثانی ۱۳۳۰ھ مطابق ۶-۷-۸ اپریل ۱۹۱۲ء

روز شنبہ، یکشنبہ، دوشنبہ بمقام لکھنؤ

حسب ایمائے

مجلس انتظامیہ ندوۃ العلما

طبع قومی مسلم یونین پریس لکھنؤ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمہید

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفےٰ

ندوۃ العلما کے روز افزون اثر کے لحاظ سے اگرچہ اب کسی مقام پر سالانہ جلسہ کی دعوت حاصل کرنی ایک حد تک دشوار نہین رہی مگر کبھی کبھی ندوہ اپنی خصوصیات وضروریات کی وجہ سے جلسہ کے لیے کوئی مناسب مقام جو ہر طرح سے اُسکے لیے موزون ہو خود ہی انتخاب کر لینا پسند کرتا ہی۔

اس مرتبہ چونکہ قوم کے باحمیت اور مخیر اصحاب کی نگاہ التفات دار العلوم کی موجودہ نامکمل عمارت کی طرف مائل کرنے کی ضرورت تھی جسکی تعمیر، زبیدہ جدہ محترمہ ہز ہائنس

نواب صاحب بہادر بھاولپور دام اقبالہ کی بے نظیر فیاضی سے شروع کیگئی تھی اور نصف سے زائد تیار بھی ہوگئی تھی اور بعض وجوہ سے جنکا ذکر آپ خان بہادر میر جعفر حسین صاحب الخیر کی تقریر مین پائین گے زمانہ نے اسکی اجازت ندی کہ تکمیل تک پہونچائی جائے، نیز دار الاقامہ کے لیے ابھی تک کافی سرمایہ فراہم نہین ہوا تھا اسلیے ضرورت تھی کہ اسکی طرف بزرگان قوم کی توجہ مبذول کی جائے جسکے بغیر نہ تو درس کے لیے کوئی جگہ نکالی جاسکتی ہے نہ طلباء کے لیے ماندوبود کا انتظام ہوسکتا ہے اس لیے ضرورت تھی کہ امسال لکھنؤ مین ندوۃ العلما کا اجلاس سالانہ منعقد ہو اور نامکمل عمارت مین ہو تاکہ لوگون کو اُسکی اہمیت کا صحیح اندازہ ہوسکے، ارکان ندوۃ العلما کو اسکی بھی شکایت تھی کہ بزرگان اودھ کی نظر التفات ندوہ اور دار العلوم کی جانب نہین ہے اور اس مین کچھ شک نہین کہ ایسا ہی تھا خواہ اسکا یہ سبب ہو کہ ہمنے کبھی اپنی ضرورت اُن کے سامنے ظاہر نہین کی، نہ جس طریقہ سے کرنا چاہیے تھا اُنکی توجہ اپنی جانب مائل کی یا اُنکے کثرت مشاغل نے اسکی اجازت نہین دی کہ وہ ہماری طرف متوجہ ہون، بہرحال ارکان ندوۃ العلما نے مناسب خیال کیا کہ ندوہ کا اجلاس امسال لکھنؤ مین ہونا چاہیئے۔

علاوہ اس کے لکھنؤ کو باعتبار علم و تمدن کے ہندوستان کے دوسرے ممتاز شہرون مین جو درجہ حاصل تھا وہ بھی اسبات کا مقتضی تھا کہ ندوۃ العلما کے سالانہ اجلاس کبھی کبھی اس شہر مین ہوتے رہین۔

ان تمام باتون پر غور کر کے ندوۃ العلما کے جلسۂ انتظامیہ مین جو دار العلوم کے قدیم عمارت مین اسی غرض سے منعقد کیا گیا تھا یہ تجویز نہایت مسرت کے ساتھ منظور کی گئی اور ۶۔۷۔۸۔ اپریل ۱۹۱۲ء کی تاریخین جنمین ایسٹر کے ایام تعطیل بھی پڑتے ہین اس مبارک

جلسہ کے لیے انتخاب کی گئین اور اس تجویز کے عمل مین لانے کے لیے جسکے درد مندان قوم وحامیان اسلام بے چینی کے ساتھ مدت سے مشتاق تھے حسب دستور سابق ایک کمیٹی منتظمہ قرار دیگئی جسکے سکرٹری لکھنو بار کے سر برآوردہ ممبر جناب مسٹر ممتاز حسین صاحب بی۔اے بیرسٹر ایٹ لا۔اور اس کمیٹی کے پریسیڈنٹ اودھ کے نامور اور ہمدرد قوم رئیس عالیجناب آنریبل سر راجہ تصدق رسولخان بہادر کے سی۔ایس۔آئی۔ تعلقدار جہانگیر آباد قرار پائے اور ہم نہایت خوشی سے اس بات کا اعتراف کرتے ہین کہ جس ہمدردی، استقلال، اور مستعدی کے ساتھ استقبالی کمیٹی کے ممبرون نے عموماً اور مسٹر ممتاز حسین صاحب نے خصوصاً جلسہ کا انتظام کیا اور ہمارا ہاتھ بٹایا وہ قابل شکرگزاری ہے۔ زیادہ مسرت اس بات کی ہی کہ شکریہ ادا کرنے مین ہم تنہا نہین ہین بلکہ بہت سے معزز افراد قوم جو اس قسم کے علمی وادبی جلسون مین شرکت کے عادی ہین اور اُنھین اس قسم کے کامون کا تجربہ ہے ہمارے شریک ہین جو دل سے ممبران کمیٹی کے حسن انتظام کی داد دیتے ہین اور اُن کے کامون کی قدر کرتے ہین نیز اس رو داد کے پڑھنے سے اُنکے کامون کا خاکہ کچھ نہ کچھ آپ کے ذہن مین بھی آجائے گا اگرچہ اُسکا کافی علم خود شریک ہونے پر منحصر تھا۔

بہرحال دو مہینے پہلے سے جلسہ کا انتظام نہایت مستعدی وسرگرمی سے شروع کر دیا گیا اور استقبالی کمیٹی کے جلسے ہر اتوار کو انتظامات پر غور کرنے اور فروگذاشتون کی اصلاح کے لیے منعقد ہونے لگے، جنمین ممبران کمیٹی باوجود ذاتی مشاغل کے شریک ہوتے اور تمام مباحث مین جوش وخلوص کے ساتھ حصہ لیتے رہے۔

جسوقت خیال آتا تھا کہ اس اجلاس کی اہم تجاویز پر غور کرنے اور اپنی رایون سے

مستفید کرنے کے لیے بزرگان قوم دور دراز مقامات سے کثیر تعداد مین تشریف لاکر اسکی اہمیت مین اضافہ کرینگے تو ممبران کمیٹی کی سرگرمی و مستعدی ترقی کرجاتی تھی اور امید افزا حوصلے پیدا ہوتے تھے۔

اسی لحاظ سے اخبارون کے ذریعے سے عام اعلان تمام ملک مین کردیا گیا تھا، اور آخر فروری سے طلبا کے وفود اکثر مقامات پر روانہ کیے گئے تھے جنھون نے بارہ بنکی فیض آباد، ردولی، دریاباد، کانپور، اوناؤ، رائے بریلی، پرتابگڈھ، سلطانپور، رامپور مرادآباد، بستی، خیرآباد، گورکھپور، علیگڈھ، آگرہ، گیا اور پٹنہ تک دورے کیے اور بزرگان قوم کو ندوہ کے مقاصد اور دارالعلوم کی تعلیم و تربیت پر عیاناً واقف ہونیکا موقع دیا، نیز شمس العلما مولوی شبلی صاحب نعمانی اور مولانا سید عبدالحی صاحب نے بنفس نفیس بعض مقامات پر جاکر ندوۃ العلما کے مقاصد و اغراض لوگون کے ذہن نشین کیے اور ندوۃ العلما کے سرگرم وکلا مولوی غلام محمد صاحب شملوی اور مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیارپوری نے بیحد توجہی اور جانفشانی کے ساتھ ملک مین دورے کیے اور شریک جلسہ ہونے کے لیے لوگون کو دعوت دی۔

ہم اُن بزرگون کا شکریہ ادا کیے بغیر نہین رہ سکتے جنھون نے طلبا سے نہایت ہمدردانہ برتاؤ کیا اور نہایت فیاضی سے ندوہ کی مالی اعانت بھی کی اور نہ خود کی بلکہ دوسرے اصحاب کو بھی اعانت پر آمادہ کیا۔

اس جلسہ کی اہمیت نہ صرف اُسکی اہم تجاویز کی بنا پر تھی بلکہ ایک بڑا حصہ اُن بعض تجاویز کو عملی صورت مین دکھانیکا تھا جو اجلاس دہلی مین پاس ہوئی تھین اور جو قومی ضروریات کے لحاظ سے ایک امتیازی حالت رکھتی تھین۔

جلسۂ دہلی مین ایک نہایت ضروری تجویز ایسے عربی لغت یا ڈکشنری تیار کرنیکی بابت پاس ہوئی تھی جو اُن معرب اور دخیل الفاظ کو شامل ہو جو زمانۂ حال کے تمدن اور اُسکے سائنٹفک ایجادات علمی و تجارتی اصطلاحات کی وجہ سے عربی زبان مین داخل ہو گئے ہین، اگرچہ صرف معرب و دخیل الفاظ کا لغت تیار کرنا کوئی بات نہین ہے، اب سے صدیون پیشتر مسلمانون کی ہمہ گیر توجہ اس جانب منتقل ہو چکی ہے لیکن یہ کوئی ایسا کام نہین جسکا ایک مرتبہ پورا کر لینا آیندہ نسلون کو بھی کافی ہو سکے، جسطرح زمانہ کو ایک حالت پر قرار نہین اُسی طرح زبان کا بھی کوئی خاص معیار نہین، خود اپنے تمدن کے اُتار چڑھاؤ اور دوسری ہمسایہ قومون کے تغیر و تبدل کا اثر جتنا جلد زبان پر نمایان ہوتا ہے اُتنا کسی چیز پر نہین ہوتا،

انھین وجوہ سے ندوۃ العلما نے اس تجویز کو ضروری خیال کر کے دہلی کے اجلاس مین پاس کیا اور مولوی سید سلیمان صاحب نائب دیب دار العلوم نے جنکے متعلق یہ کام کیا گیا تھا نہایت کوشش سے دو سال کے اندر ایسی عربی ڈکشنری تیار کر لی جو چار ہزار معرب و دخیل الفاظ کی جامع ہے، وہ ڈکشنری چھپوا دی گئی اور اسی اجلاس مین پیش کی گئی جیسا کہ روداد سے معلوم ہوگا۔

دوسری تجویز جو جلسہ دہلی مین پاس ہوئی تھی وہ زبان انگریزی مین ایک مستند و فصیح ترجمہ قرآن کی ضرورت تھی، چونکہ نواب عماد الملک بہادر مولوی سید حسین صاحب بلگرامی سے بڑھکر اس کام کا ہندوستان مین کوئی اہل نہ تھا اور وہ خود ترجمہ کا کام شروع کر چکے تھے اس لیے اُن سے خواہش کی گئی کہ وہ از راہ عنایت ہماری اس خواہش کو قبول فرمائین، جسقدر ترجمہ ہوتا جائے وہ ندوہ مین بھیجتے جائین تاکہ اُن

علما کو جو انگریزی و عربی زبانون مین مہارت رکھتے ہین دکھایا جائے اور اُن سے مشورہ حاصل کیا جائے نواب صاحب ممدوح نے اپنے خلوص و نیک نیتی سے یہ خواہش خوشی سے منظور کی اور نہایت محنت سے ترجمہ شروع کیا چنانچہ ابتک نو پارون کا ترجمہ ہوچکا ہے اور اُس کے اجزا اس اجلاس مین پیش بھی کیے گئے۔

تیسری تجویز اغلاط تاریخی کو کورس سے خارج کرانے کی بابت تھی اس شعبہ کی رپورٹ دیکھکر آپ کو اس کی کامیابی کا بھی اندازہ ہوگا،

چوتھی تجویز وقف علی الاولاد کے بابت تھی اسکے متعلق اتنا کہنا کافی ہے کہ سب مرحلے طے ہوچکے ہین صرف ضابطہ کی کارروائی باقی رہگئی ہے۔

ان سب تجاویز کو عملی صورت مین پیش کرنیکی وجہ سے جو اہمیت و فوقیت اس اجلاس کو ہونیوالی تھی اس سے یہ خیال پیدا ہونا ضروری تھا کہ نہایت کثرت سے بزرگان قوم شرکت کرینگے اس لیے نہایت مستعدی اور سرگرمی سے اسکا انتظام کیا جارہا تھا اور فی الواقع یہ خیال صحیح ثابت ہوا اور باوجودیکہ انھین تعطیلون مین اولڈ بوائز ایسوسی ایشن انجمن حمایت اسلام، موتمر الانصار، افتتاح دار الحدیث مدرسۂ اسلامیہ دیوبند کے جلسے ہونیوالے تھے تمام اطراف ملک سے ندوۃ العلماء کے بہی خواہان اسلام کو کھینچ لائی، سب سے زیادہ قابل فخر و مباہات ممالک اسلامی کے عظیم الشان مصلح اور مفتی محمد عبدہ مرحوم کے تلمیذ رشید علامہ سید رشید رضا ایڈیٹر المنار کی شرکت تھی جو باوجود انتہائی موانع کے باوجود اسکے کہ اُن کے بھائی قریب تر زمانہ مین شہید کردیے گئے تھے اور مقدسہ کی کارروائی جاری تھی باوجود اس کے کہ مدرستہ الدعوۃ والارشاد کا کام جسکو علامہ ممدوح نے ندوہ ہی کے انداز پر قائم کیا ہے ابتدائی حالت مین تھا اکیس دن کی بحری مسافت طے کرکے

اور شدائد سفر اور اخراجات کا بار برداشت کر کے صرف ندوہ کی شرکت کی غرض سے ہندوستان تشریف لائے۔

اُن کو جس چیز نے ہندوستان کے دور دراز سفر پر مجبور کیا، وہ ایک دعوت نامہ تھا جو جلسہ سالانہ کے موقع پر انھین بھیجا گیا تھا، اس زمانہ مین انجمنون کے جلسے اور اُن کے دعوت نامے ایک رسمی چیز ہو گئے ہین اسلیے اُن مین اس قدر کشش نہین ہو سکتی کہ مصر سے ایک ایسے کثیر الاشغال بزرگ کو کھینچ لائے، اُنکو جو چیز ہندوستان لائی وہ ندوۃ العلما کے مقاصد کی عظمت تھی جسکو خود اُنھون نے اپنے مدرسہ دعوۃ والارشاد کا سنگ بنیاد قرار دیا ہے، ان مقاصد نے اُن کو مجبور کیا اور وہ ہندوستان کے سفر کے لیے آمادہ ہوئے،

۲۲۔ مارچ کو بمبئی تشریف لائے اور وہان کے بڑے بڑے معززین رؤسا اور اہل عرب نے آپکا خیر مقدم کیا چند روز کے قیام کے بعد وہ بمبئی سے دہلی کو روانہ ہوئے دہلی سے لاہور تشریف لے گئے اور ۴ر اپریل کو ندوۃ العلما کی شرکت کے لیے لکھنؤ کو سرفراز کیا، اسٹیشن پر خاص طور سے استقبال کے لیے تیاریان کی گئی تھین، تمام شہر مین اُن کے استقبال کے لیے جلی حرفون مین اشتہارات چسپان کیے گئے تھے، معززین واکابرین کی خدمت مین خطوط روانہ کیے گئے تھے، اس بنا پر اسٹیشن پر بہت کثرت سے لوگ جمع ہو گئے تھے اور علما، طلبا، رؤسا، غرض ہر طبقے کے اصحاب استقبال کے لیے تشریف لائے تھے جنمین سے بعض اصحاب باہر سے صرف اسی غرض سے آئے تھے، آنریبل سر راجہ محمد علی محمد خانصاحب بہادر والی محمود آباد نے اُنکی سواری کے لیے خاص طور پر اپنی گاڑی بھیجی تھی۔

اسٹیشن پر آٹھ بجے سے لوگ جمع ہونے شروع ہوئے، علامہ رشید رضا صاحب ۹ بجے پنجاب میل سے مع مولوی عبد الحق صاحب حقی بغدادی کے تشریف لائے سید صاحب ممدوح کے گاڑی سے اُترتے ہی معانقہ و مصافحہ کے لیے پر جوش مسلمانون کا وہ ہجوم ہوا کہ بمشکل لوگ اُن تک پہونچ سکتے تھے، درمیان سے گزرتے ہوئے وہ باہر تشریف لائے اور راجہ صاحب موصوف کی پر تکلف فٹن مین بیٹھ گئے، گاڑی نصف راہ تک آہستہ آہستہ چلی، پیچھے پیچھے رؤسا کی گاڑیان تھین، ساتھ ساتھ دار العلوم کے طلبا اور پر جوش مسلمانون کی ایک جماعت تھی یہ سب ٹھہر ٹھہر کر" اہلاً و سہلاً و مرحبا" کے نعرے بلند کرتے تھے، اور سید صاحب کا متانت آمیز تبسم اسکا جواب دیتا تھا، لیکن نصف راہ سے مسلمانون نے جوش مسرت سے گاڑی کے گھوڑے کھولدیے اور مسٹر ممتاز حسین صاحب بیرسٹر کے مکان تک (جہان آپ فروکش ہونیوالے تھے) خود گاڑی کھینچ لائے۔

راستے مین عام لوگ اور ہندو کاندار مسلمانون کے اس مذہبی جوش و ولولہ اور اخوت اسلامی کی اس زندہ تصویر کو دیکھنے کے لئے اپنے اپنے گھرون سے نکل آئے، راستہ مین ہر جگہ غیر اسلامی افراد اس اسلامی منظر کو تعجب و حیرت کی ساتھ دیکھتے تھے مسلمان ہر جگہ جوش کے ساتھ سلام کے لیے ہاتھ اُٹھاتے جاتے تھے اور سید صاحب اُسی متانت آمیز تبسم کے ساتھ ہاتھ اُٹھا اُٹھاکر اسلامی بھائیون کے سلام کا جواب دیتے جاتے تھے۔

طلبا کا جوش و خلوص کے ساتھ گاڑی کھینچنا، راستہ بھر، اہلاً و سہلاً و مرحبا، کے نعرے بلند کرنا اور جناب ممدوح کا متانت آمیز تبسم کے ساتھ جواب دینا اسلامی شوکت کا زمانہ گذشتہ یاد دلانے اور اسلامی شان کے دوبالا کرنے کے علاوہ ایسا منظر تھا جو کبھی چشم دل سے اوجھل نہین ہوسکتا اور آنکھون ہی کے ذریعے سے اس منظر کا لطف اُٹھایا جاسکتا

تھا، کانون کی راہ سے اُسکا ادھورا سا خاکہ بھی ذہن مین نہین آسکتا۔

رپورٹ کمیٹی استقبالی

جناب مسٹر ممتاز حسین صاحب سکرٹری استقبالی کمیٹی نے جس فیاضی و ایثار کے ساتھ اپنا عزیز و پر از مشاغل وقت ندوۃ العلماء کے جلسہ مین صرف کیا اُسی سے باوجود بار بار شکریہ ادا کرنے کے ہم عہدہ برآ نہین ہوسکتے اسپر استقبالی کمیٹی کی رپورٹ لکھنے کی اُن سے درخواست کرنا نہایت بے موقع تھا اس لیے ہم مفصل رپورٹ پیش کرنے سے معذور ہین، اُس علم کی بنا پر جو ہمین انتظامات جلسہ اور کارکنون کے کامو کو دیکھکر حاصل ہوا ہم انتظامات کی تفصیل و منتظمین کی تقسیم اور گوشوارہ جمع خرچ درج کرتے ہین۔

فہرست ممبران استقبالی کمیٹی

۱۔ عالیجناب راجہ سر تصدق رسول خان بہادر کے۔ سی۔ ایس آئی راجہ جہانگیر آباد۔

۲۔ جناب مسٹر ممتاز حسین صاحب۔ بی۔ اے۔ بیرسٹر ایٹ لا

۳۔ جناب آنریبل مسٹر محمد نسیم صاحب ایڈووکیٹ۔

۴۔ جناب ڈاکٹر ناظر الدین حسن صاحب۔ ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ ڈی بیرسٹر ایٹ لا۔

۵۔ جناب مسٹر وہاج الدین صاحب بیرسٹر ایٹ لا۔

۶۔ جناب مولوی عبد القادر صاحب پنشنر ڈپٹی کلکٹر۔

۷۔ جناب مولوی بدر الحسن صاحب منصف۔

۸۔ جناب شیخ فرزند علی صاحب وکیل۔

۹۔ جناب سید ظہور احمد صاحب بی۔اے۔ایل۔ایل۔بی۔ وکیل ہائیکورٹ۔
۱۰۔ جناب منشی اظہر علی صاحب بی۔اے۔ وکیل
۱۱۔ جناب مولوی نظام الدین حسن صاحب بی اے ایل ایل بی وکیل ہائیکورٹ
۱۲۔ جناب منشی سخاوت علی صاحب مینوسپل کمشنر لکھنؤ۔
۱۳۔ جناب صفی الدولہ حسام الملک نواب سید علی حسن خانصاحب بہادر۔
۱۴۔ جناب نواب سید مرتضیٰ حسن خانصاحب۔
۱۵۔ جناب منشی محمد احتشام علی صاحب رئیس فنانشل سکرٹری ندوۃ العلما۔
۱۶۔ جناب شمس العلما مولانا شبلی نعمانی معتمد دار العلوم ندوۃ العلماء۔
۱۷۔ جناب مولانا حکیم سید عبد الحی صاحب نائب ناظم ندوۃ العلما۔
۱۸۔ جناب مولوی عزیز مرزا صاحب مرحوم آنریری سکرٹری آل انڈیا مسلم لیگ۔
۱۹ جناب حکیم حافظ عبد الولی صاحب۔
۲۰ جناب حکیم عبد الرشید صاحب۔
۲۱ جناب حکیم عبد القوی صاحب۔
۲۲ جناب ڈاکٹر کرم حسین صاحب۔
۲۳ جناب حکیم کمال الدین صاحب۔
۲۴ جناب حکیم عبد الحسیب صاحب دریابادی۔
۲۵ جناب خواجہ سید رشید الدین صاحب۔
۲۶ جناب شیخ سخاوت حسین صاحب تاجر عطر چوک۔
۲۷ جناب فضل ایوبی صاحب۔

۲۸۔ جناب داروغہ عابد علی صاحب عطار امین آباد۔

۲۹ جناب بابو منصور علی خانصاحب گوڈس انسپکٹر اودھ روہیلکھنڈ ریلوے۔

۳۰ جناب عبدالرزاق صاحب سوداگر امین آباد پارک۔

۳۱ جناب حافظ قطب الدین صاحب تاجر کتب چوک۔

۳۲ جناب حافظ عبدالستار صاحب تاجر کتب چوک۔

۳۳ جناب منشی محمود علی صاحب تاجر امین آباد پارک

۳۴ جناب قاضی نظیر احمد صاحب۔

۳۵ جناب منشی دلاور علی صاحب تاجر خشت

۳۶ جناب میر احمد حسین صاحب تاجر تنباکو سے خورد نی چوک

۳۷ جناب بلند خان صاحب کوتوال صدر بازار

۳۸ جناب ممتاز علی خان صاحب صدر بازار

۳۹ جناب خلیل احمد صاحب آنریری سکرٹری ایک آنہ فنڈ لکھنو۔

۴۰ جناب سید میر جان صاحب مالک مسلم گزٹ لکھنو۔

۴۱ جناب محمود شاہ صاحب۔

۴۲ جناب حبیب الرحمن صاحب۔

انکے علاوہ اور بھی پرجوش و ہمدرد اصحاب تھے جنھون نے نہایت سرگرمی تن ہی سے اپنے فرائض انجام دیے، اُنکے نام آپ اُنکی خدمات کے سلسلہ مین پائینگے۔

استقبالی کمیٹی نے تقسیم عمل کے طور پر خاص خاص انتظامات کیلیے خاص خاص جماعتون کو یا اصحاب کو نامزد کردیا تھا جس سے انتظامات مین نہایت سہولت د

آسانی ہوئی۔ اور ہر جماعت کے ساتھ طلبائے دارالعلوم کے والینٹروں کی جماعت امداد و اعانت کیلیے موجود تھی، اون انتظامات اور کارکنوں کی تفصیل یہ ہے۔

انتظام استقبال مہمانان

جناب منصور علی خانصاحب گوڈس انسپکٹر اودھ روہیلکھنڈ ریلوے۔ جناب مجمع شاہ صاحب جناب ڈاکٹر کرم حسین صاحب۔ جناب منشی محمود علی صاحب تاجر امین آباد پارک۔ جناب سید میر جان صاحب سکرٹری مسلم کلب و مالک مسلم گزٹ۔ جناب حبیب الرحمان صاحب جناب ڈاکٹر ناظر الدین حسن صاحب۔ ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی۔ بیرسٹرایٹ لا۔

انتظام قیام و آسایش مہمانان

جناب مولوی عبدالقادر صاحب پنشنر ڈپٹی کلکٹر۔ جناب میر احمد حسین صاحب تاجر تنباکو۔ جناب منشی دلاور علی صاحب تاجر خشت۔ جناب خواجہ سید رشید الدین صاحب جناب داروغہ عابد علی صاحب عطار نظیر آباد۔ جناب فضل ایوبی صاحب۔ جناب منشی سخاوت علی صاحب۔ جناب قاضی نظیر احمد صاحب۔ جناب حکیم کمال الدین صاحب جناب شیخ نظیر محمد خان صاحب مالک ہوٹل۔ جناب حکیم عبدالقوی صاحب جناب منشی محمد حسن صاحب تحصیلدار لکھنؤ

انتظام طعام برائے مہمانان

جناب حکیم حافظ عبدالولی صاحب۔ جناب میر احمد حسین صاحب تاجر تنباکو۔ جناب متاز علی خان صاحب صدر بازار جناب حافظ قطب الدین صاحب۔ جناب سید حسن شاہ صاحب

انتظام دکان طعام برائے وزیٹران

جناب منشی دلدار علی صاحب تاجر خشت۔

انتظام آرایش مقام جلسہ

جناب سید ظہور احمد صاحب بی۔اے ایل ایل بی وکیل ہائیکوٹ۔

جناب خواجہ سید اصغر حسین صاحب عرف پیارے صاحب۔

جناب خواجہ سید رشید الدین صاحب عرف اچھے صاحب۔

جناب سید یوسف علی صاحب منیجر ہیوٹ ڈرائینگ اسکول لکھنؤ

جناب منشی اظہر علیصاحب بی اے وکیل۔جناب منشی صدیق احمد صاحب۔جناب جانعلیخاں صاحب

انتظام دفتر واقفیت عامہ

جناب حکیم عبد الحسیب صاحب دریابادی۔

انتظام تقسیم ٹکٹ شرکت جلسہ

جناب شیخ فرزند علی صاحب وکیل لکھنؤ۔

انتظام حفظ صحت و دواخانہ

جناب حکیم عبد الرشید صاحب و جناب حکیم عبد الحمید صاحب

انتظام دارالتفکہ

طلبا ے دارالعلوم کی انجمن المعین نے دارالتفکہ کا انتظام کیا تھا اِس دُکان مین ہرطرح کا سامان تفکہ موجود تھا جس سے معزز مہمانون کو نہایت آسایش ہوئی۔

گوشوارہ جمع خرچ اجلاس سیزدہم ندوۃ العلما

(کتاب کے آخر مین ملاحظہ ہو)

کارروائی جلسہ ۶ اپریل ۱۹۱۲ء

اجلاس اول

۶ اپریل کی صبح سے دار العلوم کے زیر تعمیر مکان مین قومی چہل پہل اور زندہ دلی کے آثار نظر آنے لگے معزز مہمانون کی آمد کا سلسلہ اگرچہ ۴ اپریل ہی سے شروع ہو چکا تھا اور برابر اتبک جاری تھا، دار العلوم کے کمرے جو مہمانون کے ٹھہرنے کے لیے مخصوص کر دیے گئے تھے، علاوہ شہر کے بعض معزز اصحاب کی کوٹھیون کے جنمین مہمان ٹھہرائے گئے تھے، بالکل پر ہو چکے تھے۔ اجلاس کا وقت ½ ۸ بجے سے تھا لیکن دفور شوق کی یہ حالت تھی کہ آٹھ ہی بجے ست ہال اور اس کے دونون جانب کی صحنچیان بھر گئی تھین اور شوق و انتظار کی بیچینی حاضرین کے چہرون سے عیان تھی، آٹھ بجے علامہ سید رشید رضا موتمر پر تشریف لائے اور تمام لوگ تعظیم کے لیے کھڑے ہو گئے اور جوش کے ساتھ اہلاً و سہلاً و مرحبا کی آواز بلند ہوئی، ٹھیک ½ ۸ بجے جلسہ کا افتتاح ہوا جیسا کہ ندوۃ العلما کے اجلاسون کا عام قاعدہ ہے پہلے مولوی عبد الحق صاحب حقی بغدادی اسسٹنٹ پروفیسر محمڈن کالج علیگڑھ نے نہایت

خوش الحانی کے ساتھ عربی لہجے مین چند آیتین قرآن مجید کی تلاوت کین جنکو تمام مجمع نے نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ سنا اس تلاوت نے ایک ایسی کیفیت قلوب پر طاری کردی تھی جو بیان نہین کیجا سکتی، اسکے بعد جلسہ کی اصلی کارروائی شروع ہوئی، جناب آنریبل سر راجہ تصدق رسول خان بہادر کے۔سی۔ایس۔آئی۔پریسیڈنٹ استقبالی کمیٹی۔بعض وجوہ سے تشریف نہ لاسکے تھے اس لیے بجائے اُنکے مسٹر ممتاز حسین صاحب بیرسٹرایٹ لا سکرٹری استقبالی کمیٹی نے راجہ صاحب کی جانب سے مہمانون کا خیر مقدم ادا کرتے ہوئے ایک پُرجوش تقریر کی جسمین ندوۃ العلما کے اغراض و مقاصد پر بھی روشنی ڈالی گئی تھی مگر افسوس ہے کہ یہ تقریر زبانی بیان کیگئی تھی اور جلسہ کے بعد جناب مقرر کو اس بات کا موقع نہین ملا کہ وہ اسکو اپنی یادداشت سے قلمبند فرماتے۔

اس تقریر کے بعد ندوۃ العلما کے اجلاس سیزدہم کے لیے صدرنشین کا انتخاب کیا گیا، صدارت کے لیے جن بزرگون پر نظر پڑتی ہے اُنکے لیے صرف یہی ضروری نہین ہے کہ ملک مین عام اثر رکھتے ہون، ذی وجاہت ہون، روشن خیال ہون، بلکہ اُس کے ساتھ ہی یہ بھی شرط ہے کہ وہ اسلام و علوم اسلام کے بہت بڑے حامی ہون کسی معزز و قدیم خاندان سے تعلق رکھتے ہون، جلسے مین اگرچہ ان صفات کے بزرگ بفضل خدا اور بھی تھے لیکن اُن اوصاف و حیثیتون مین جو درجہ علامۂ سید رشید رضا ایڈیٹر المنار کا تھا وہ بالاتر تھا اس لیے ندوۃ العلما کی صدارت کے لیے آپ سے بڑھکر کوئی موزون نہین ہوسکتا تھا چنانچہ شمس العلما مولانا شبلی نعمانی نے آپکو تعارف کراتے ہوئے آپکی صدارت کی تحریک کی اور اُسکے ساتھ ایک مختصر تقریر کی جسمین آپ نے افسوس کے

کہاکہ اگرچہ علامہ ممدوح ہندوستان مین ناواقفیت کے ساتھ دیکھے جاتے ہین لیکن اُنکی عام وجاہت وہردل عزیزی معلوم کرنی ہو تو آپ اُنھین عرب، شام، مصر، قسطنطنیہ، طرابلس الغرب، ٹیونیس الجزائر، روس اور ممالک یورپ مین پوچھ لیجیے روشن خیالی کی نسبت اتنا کہنا کافی ہے کہ آپ نے مفتی محمد عبدہ جیسے عظیم الشان مصلح کے شاگرد رشید ہونے کے علاوہ خود بھی باوجود انتہائی صعوبتون کے عرصے سے اصلاح کا کام نہایت سرگرمی و ایثار کے ساتھ جاری کر رکھا ہے اور اسی غرض سے چودہ سال سے المنار نہایت آب وتاب و آزادی کے ساتھ نکال رہے ہین جسکے پاکیزہ مضامین کی اسلامی ملکون مین دھوم ہے، اسلام وعلوم اسلام کی حمایت کا شغف اسدرجہ بڑھا ہوا ہے کہ آپنے مصائب سفر برداشت کیے تمام ٹرکی کا سفر کیا اور مصر مین ایک کالج دینی تعلیم کے لیے جسکا نام مدرسہ دعوت والارشاد ہے قائم کرلیا ہے جسکے لیے ایک لاکھ روپیہ کا گرانقدر عطیہ شیخ الاسلام کی جانب سے ملتا تھا مگر آپنے صرف اس بنا پر لینے سے انکار کردیا کہ آزادی مین خلل آئے گا لیکن جو صفت ندوہ مین اور آپ مین مشترک ہے وہ یہ ہے کہ آپ بھی پالیٹکس سے علیحدہ رہتے ہین، آپ نے مصر والون کو اس بات پر متوجہ کیا ہے کہ اگر تمہین ترقی کرنا ہے تو پالیٹکس سے علیحدہ رہو۔

اس کے بعد جناب منشی محمد احتشام علی صاحب رئیس کاکوری نے تائید کی اور آپ بالاتفاق رئیس مجلس منتخب ہوئے اور کرسی صدارت پر جلوہ افروز ہو کر آپ نے نہایت فصاحت وبلاغت کے ساتھ ایک مبسوط و پرمغز تقریر فرمائی جو فی الحقیقت شوق عکاظ کے خطبون کو یاد دلاتی تھی اور عرب کی قادر الکلامی، زور کلام گرمی بیان اور قوت تاثیر زندہ شہادت تھی، اگرچہ آپ نے تقریر عربی زبان مین کی اس وجہ سے اس تقریر کو جلسہ کا

ایک نہایت مختصر گروہ سمجھ سکتا تھا لیکن سید صاحب کے لب و لہجہ، جوش، حرکات و سکنات، روانی بیان، اور جابجا قرآن مجید کی آیتون کا اقتباس اور اُن سے استدلال یہ تمام چیزین ایسی تھین جنھون نے ہر شخص کو محو حیرت بنا دیا تھا اور اسلام کی پاک مذہبی زبان کی عظمت در و دیوار سے نمایان ہو رہی تھی،

خلاصہ تقریر افتتاحی جناب علامہ سیّد رشید رضا آفندی الحسینی صدر انجمن جلسہ ندوۃ العلما

حضرات علمائے اسلام و مسلمانان ہند! مین ندوۃ العلما کا نہایت ممنون ہون کہ مجھکو اُسکے سالانہ اجلاس مین شریک ہونے کی دعوت دیگئی جب یہ دعوت میرے پاس پہونچی تو مین مدرسۂ دعوت و ارشاد کی بنیاد رکھنے اور اُسکے لیے مدرسون اور پروفیسرون کا انتخاب کرنے اور تمام ضروری سامان مہیا کرنے مین مشغول تھا، میرے دل مین مدت سے آرزو تھی کہ ہندوستان کی مین سیر کرون اور یہان کی اُن کوششون کا مطالعہ کرون جو مذہبی تربیت اور تعلیم کے باب مین مسلمان کر رہے ہین۔ باوجود سخت مشغول ہونے کے یہ آرزو غالب آئی اور مین نے مدرسہ دعوت و ارشاد اور المنار کے کامون کو چھوڑ کر ندوہ کی دعوت کو قبول کر لیا گو کہ موقع اس بات کا تھا کہ مین ایسی مشغولیت کے وقت مصر سے ایک قدم باہر نہ جاؤن، انجمن دعوت و ارشاد کے ممبرون نے بھی مجھے صلاح دی کہ مین ندوہ کی دعوت کو قبول کرون اور انجمن کی طرف سے ایک نمایندہ بنکر اجلاس ندوہ مین شریک ہون، چنانچہ مین آپ کے سامنے موجود ہون، اسوقت مسلمانون کی شان کو بلند کرنے

اور اُن مین تعلیم و تربیت پھیلانے کے متعلق جو کچھ مین بیان کرنا چاہتا ہون وہ اپنی طرف سے بھی بیان کرونگا اور آپکے مصری بھائیونکی طرف سے بھی جنکے دلون مین وہی فیلنگ موج زن ہے جو آپکے دلون مین ہے۔

اے میرے معزز اور محترم بھائیو! مجھے امید ہے کہ آپ میرے خیالات کو اس لحاظ سے نہین سنینگے کہ وہ ایک بڑے ماہر فن کے خیالات ہین بلکہ اس لحاظ سے سنینگے کہ وہ ایک خالص ہمدرد اسلام کے دل سے نکلے ہین اگر اُن مین کوئی بات ایسی ہو کہ قبول کرنے کے لائق ہو تو وہ قبول کرلی جائے اور اگر اُس مین کوئی غلطی ہو تو وہ معاف کردیجائے۔ مین پندرہ برس سے مصر مین مسلمانونکی تعلیم و تربیت کے مسئلہ پر برابر غور کرتا اور بحث کرتا رہا ہون مصر ایک ایسا ملک ہے جہان مسلمانون کی تعلیم اور ترقی کی باتون کا جاننا اور پہچاننا بہ نسبت دوسرے ملکون کے نہایت آسان ہے ایک دانائے فرنگ کا قول ہے کہ مصر دنیائے اسلام کا سوچنے اور سمجھنے والا دماغ ہے۔

اے برادران محترم! آپ برادر ملک کے تمام مسلمانون پر اسلام کا یہ حق کہ آپ اُس کے علوم اور اخلاق کو زندہ کرین ویسا ہی ہے جیسا کہ ملک مصر کے مسلمانون پر۔ مین سالہا سال کے تجربہ کے بعد اس نتیجہ پر پہونچا ہون کہ مصر اور ہندوستان مین جسقدر تعلیم و تربیت اور رائے کی آزادی اور دولت کی بہتات ہے ایسی کسی ملک مین نہین ہے ہم پر لازم ہے کہ اس نعمت کا شکریہ ادا کرین اور اُس سے فائدہ اُٹھانے پر کمربستہ ہون۔

تاتارستمین روسیون کی عملداری ہے اس مین مسلمانون نے تعلیمی ترقی پر اپنی توجہ مبذول کی ہے مگر حکومت کی طرف سے اُن پر سختی کیجاتی ہے وہان کے مسلمان مدرس مسلمانون کو تعلیم دینے کے قصور مین جیلخانے بھیجے جاتے ہین اور جلاوطن کیے جاتے

ہین، روس کا ایک زبردست عالم جو عالم جان کے نام سے مشہور ہے تین سال سے مصر مین اس لیے ٹھہرا ہوا ہے کہ اُسکو اپنے وطن مین واپس جانے کی اجازت نہین ہی، اسکا قصور یہ ہے کہ وہ مسلمانون کو شہر کارزن کے نامور اسلامی کالج مین تعلیم دیتا اور اُن کے دلون مین بیداری پیدا کرتا تھا، اسکا ایک بھائی اور ایک نائب مدرس بھی اسی قصور مین جلا وطن کردیا گیا ہے، روسی مسلمانون مین سے دو بھائیون عبداللہ اور عبیداللہ نے قریہ بوبی مین ایک مدرسہ کی بنیاد ڈالی تھی اور وہ اُسکو ترقی دینے مین مشغول تھے کہ گزشتہ سال کے موسم سرما مین روسی حکومت نے اُن کو جیلخانے بھیجدیا، امید تھی کہ بہت جلد کازان کے محکمۂ فوجداری مین ان پر مقدمہ دائر ہوگا، مگر ایک سال گزرنے پر بھی وہ عدالت مین ابتک پیش نہین کیے گئے روس کے ایک اسلامی اخبار سے معلوم ہوا ہے کہ عنقریب اپریل مین اُنکا مقدمہ پیش ہوگا، روس کے نیم سرکاری اخبار،، نووی ایمیا،، نے گورنمنٹ روس کو تحریک کی ہے کہ وہ مسلمانان ترکستان کو تعلیم مین ترقی کرنے سے روکے کیونکہ اس سے اُن مین پولیٹیکل بیداری پیدا ہوگی، یہ حال اُن مسلمانون کا ہے جو آپکے قریب ہی ایک یورپین سلطنت کے زیر سایہ آباد ہین، شمال افریقہ کے مسلمانون کا حال اُن سے بدتر ہے۔ تاتار کے مسلمان باوجود حکومت کی سختیون کے تعلیم و تربیت کی دُھن مین لگے ہوئے ہین، وہ مصر، شام، اور حجاز مین اپنی قوم کے طلبا بھیجتے رہتے ہین تاکہ وہ عربی زبان سیکھین اور اپنے ملک مین واپس جاکر علم کا کام انجام دین، اُن کے بعض طلبہ قسطنطنیہ تک بھی پہونچتے ہین تاکہ علوم جدید کی تحصیل کرین مگر ٹیونس اور الجزائر کے مسلمان جو فرانس کے زیر حکومت ہین یہ کام بھی نہین کرسکتے، فرانس نہایت سختی کے ساتھ انکی نگرانی کرتا ہے بعض انصاف پسند فرانسیسی افسر اس بات کے قائل ہین کہ ان ملکون کے مسلمانون کا

سب نے حد دباؤ ڈالا جاتا ہے، فرانسیسی مدبرون مین سے بعض کی راے یہ ہے کہ یہ دباؤ جاری
رکھنا چاہیئے یہان تک کہ افریقہ کے ان ملکون سے عربی زبان اور اسلام مٹجائے مگر بعض
مدبر مسلمانون کے ساتھ حسن سلوک کی راے دیتے ہین جاوہ اور ملایا کے مسلمانون کی
حالت تمام مسلمانون سے بدتر ہے، ہالنڈ کی حکومت نے اُن کے گرد جہالت کی چاردیواری
کھینچدی ہے جس سے باہر وہ نہین نکل سکتے اگر آپ اُن مسلمانون کی دردناک حالت معلوم
کرنا چاہین تو مین ایک انگریزی کتاب پیش کرون گا جسمین اُنکے مفصل حالات درج
ہین آپ اُسکا ترجمہ کرائین اور اخبارون مین شایع کرین آپ کو خدا کا شکر کرنا چاہیے کہ
آپکے سرون پر ایسی حکومت نہین ہے، انگریزی حکومت کی بنیاد آزادی پر ہے اس
حکومت کے سایہ مین رعایا اپنے تئین ترقی کے بلند مراتب پر پہونچا سکتی ہے بشرطیکہ
وہ عقل و دانائی سے کام لے یہ بات کسی اور یورپین حکومت مین کہین نہین ہی جو لوگ
تعلیم کے کام مین مشغول ہون اُن کو ظاہر و باطن مین سیاست سے کنارہ کش ہوجانا
چاہیئے، شیخ محمد عبدہ مرحوم فرمایا کرتے تھے کہ جس کام مین سیاست کا دخل ہو وہ بالکل
خراب ہوجاتا ہے جو لوگ تعلیم کے کامون مین سیاست کو شامل کرتے ہین اگر اُنپر حکومت
کی طرف سے سختی کیجاتی ہے تو کچھ بعید نہین ہے کیونکہ علم تمدن جسکی بنیاد تاریخ پر ہی بتاتا ہے
کہ حکومتین اُن کوششون کو معافی کی نظر سے نہین دیکھ سکتین جو اُن کے اقتدار کے
برخلاف کیجائین اور اُنکے سوا وہ ہر بات کو معاف کرسکتی ہین، غور کرو کہ ہمارے مذہب
مین بھی خدا نے شرک کے سوا ہر گناہ کو معاف کرنے کا وعدہ کیا ہی مگر شرک کی بخشش
اُسکی جناب مین بھی نہین ہوسکتی۔ ایسی ترقی یافتہ حکومتین موجود ہین جو قانونی اور
انتظامی معاملات مین رحم اور انصاف سے کام لیتی ہین۔ مگر ایسی کوئی حکومت دنیا مین

نہین ہی جو سیاسی معاملات مین رحم یا انصاف کا برتاؤ کرے، قرن اول کی اسلامی حکومتون سے بڑھکر کوئی حکومت منصف اور مہربان نہین تھی یہان تک کہ فتوحات اور فوجی حکومت کے وقت بھی رحم وانصاف کا جلوہ انکے کامون مین نظر آتا تھا اور اسکا اقرار یورپ کے انصاف پسند مورخون نے علی الاعلان کیا ہی چنانچہ فرانس کا نامور مورخ موسیو لیبان لکھتا ہی "عربون سے زیادہ رحمدل انصاف پسند فاتحون کا سراغ تاریخ مین نہین ملسکتا۔ اگر ہم اس موقع پر خلفاے راشدین کی حکومت سے قطع نظر کرین، کیونکہ وہ پیغمبر اسلام (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے جانشین تھے اور ان پر ہم دیگر حکومتونکو قیاس نہین کر سکتے تو کم سے کم بنی امیہ اور عباسیون کی حکومتون کو توپیش نظر لاسکتے ہین، بلاشبہہ یہ دونون حکومتین دنیا کی قدیم اور جدید حکومتون مین قانون وانتظام کے لحاظ سے رعایا پر سب سے زیادہ مہربان اور فیاض تھین، مگر دیکھو کہ انھون نے اُن اشخاص کے ساتھ کیسا جابرانہ برتاؤ کیا جو اُنکے اقتدار کے مخالف تھے یہانتک کہ اُنھون نے آل رسول (علیہم السلام) کو ذبح کرنے مین بھی دریغ نہین کیا، وہ آل نبی مین سے جسکو جہان پاتے تھے اس وہم سے کہ مبادا وہ انکی حکومت مین خلل انداز ہوبے تکلف قتل کرڈالتے تھے بلکہ تاریخ شہادت دیتی ہی کہ حکومت کی طمع کے سبب باپ نے بیٹے کو بیٹے نے باپ کو اپنے ہاتھ سے قتل کیا ہی"

اے میرے معزز بھائیو! موجودہ حکومت آپکو اجازت دیتی ہے کہ آپ اپنی اولاد کو تعلیم وتربیت کی روشنی سے منور کرین۔ انکو اپنے مذہبی اصول وعقائد سکھائین، انکو اسلامی فضائل کے زیور سے آراستہ کرین اور اُنکو دنیا ودین کی بہتری کے لیے جو چاہین سکھائین اور پڑھائین، ان تمام معاملات مین آپ آزاد ہین بشرطیکہ آپکی مذہبی وعلمی انجمنین اس حکومت کی واجبی عزت کرین اور اُسکے اقتدار کے برخلاف کوئی حرکت نکرنے پائین، اس حالت مین اگر آپ اپنی پوری طاقت اپنی قوم مین تعلیم پھیلانے مین صرف نہ کرین

تو یہ آپ کا قصور ہے حالانکہ اس سے بھی بڑھکر یہ حکومت آپ کو دینی اور دنیوی تعلیم پر آمادہ کرتی ہی مین اس بات کو سنکر حیرت مین ہون کہ انگریزی حکومت ہندوستان کے مسلمانونکو ہر پہلو سے تعلیم کی طرف رغبت دلاتی ہی، وہ علیگڈھ کالج وغیرہ پرائیویٹ تعلیم گاہون کو مالی مدد دیتی ہی. ندوۃ العلما ایک مذہبی جماعت ہی اور اُسکا مقصد اشاعتہ اسلام ہی تاہم گورنمنٹ نے ایک بیش قطعہ زمین اُسکو بھی عطا کیا ہی اور وہ چھ ہزار روپیہ سالانہ بھی اُس کو دیتی رہتی ہے گورنمنٹ کی طرف سے جو امدادین آپ کو مل رہی ہین اور جو ترغیبین اُسکی طرف سے دی جا رہی ہین اُسے قطع نظر کرکے آپ کو اس بات پر غور کرنا چاہیے کہ حکومتین قومون کو ترقی نہین دیسکتین جب تک کہ وہ خود اپنی ترقی کے لیے سرگرمی سے کوشش نہ کرین. اس بنا پر واجب ہی کہ آپ اپنی ذاتی سرگرمیون اور کوششون پر بھروسا کرین کیونکہ قرآن مجید باآواز بلند کہتا ہی کہ ہر انسان اپنی ہی کوششون کا پھل پا سکتا ہی لارڈ کرومر سے ایک دفعہ مصر کے ایک ممتاز شخص نے کہا کہ آپنے مصر کی مالی حالت کو درست کیا اور جو خدمت آپنے مصر مین انجام دی وہ حکومت کے لیے انجام دی مگر آپنے ابتک کوئی ایسا کام نہین کیا جس سے یہان کے مسلمان ترقی کر سکین" لارڈ کرومر نے کہا "جو لوگ آپ ترقی کرنا نہین چاہتے اُنکو کوئی شخص ترقی کے درجے پر نہین پہونچا سکتا، مصریون کا فرض ہی کہ وہ اپنی ترقی اور بہبودی کے لیے خود کام کرین اور جب وہ کام شروع کرینگے اور مجھ سے امداد کے طالب ہونگے تو مین اُنکو خوشی سے مدد دونگا"

اے میرے معزز ہم مذہبو!! ہماری سب سے بڑی ضرورت یہ ہی کہ ہم اپنی تعلیم کے طریقون کی اصلاح کرین یہ ضرورت بدیہی ہے اور اس سے ہر شخص متفق ہے، جامع ازہر کے مدرس اور علما اور قسطنطنیہ کے علما سب اس ضرورت کو محسوس کر چکے ہین، قریب کے

دو سالون مین اُنھون نے حکام کے ساتھ ملکر کمیٹیان کی ہین اور اس ضرورت پر غور کیا ہی،
اُنھون نے تعلیم کے جدید پروگرام تیار کیے ہین، اُن کتابون کو تعلیم کے لیے انتخاب کیا ہی
جو پہلے تعلیم مین داخل نہ تھین اور اُن کتابون کو نصاب تعلیم سے خارج کیا ہی جو پہلے عام
طور سے پڑھائی جاتی تھین، اُنھون نے علوم جدیدہ کی ضرورت کو بھی تسلیم کیا ہی اور نصاب
تعلیم مین اُنکو شامل کیا ہی آپ نے بھی ہندوستان مین اس ضرورت پر غور کرکے اپنے
قدیم نصاب تعلیم مین ترمیم کی ہے، ٹیونس کے علما نے بھی دو سال گزشتہ مین اپنے نظام
تعلیم مین بہت سے تغیرات کیے ہین، اگرچہ بہت سے لوگ اُن ملکون مین ایسے موجود
ہین جو تعلیم قدیم سے ایک انچ آگے بڑھنا نہین چاہتے اور اُسکو منتہاے کمال خیال
کرتے ہین مگر تمام سوچنے والون اور غور کرنے والون نے اس بات پر اتفاق کر لیا ہی
کہ القاہرہ اور قسطنطنیہ مین جو نصاب تعلیم اب جاری ہی اُسمین گو نہ اصلاح ہوئی ہی مگر وہ
اصلاح ابھی کمال کے درجہ پر نہین پونچی، قانون قدرت یہ ہی کہ سب لوگ ایک بات پر متفق
نہ ہون، قانون قدرت یہ ہے کہ کسی قوم کے بہت سے آدمی کسی تمدنی اصلاح پر فوراً راضی
نہون بلکہ ایک مدت دراز گزرنے کے بعد وہ اس اصلاح کو تسلیم کرین، یہ بھی قانون قدرت
ہی کہ اگر کسی نظام مین فوری تغیر کیا جائے تو وہ نظام بالکل بربا د ہو جائے اس بنا پر طالبان
اصلاح کو اس بات سے غمگین ہونا نہین چاہیے کہ اُن کے گرد و پیش بہت سے آدمی قدیم
نظام سے مایوس ہین اور اُنکی اصلاح پر راضی نہین ہین، اُن کا فرض یہ ہی کہ جو اصلاح
اُنکو مطلوب ہی اُسکو سرگرمی سے شروع کرین اور استقلال کے ساتھ اُس اصلاح کی حمایت
کرین، اُسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ رفتہ رفتہ قوم مین بیداری پیدا ہوگی اور انجام کار طالبان اصلاح کو
فتح ہوگی، خدا فرماتا ہے کہ "وہ کسی قوم کی حالت نہین بدلتا جب تک کہ وہ قوم اپنی حالت کو

آپ نہ بھولئے ہم مسلمان اپنی تاریخ اور اپنے بزرگون کے کارنامون سے آگاہ ہین، ایک زمانہ تھا کہ ہماری قوم مین بڑے بڑے مذہبی پیشوا انصاف پرست حکمران، عامل علما، فیاض دولت مند، کامل صناع، ہنرمند کاشتکار، اور نامور تاجر تھے بلکہ ہم ہر ایک علم و عمل مین دنیا کی تمام قومون پر سبقت لے گئے تھے یہان تک کہ ہم جس ملک مین قدم رکھتے تھے اُس ملک کے باشندے ہماری طرف کھنچتے تھے اور مذہب زبان اور اخلاق مین ہماری پیروی کرنا چاہتے تھے مگر کیا آج بھی ہم ایسے ہی ہین؟ کیا ہم عزت اور عظمت کے آسمان سے نہین گر گئے ہین؟ کیا ہم ترقی کی دوڑ مین دنیا کی قومون سے کوسون پیچھے نہین رہگئے ہین؟ کیا ہمکو اپنی گزشتہ اور موجودہ حالت پر غور کرنا اور عزت حاصل کرنا نہین چاہیے؟ ہم سے ہر قوم آگے بڑھگئی ہے یہان تک کہ بت پرست لوگ بھی جو اس ملک مین اسلام کی روشنی پھیلنے سے پہلے پتھرون، جانورون، دریاؤن اور آگ کے شعلون کی پرستش کرتے تھے اور درختون کے پتے کھاتے اور ننگے بدن رہتے تھے، بلا شبہہ ہماری حالت مین یہ تغیر خدا نے نہین کیا ہے جبتک کہ ہمنے اپنی حالت کو بذات خود نہین بگاڑا یاد رکھو کہ یہ خدا کا اٹل قانون ہے اور اُس کے قانون مین کوئی ہیر پھیر نہین ہوسکتا، قرآن مجید مین مسلمانون سے کہا گیا ہے کہ تم دنیا کی بہترین قوم ہو جو دنیا کے باشندون کو اچھی باتون کی ہدایت کرنے اور بری باتون سے بچانے کے لیے پیدا کی گئی ہے۔

کلام الٰہی مین جو صفات مسلمانون کے بیان کیے گئے ہین وہ سب ہم مین موجود تھے، ہم قومی معاملات مین نہایت آزادی سے راے دیتے تھے ہماری علمی پیاس کبھی بجھنے نہ پاتی تھی، ہمارے اخلاق پاکیزہ اور شائستہ تھے، ہم خدا کی رسی کو مضبوط پکڑے

ہوئے تھے، ہم نیک کامون کے کرنے پر ہر وقت کمربستہ رہتے تھے، ہم آپس مین برادرانہ سلوک کرتے تھے اور ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی اور محبت سے پیش آتے تھے، ہم قوم کے فائدون کو اپنے ذاتی فائدون پر ترجیح دیتے تھے، جب ہم نے ان تمام صفات کو مٹا دیا اور اپنے اندر سے نکال پھینکا تو خدا نے وہ نعمتین اور برکتین ہمسے چھین لین جو ہمارے اسلاف پر نازل ہوئی تھین، آج ہماری حالت یہ ہے کہ ہم کمزور ہین فلاکت زدہ ہین، غیرون کی نگاہون مین ذلیل ہین، ایک دوسرے سے حسد کرتے ہین، اور خودغرضیون اور جاہ پسندیون مین مبتلا ہین، تعلیم سے بے پروا ہین، ایک دوسرے کی مخالفت پر کمربستہ ہین، جب تک ہم اپنی برائیون کو خود دور نہ کرینگے اور اپنے نفسون کی آپ اصلاح نہ کرینگے یہ ممکن نہین ہے کہ خدا ہمکو زمانہ سلف کی کھوئی ہوئی عظمت پھر عطا کرے، ہمین اپنی اصلاح اور ترقی کے لیے اُسی ہدایت پر چلنا چاہیے جسپر ہمارے نامور اسلاف چلتے تھے، امام مالک فرماتے ہین کہ "اُمت محمدی کے متاخرین کی اصلاح اُنھین باتون سے ہوگی جن سے اس امت کے متقدمین کی اصلاح ہوئی تھی" بلاشبہہ ہمکو اپنی اصلاح کے لیے تعلیم و تربیت پر متوجہ ہونا چاہیئے، اصلاح سے مراد یہ ہے کہ ہمارے اعمال ترقی کرجائین اور اُن کا رُخ بہتری اور بہبودی کی طرف پھر جائے مگر اعمال علوم اور اخلاق کا نتیجہ ہین۔

جب ہم تعلیم پاکر حق و باطل اور مفید و غیر مفید مین امتیاز کرنے لگین گے اور ہمارے اخلاق شائستہ ہونگے تو ہمارے اعمال بھی ایسے ہو جائینگے کہ ہم ترقی کو بلندی پر لیجائین اور دینی اور دنیوی کمال کی منزلت تک پہونچائین اسی بنا پر ضروری ہے کہ ہم تربیت کے طریقے اور تعلیم کے طریقے کی اصلاح ایک ساتھ کرین جو طریقہ تعلیم چند صدیون سے ہماری

قوم مین جاری ہو اگر اُس سے ایسے علما تیار ہوسکتے جو قوم کی ترقی کیطرف لے جاتے اور اُس تنزل اور ادبار سے نکال سکتے جسمین مسلمان مبتلا ہین تو آج ہماری ذلیل حالت نہ ہوتی اور ہماری قومیت کے اعضا فالج زدہ نہوتے۔

بچون کی تربیت کا حال یہ ہو کہ وہ گویا ہمارے نزدیک لائق بحث اور قابل توجہ نہین ہے، اکثر مسلمان بچونکی طرف سے بے پروا ہین اور وہ اس باب مین خاندانی دستور کے پابند ہین مگر بڑے بڑے شہرون مین بعض نئی روشنی کے مسلمان البتہ بچونکی تربیت پر متوجہ ہین، مگر اُنھون نے اپنے بچونکو تربیت کے لیے یوروپین لیڈیون کے سپرد کر رکھا ہو، وہ اُن بچونکو اپنی زبان سکھاتی ہین اور اپنی قوم کی عادتین اُن مین پیدا کرتی ہین؛ یہ حال تو چھوٹے بچونکی تربیت کا ہو، بڑونکی تربیت جو وعظ و نصیحت سے ہوسکتی ہو ایسے لوگون کے حوالے کی گئی ہے جو ظاہر مین بزرگ اور نیک نظر آتے ہین مگر حقیقت مین جاہل مفسد ہین، مذہبی تعلیم کا یہ حال ہو کہ موجودہ طریق تعلیم بالکل بے ثمر ہے اور اُسکی اصلاح مین رایون کا اختلاف ہو۔

تعلیم بذات خود ایک فن ہو جو دیگر فنون کی طرح تمدن کے ساتھ ساتھ ترقی کرتا ہی جیسا کہ ابن خلدون نے لکھا ہو، ہمارے اسلاف عقل و تجربہ کی بنا پر اپنے اپنے زمانہ کے حالات کے بموجب طریقہ تعلیم پر توجہ کرتے رہے ہیں سب سے پہلا طریقہ تعلیم روایت اور املا تھا. یعنی اُستاد زبان سے کچھ بیان کرتا تھا اور شاگرد اُس کو سنکر یاد کر لیتے تھے، کاغذ پر لکھ لیتے تھے اسکے بعد یہ طریقہ نکلا کہ جو باتین یاد ہوتی تھین یا کاغذ پر لکھی ہوتی تھین، اُن سے نتائج نکالے جاتے تھے اور دلائل کے ساتھ ایک راے کا مقابلہ دوسری راے سے کیا جاتا تھا اور ایک خاص راے کو ترجیح دی جاتی تھی اور اُسکی پیروی کیجاتی

تھی پھر رفتہ رفتہ مختلف علوم وفنون مین کتابین لکھی گئین اُن کتابون مین جو اول لکھی گئین سب سے بڑی خوبی یہ ہو کہ اُنکی عبارت آسان ہو اور اُن مین دلیلین اور مثالین کثرت سے درج کی گئی ہین اُنکے بعد جو مصنف آئے اُنھون نے پہلے مصنفون کے ایسے بیانات کی تشریح کی جو سمجھ مین نہ آتی تھی اور اُن کے مجمل مضامین کو تفصیل سے بیان کیا اور اُنکی غلطیونکو مدلل طریقے سے بیان کیا پھر ہمتین پست ہوگئین اور تحقیقات کا شوق دھیما ہوگیا اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ پہلی کتابون کے خلاصے لکھے جانے لگے جسمین مختلف علوم کے ضروری قواعد ومسائل مختصر عبارت مین بیان کیے جاتے تھے اور اُنکے ساتھ مثالین اور دلیلین درج نہین کیجاتی تھین، پھر اختصار کے نے یہان تک بڑھی کہ ایک مصنف کسی علمی مسئلہ کو ایک وقت جس مختصر عبارت مین لکھتا تھا دوسرے وقت خود اسکو سمجھ نہ سکتا تھا، اس کے بعد وہ زمانہ آیا جسمین ان خلاصون کی شرحین اور شرحون کی شرحین لکھی جانے لگین اور رفتہ رفتہ اُن شرحون پر بھی حاشیے چڑھنے لگے، اس زمانہ مین طریقۂ تعلیم یہ نکلا کہ کسی فن کی کتاب اُستاد کے ہاتھ مین ہے اور شاگرد اُس کے روبرو اول اُس کتاب کا متن پڑھتے ہین پھر اُسکی شرح، پھر اُسکا حاشیہ، اسکے بعد اُستاد تقریر کرتا ہے، ان تمام کوششون کا نتیجہ اسکے سوا اور کچھ نہ تھا کہ ایک مختصر کتاب کی عبارت سمجھ مین آجائے اور اُس عبارت کے حل کرنے کے لیے اورون نے جو کچھ لکھا ہو وہ بھی سمجھ لیا جائے اس بیان سے مختصر طور پر ظاہر ہے کہ طریقۂ تعلیم وطریقۂ تصنیف زمانہ گزشتہ مین آہستہ آہستہ کسطرح بدلتا رہا ہے، یہ تبدیلیان ایکدم نہین ہوئین کیونکہ زمانۂ حال کی مہذب سلطنتون کی طرح کوئی ایسا محکمۂ تعلیم نہ تھا جسکی طرف سے تعلیم کا نصاب اور اُسکے قواعد یکسان طور پر تمام مدارس کے لیے شایع کیے جاتے، عباسیون کے زمانے مین تعلیم کا ایک خاص نظام البتہ موجود تھا جسکی پیروی مدرسۂ نظامیہ

بغداد مین اوران بڑے بڑے مدارس مین کیجانی تھی جو مدرسۂ نظامیہ کے طرز تقیے پر چلائے جاتے
تھے مگر نہ اُس نظام تعلیم کی عام اشاعت ہوئی نہ اُسکو ترقی دیگئی اسکا سبب یہ تھا کہ قوم
پر زوال آنا شروع ہوگیا تھا اور اسکے جسم مین تمدنی بیماریون کے جراثیم اپنا اثر کرنے لگے
تھے یہ سچ ہو کہ امام غزالی اور اُن کے شاگرد ابو بکر عربی ابن خلدون، اور شیخ زکریا انصاری نے
طریقہ تعلیم اور اسکے قواعد پر اپنی اپنی تصنیفات مین بحث کی مگر اس سے کچھ فائدہ نہوا لازم
یہ تھا کہ فن تعلیم ایک مستقل فن قرار دیا جاتا اور اُسکے مسائل کی تحقیقات پر خاص کتابین لکھی
جاتین اور بادشاہون کے حکم سے مدارس عالیہ اُس طریقہ تعلیم پر عمل درآمد کرتے ہوا نکی
نظر مین صحیح اور مفید طریقہ نظر آتا پھر کچھ مدت کے بعد اگر اس طریقہ مین کچھ نقص نظر آتے تو اُنکی
اصلاح کی جاتی جیساکہ آجکل مہذب سلطنتون مین کیا جاتا ہو مگر افسوس ہو کہ ایسا نہین کیا گیا
کیونکہ ہماری قوم نہایت تیزی کے ساتھ زوال و تنزل کی نشیب کی طرف جارہی تھی یہ کیونکر ممکن
تھا کہ اُسوقت ہم ترقی کی باتون کی طرف مائل ہوتے ہین نے اس امر کو اسرار البلاغہ کے
دیباچہ مین بیان کیا ہو یہ کتاب امام بلاغت شیخ عبد القاہر جرجانی کی تصنیف ہو اور علم بیان
کے مسائل اس مین بیان کیے گئے ہین۔ دلائل الاعجاز بھی ایک ایسی ہی کتاب علم معانی مین
ہو، ان دونون کتابون کو دیکھکر اچھی طرح سمجھ مین آسکتا ہو کہ طریقہ تصنیف اور طریقہ تعلیم کو زمانہ
مابعد مین کسقدر تنزل ہوا ہے، یہ پہلی کتابین ہین جنمین فن بلاغت مستقل طور پر مدون کیا گیا
ہے اور اُس مین کلیہ قاعدے بیان کیے گئے ہین اور اُن کے تمام مضامین عمدہ ترتیب
کے ساتھ بابون اور فصلون مین تقسیم کیے گئے ہین یہ کتابین آج اُن کتابون سے کہین زیادہ
افضل اور مفید ہین جو ان کے بعد اور اُنھین کی مدد سے لکھی گئین اور درس مین جاری کیگئی ہین
مثلاً مفتاح سکاکی مطول و مختصر علامہ تفتازانی، ان کے بعد کی کتابون کا اثر یہ ہوا ہے کہ ممالک

اسلامیہ کے مدارس مین عربی زبان کی بلاغت مردہ ہوگئی ہے، مین نے اور شیخ محمد عبدہ مرحوم نے حجاز، عراق اور قسطنطنیہ مین اسرار البلاغۃ اور دلائل الاعجاز کی تلاش کرائی اور جب ان کتابون کے نسخے مل گئے تو اُنکی تصحیح کی اور اُنکو چھپوایا۔ شیخ مرحوم نے ان کتابون کا درس جامع ازہر مین دیا اور بہت سی طلبہ اُنکے حلقۂ درس سے مستفید ہوئے، اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ازہر مین عربی زبان کی فصاحت و بلاغت از سر نو زندہ ہوگئی، حالانکہ اس سے پہلے وہ مر چکی تھی، مصر کے محکمۂ تعلیم نے ان کتابون کو اُس کالج کے نصاب مین داخل کر دیا ہے جس سے عربی زبان کے مدرس تعلیم پاکر نکلتے ہین، اور اب سوڈان کے گارڈن کالج مین بھی اُن کتابون کا درس جاری ہے، مین علوم اسلامیہ مین سے ہر علم کے طریقۂ تعلیم اور طریقۂ تصنیف کے تنزل کی مثالین بیان کرسکتا ہون مگر وقت کی تنگی کے سبب سے مجبور ہون تصنیف و تعلیم کے طریقون کا یہ تنزل تمام ممالک اسلامیہ مین عام طور پر ہوا اور اسمین کوئی تعجب نہین ہی کیونکہ دنیا بھر کے مسلمان ایک قوم ہین، انکی علمی اور عملی ترقیون کی بنیاد مذہبی ہدایت تھی جب وہ مذہب کے صراط مستقیم سے ہٹ گئے تو اُنکی ہر چیز پر زوال آگیا۔

بلاد عجم مین عربی زبان کے تنزل کی ایک اور بڑی وجہ پیش آئی اور وہ یہ تھی کہ علما عربی کتابون کے مضامین اپنے شاگردون کو ترجمے کے ذریعے سمجھانے لگے اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک طالبعلم برسون کی تعلیم کے بعد عربی زبان کے چند عام قاعدے سیکھ جاتا ہے مگر اسکے اُسکی طبیعت مین ایسا ملکہ پیدا نہین ہوتا کہ وہ بے تکلف عربی بول سکے اور لکھ سکے اور کسی بلیغ عربی کلام سے بغیر الجھن اور دقت کے اُسی طرح اثر پذیر ہوسکے جسطرح کہ عربی زبان بولنے والے اثر پذیر ہوتے ہین، تاریخ اسلام کی پہلی صدیون مین عجم کے علما اُن عربون کے ساتھ خود بلاد عجم مین رہتے تھے اور جو شام، مصر، افریقہ اور اندلس مین جاکر آباد ہوئے تھے، تصنیف و تالیف

انشاپردازی اور شاعری مین برابر کے شریک تھے اور اسلام کی وحدت اور ہمرنگی کا یہ نہایت دلفریب نظارہ تھا اس زمانے مین عجم کے مسلمان عربی زبان عملی طریقہ سے سیکھتے تھے اور اُس کے بولنے اور لکھنے کا ایسا ہی ملکہ حاصل کر لیتے تھے جیساکہ خود عربون کو حاصل تھا جب ہمتین پست ہوگئین اور عربی کتابین ترجمہ کے ذریعے سے پڑھائی جانے لگین تو مسلمانونکی گزشتہ فضیلت جاتی رہی اور مذہبی اور ادبی علوم پر زوال آگیا اور دنیا کے مسلمانون مین اسلامی وحدت وہمرنگی کا تعلق باقی نہ رہا، آج یہ حالت ہی کہ بلاد عجم مین ایسے انشاپرداز شاذ ونادر ہی نظر آتے ہین جنکی عربی انشا سے عجمیت کی بو نہ آتی ہو نامور ریفارمر سید جمال الدین افغانی پہلا شخص تھا جس نے ادبی علمی روح مصریون کے قالبون مین پھونکی اُس نے جامع ازہر مین اپنے شاگردون کو عربی زبان مین تقریر اور تحریر پر آمادہ کیا اور انکو تقریر وتحریر کے صحیح قاعدے بتائے سید جمال الدین بذات خود فصیح البیان انشاپرداز اور خطیب تھا وہ عربی زبان مین گھنٹون تک بغیر لکنت نہایت روانی اور فصاحت کے ساتھ تقریر کرتا تھا مگر باوجود ان تمام باتون کے آخر عمر مین وہ ایسے بعض نامون پر لام تعریف داخل کرتا تھا جن پر لام تعریف نہین آسکتا اور بولنے کا لہجہ بھی ایسا تھا جس سے عجمیت پائی جاتی تھی اسکی وجہ یہ تھی کہ سید جمال الدین نے عربی زبان اول کتابی طریقہ سے حاصل کی تھی پھر اپنی عقل سے ایسا طریقہ اختیار کیا جس سے عربیت کا ملکہ پیدا ہو جائے اور اُس طریقہ کی تعلیم مصری شاگردون کو دی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اس طریقہ کی تعلیم پاکر جو مصری نوجوان اُٹھے اُنکے بیان مین روانی اور سلاست اُستاد کے بیان سے زیادہ پائی جاتی ہی۔

اے علماے کرام! آپ جانتے ہین کہ تمام علوم کے کلیہ قاعدے جزئیات سے لیے گئے ہین اس لیے جزئیات کا علم کلیات کے علم سے مقدم ہے مثلاً اگر اگ

جانورون اور درختون کا علم انسان کو پہلے پہل ہوا پھر اُن مین مشابہت اور اختلافات کا اندازہ کیا گیا اور اُنکی علمی تقسیم کی گئی اور اُنکی نوعین قرار دیگئین اگر تعلیم مین جزئیات کا علم شاگردون کو پہلے سکھایا جائے پھر کلیہ قاعدے بتائے جائین تو یہ تعلیم کا وہ طریقہ ہی جو قانون قدرت کے مطابق ہے اور اس طریقے کی مخالفت گویا قدرت کی مخالفت ہی عام لوگ جب کسی زبان کو قدرتی اصول سے سیکھنا چاہتے ہین تو اول اس زبان کے مفرد الفاظ سیکھتے ہین ا پھر اُن کو استعمال کرنے مین اہل زبان کی تقلید کرتے ہین شروع مین زبان کے کلیہ قاعدے جو علمائے صرف ونحو نے مرتب کیے ہین سمجھ مین نہین آسکتی البتہ اُسوقت سمجھ مین آسکتی ہین جبکہ اُس زبان کے سیکڑون ہزارون الفاظ او فقرے ازبر ہو جائین جن لوگون نے زبان کے کلیہ قاعدے تیار کیے ہین وہ بہت بڑے عالم اور محقق تھے مگر ہم چھوٹے بچون کو زبان کی تعلیم شروع کرانے کے وقت اُن کے روبرو مفرد الفاظ کی جگہ صرف ونحو کے کلیہ قاعدے پیش کرین تو اسکے معنی یہ ہین کہ ہم اس سے پہلے کہ وہ جوان ہون اُنکو عالم اور محقق بنانا چاہتے ہین علمائے متقدمین نے عربی زبان کی تعلیم کے طریقے کو آسان بنانے کی ضرورت محسوس نہین کی کیونکہ اُنکو عربیت کا ملکہ حاصل تھا علاوہ اسکے انکی تعلیمی کتابین مثلاً الکتاب سیبویہ بہ نسبت ہماری کتابون کے قدرتی طریقہ تعلیم سے زیادہ قریب تھین کیونکہ اُن مین قواعد کلیہ کو واضح کرنے کے لیے مثالین کثرت سے درج کی گئی تھین، قرآن مجید اور اُسکی تفسیر کی تعلیم کا حال یہ ہی کہ بہت سے لوگ خیال کرتے ہین کہ قرآن مجید کے سمجھنے کی ضرورت صرف مجتہدون کو ہے جو اُسکی آیتون سے عبادات اور معاملات کے متعلق فقہ کے احکام نکالتے ہین، یہ لوگ سمجھتے ہین کہ عام مسلمانون کو قرآن فہمی سے باز رکھتے ہین وہ مذہب اسلام کی خدمت انجام دے رہے ہین، اگر مین بیان کردن کہ قرآن مجید کی تعلیم کیونکر ہونی چاہیے

جس سے یقینی طور پر مسلمان ہدایت پا سکین تو یہ لوگ مجھ پر زبان طعن وملامت دراز کرینگے۔

اسے برادران محترم! خداوند عالم نے قرآن مجید تمام مسلمانون کی ہدایت کے لیے نازل کیا ہے، وہ اُن علما کی ہدایت کے لیے مخصوص نہین ہی جو اسکی آیتون سے فقہ کے احکام نکالتے ہین اور اجتہاد کا فرض انجام دیتے ہین، کیونکہ وہ آیتین جنمین احکام درج ہین تعداد مین بہ نسبت اُن آیتون کے کم ہین جو انسانون کی روحون اور عقلون کو ہدایت کرتی ہین اور اُن کو ترقی کے بلند مدارج پر پہونچاتی ہین، زمانۂ قدیم کے عام مسلمان جو ابتدائے اسلام مین موجود تھے قرآن مجید کی عام نصیحت آمیز آیتون سے ہدایت حاصل کرتے تھے اور اُس روحانی زندگی مین محو رہتے تھے جو قرآن مجید پر عمل کرنے سے حاصل ہو سکتی ہے، حالانکہ اُن مسلمانون مین سب ایسے نہین تھے جو مجتہد کہلاتے ہون اور جو قرآن مجید کی آیتون سے فقہ کے احکام نکالتے ہون، اگر وہ قرآن مجید کی ہدایت پر نہ چلتے اور اُس روحانی تعلیم کو پیش نظر نہ رکھتے تو مسلمانونکی قوم ایک نامور قوم نہ بنتی اور مذہب اسلام دنیا مین اس سرعت کے ساتھ نہ پھیلتا، قرآن مجید نے اُنکی روحون کو پاکیزہ اور اُنکی عقلونکو شائستہ کر دیا تھا، وہ جس ملک مین داخل ہوتے تھے وہان کے باشندے خود بخود اُنکی طرف کھنچتے تھے اور اُنکی پیروی کو اپنی خوش نصیبی خیال کرتے تھے وہ اپنی خوشی سے مذہب اسلام قبول کر لیتے تھے کیونکہ وہ اخلاق اور اعمال کے بہتر سے بہتر اور اعلےٰ سے اعلےٰ نمونے آنکھون کے سامنے دیکھتے تھے یعنی اُن مسلمانون کے اخلاق اور اعمال کو دیکھکر وہ دنگ رہجاتے تھے اور اُن کے دلون مین خود بخود یہ خواہش پیدا ہوتی تھی کہ ایسی ہی اخلاقی اور روحانی پاکیزگی اُن کو بھی حاصل ہو،

عرب سے نکلکر جو مسلمان غیر ملکون مین پہونچتے تھے وہ اُن ملکون کی زبانون سے واقف نہین ہوتے تھے نہ وہ اُن ملکون کے باشندون کے لیے مدرسے جاری کرتے تھے اور نہ وہ اُن بچون کو اپنی زبان اور اپنا مذہب سکھاتے تھے پھر یہ کیونکر ہوا کہ مذہب اسلام نہایت تیزی کے ساتھ چین اور ہندوستان کے کنارون سے افریقہ اور یورپ کے ملکون تک نہایت قلیل عرصہ مین پھیل گیا، نادان کہتے ہین کہ مذہب اسلام بزور شمشیر پھیلایا گیا، مگر یہ نہایت عجیب بات ہے، کیا دنیا کو معلوم نہین ہے کہ یہ مذہب ایک شخص واحد سے شروع ہوا اور وہ ہمارے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام ہین، اُنکی قوم عمر بھر اُن سے لڑتی رہی اور تلوارون سے برابر مقابلہ کرتی رہی، اُنکو اپنی قوم کے مقابلہ مین وفات سے کچھ ہی دن پہلے کامیابی ہوئی یعنی مکہ فتح ہوجانے پر، اس کے بعد اُن کے اصحاب حجاز کے مشرق اور مغرب مین پھیلے، کیا ممکن تھا کہ وہ مشرق اور مغرب کے باشندون کو اسلام قبول کرنے پر مجبور کرتے؟ حالانکہ جب وہ کسی قوم پر حاکم ہوتے تھے تو اُن سے خفیف سا جزیہ قبول کرلیتے تھے اور اُس کے معاوضہ مین وہ اُن کے ساتھ انصاف سے پیش آتے تھے اور اُن کو اجازت دیتے تھے کہ وہ اپنے مذہب پر قائم رہین اور جو جھگڑا اُن کے درمیان ہو اُس کا فیصلہ وہ اپنے ہم مذہبون کی پنچائت سے کرائین، اُنھون نے کسی شخص کو بزور شمشیر اس بات پر مجبور نہین کیا کہ وہ مذہب اسلام قبول کرے بلکہ اسکا باعث یہ تھا کہ وہ مسلمانون کو انصاف پرست اور رحم دل دیکھتے تھے اور اخلاق وعادات مین اُن کو اپنے سے افضل پاتے تھے، یہ دیکھکر اُن کے دل خود بخود مسلمانون کی طرف کھنچتے تھے اور وہ اُن کے نقش قدم پر چلنا چاہتے

تھے اور اس بات کی خواہش اُنکے دلون مین پیدا ہوتی تھی کہ وہ اُنھین جیسے ہو جائین
اس بنا پر وہ بے تکلف مذہب اسلام کے حلقے مین داخل ہوتے تھے اور عربی زبان
سیکھنے پر آمادہ ہو جاتے تھے تاکہ وہ قرآن مجید کو بذات خود مطالعہ کر سکین اور اُس کی
اُن ہدایتون سے مستفید ہو سکین جنکے سبب مفلسون اور غریبون کا ایک عظیم الشان
گروہ تمام دنیا کا پیشوا بن گیا یہی سبب تھا کہ عربی زبان نہایت سرعت کے ساتھ
مذہب اسلام کے ساتھ پھیلتی گئی حالانکہ اُس کی تعلیم کے لیے نہ کوئی مدرسہ قائم کیا گیا تھا
اور نہ کوئی ایسی کتاب بنائی گئی تھی جس سے غیر ملکون کے باشندے عربی زبان سیکھ سکین،
جو شخص عربی زبان کو اچھی طرح سمجھ سکتا ہو وہ قرآن مجید کی ہدایتون اور نصیحتون سے اچھی
طرح فائدہ اُٹھا سکتا ہے گو کہ اُس نے فقہ کی کوئی کتاب نہ پڑھی ہو کیونکہ قرآن مجید اُن
لوگون کے دلون پر عجیب تاثیر کرتا ہے جو اُس کو سمجھ سکتے ہین، چنانچہ مصر کے عربی داں
عیسائی قرآن مجید کی تاثیر کا اقرار کرتے ہین، مین نے اُن کی زبان سے اکثر اُس وقت
جبکہ وہ کسی اسلامی مجلس مین شریک ہوتے ہین اور اُن کو قرآن مجید سننے کا اتفاق
ہوتا ہے بارہا یہ بات سنی ہے کہ قرآن کے پڑھنے کا دلون پر نہایت گہرا اثر ہوتا ہے،
یہ حالت اُن لوگون کی ہے جو قرآن مجید پر ایمان نہین لائے، اس سے ہم قیاس کرتے
ہین کہ جو لوگ اُس پر ایمان لائے ہین اگر وہ اُسکو اچھی طرح سمجھ سکتے ہون تو اُن کے دلون پر
اُس کا کیا اثر ہوگا! اُنکی حالت یقیناً وہی ہوگی جو قرآن مجید مین بیان کی گئی ہے کہ
خدا کے اُس ہیبت انگیز پیغام کو سننے سے اُنکے بدن پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہین
جنکے دلون مین خدا کا خوف ہے، سچے مسلمان وہ ہین جو خدا اور اُس کے رسول پر
ایمان لائے ہین اور اُنکے دلون مین کوئی شک نہین رہا اور وہ جان و مال سے خدا

کے رستے مین قربانی کرتے ہین کیا ممکن ہی کہ جو لوگ عربی زبان نہ سمجھتے ہون وہ قرآن مجید سے ایسی ہدایت پا سکین اور ایسے ہی سچے مسلمان بن سکین ؟ حاشا وکلا، خدا فرماتا ہے کہ اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو وہ خدا کے خوف سے پھٹکر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا،

جو شخص عربی زبان کو اچھی طرح سمجھ سکتا ہی وہ قرآن مجید کو سنکر یقین کریگا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو اس کتاب کے پڑھنے اور سننے کی تاکید اسی لیے فرمائی ہے کہ ہم اُسکی ہدایتون پر عمل کرکے اعلیٰ درجے کی روحانی زندگی حاصل کرین اور دنیا کی ایک اعلیٰ ترین قوم بنجائین، اس روحانی زندگی کے متعلق جو آیتین قرآن مجید مین ہین وہ اُن آیتون سے زیادہ غور طلب ہین جنمین معاملات کے متعلق خاص خاص احکام بتائے گئے ہین، خدا نے وحی کا نام روح اس لیے رکھا ہی کہ اُس وحی کے ذریعے سے ہدایت پانے والون کے قالبون مین ایک نئی زندگی پیدا ہوتی ہے، یہی وہ زندگی تھی جس نے ہمارے اسلاف کو دنیا کا پیشوا بنا دیا تھا آج ہم اُس زندگی کی تلاش مین ہین اور چاہتے ہین کہ ہماری روح مین وہی جنبش پیدا ہو جس نے زمانہ سلف کے مسلمانون کو آگے بڑھا دیا تھا۔

مین چاہتا تھا کہ آج کی تقریر مین اسی زندگی پر بحث کرون مگر مولانا شبلی نے مجھ سے خواہش کی کہ مین تعلیم کے متعلق اپنی راے ظاہر کرون مین نے اپنی راے کے بموجب اپنی تقریر کو اس آیت سے شروع کیا تھا: الحمد للہ الذی احیانا بعد ما اماتنا والیہ النشور۔ یعنی اُس خدا کی تعریف مین جسنے مرجانے کے بعد ہمکو دوبارہ زندگی بخشی اور مرنے کے بعد زندہ ہو کر ہمکو پھر خدا کی طرف رجوع کرنا ہی، اس آیت مین اُسی روحانی زندگی

کی طرف اشارہ ہے جو ہمکو حاصل کرنی چاہیے، یہ آیت سوکر اُٹھنے کے بعد پڑھی جاتی ہے، اس مین کوئی شک نہین ہے کہ جو قوم یہ روحانی زندگی حاصل کرے وہ گویا ایک طویل خواب غفلت سے بیدار ہوتی ہے، قومون کی موت خواب سے مشابہت رکھتی ہے اور انکی زندگی بیداری سے، مسلمانون کی قوم صدیون سے گہری نیند مین سوئی ہوئی تھی وہ نہین جانتی تھی کہ اُس کے گرد و پیش جو قومین پیدا ہو چکی ہین وہ کیا کر رہی ہین، گردش زمانہ کی ٹھوکرون سے اب اس قوم کے کچھ افراد جاگ رہے ہین اور یہ وہ لوگ ہین جو اصلاح کے طالب ہین اور جنھون نے اپنے اپنے ملک مین قوم کی موجودہ حالت کے برخلاف آواز بلند کی ہے -

اے میرے معزز بھائیو!! ہم بیمار ہین اور ہماری دوا قرآن مجید مین بتائی گئی ہے جسکی نسبت دعویٰ کیا گیا ہو کہ وہ مسلمانون کے لیے عین رحمت اور سراسر شفا ہے جو شخص دوا کو نہین جانتا اُسکے تندرست ہونے کی کیا اُمید ہو سکتی ہے ؟ صاف ظاہر ہے کہ اس دوا کا جاننا عربی زبان جاننے پر موقوف ہے اگر اول عربی زبان حاصل کیجاے پھر قرآن مجید کا مطالعہ غور و فکر سے کیا جاے تو بلاشبہہ ہماری بیماری کا علاج ہو سکتا ہے عرب اور مصر کے مسلمان اس لیے تنزل کی حالت مین ہین کہ اُنھون نے قرآن مجید مین غور و فکر کرنا چھوڑ دیا ہی دیگر ملکون کے مسلمان اس لیے پست حالت مین ہین کہ نہ وہ عربی زبان سے اچھی طرح آگاہ ہین نہ قرآن مجید کا مطالعہ غور و فکر سے کرتے ہین اگر مغرب کے مسلمان غور و فکر کی عادت ڈال لین اور مشرق کے مسلمان عربی زبان سیکھ کر غور و فکر کرنے لگین تو ہماری قوم پھر از سر نو زندہ اور بیدار ہو سکتی ہے، ہم نے عام عربون کو قرآن مجید پر غور و فکر کرنے کی ترغیب دلائی ہے اور اسکا نہایت عمدہ نتیجہ

پیدا ہوا ہے اگر اس ملک مین بھی عربی زبان حاصل کرنے پھر قرآن مجید کو غور و فکر سے مطالعہ کرنے کی ترغیب دلائی جائے تو اسکا نتیجہ بھی نہایت عمدہ ہوگا۔

مین یقین کرتا ہون کہ عربی زبان کا سیکھنا تمام مسلمانون پر فرض ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ خدا نے تاکید کی ہے کہ مسلمان قرآن مجید کا مطالعہ غور و فکر سے کرین اور اُس سے عبرت اور نصیحت حاصل کرین اور اُس کا مدار بلا شبہہ عربی زبان کے سیکھنے پر ہے۔

بعض علمائے سلف نے جنمین امام شافعی بھی داخل ہین یہی راے دی ہے اور قرن اول کے مسلمانون کا عمل بھی اسی پر تھا اگر ایسا نہ ہوتا تو مذہب اسلام کے ساتھ ساتھ عربی زبان شام، عراق، مصر، شمالی افریقہ اور اندلس مین نہ پھیلتی اور یہ وہ ملک ہین جنکو صحابہ اور تابعین نے فتح کیا تھا اگر عجم کے بعض زندیق قومیت اور جنسیت کی تحریک کھڑی نہ کرتے تو آج تمام دنیائے اسلام ایک زبان بولتی ہوتی اور جب اُس کی ترقی کے لیے کوئی صدا بلند کی جاتی تو اُسکے جواب مین ایک ساتھ لبیک کی صدا سنائی دیتی۔

قرآن مجید مین ایسی آیتین کثرت سے ہین جنمین تاکید کی گئی ہے کہ مسلمانون کو قرآن کا مطالعہ غور و فکر سے کرنا چاہیے اور اُس کی ہدایتون اور نصیحتون کو اچھی طرح سمجھنا چاہیے اور صاف ظاہر ہے کہ جب تک مسلمان عربی زبان کو اچھی طرح حاصل نہ کرلین قرآن مجید کی وہ عجیب تاثیر اُن کے دلون مین نہین ہو سکتی جس نے زمانہ سلف کے مسلمانون کی کایا پلٹ کردی تھی اور اُن کو ترقی اور ناموری کے بلند مراتب پر پہونچا دیا تھا۔

میرے اس تمام بیان کا خلاصہ یہ ہو کہ بجز کتاب ربانی کے کسی چیز سے نہ ہم شفا حاصل کر سکتے ہین نہ جدید زندگی پا سکتے ہین اور اس شفا اور زندگی کا حاصل کرنا عربی زبان کے سیکھنے پر منحصر ہے کیونکہ قرآن مجید کا ترجمہ قرآن مجید نہین ہو سکتا اور نہ اس کی وہ تاثیر ہو سکتی ہے جو اصل قرآن کے مطالعہ سے ہو سکتی ہے، پھر عربی زبان کا سہولت کے ساتھ حاصل کرنا اس بات پر موقوف ہو کہ ہم قدیم طرز تعلیم کو بدل ڈالین اور اس مین کامل اصلاح کرین، اے برادران اسلام! آپ کا فرض ہے کہ آپ طالبان اصلاح کی امداد اور حمایت کرین، وقت تنگ ہو ورنہ مین بیان کرتا کہ اسلامی علوم کے طریقۂ تعلیم مین کیا اصلاح کرنی چاہیے اور کن دینوی علوم کی حاجت ہماری قوم کو ہو، مصر کے مدرسۂ دعوت و ارشاد کا جو نظام شائع کیا گیا ہے اُس کے آخر مین ایک فصل اسی مضمون پر ہے اگر آپ چاہین تو اُس فصل کا مطالعہ کر سکتے ہین،

چونکہ علامہ ممدوح کی یہ پرمغز معنی خیز تقریر جو اسلامی، دینی، اقتصادی اہم ترین مباحث پر مشتمل ڈھائی گھنٹہ تک جاری رہی اس لیے پروگرام کی اور کارروائی کا وقت نہ ملا اور دوسرے اجلاس پر اُٹھا رکھی گئین اور نماز ظہر کے لیے جلسہ برخواست کیا گیا۔

اجلاس دوم

نماز ظہر کے بعد ٹھیک تین بجے ہال پُر ہو گیا اور صدر انجمن کرسی صدارت پر رونق افروز ہو سکے چونکہ اجلاس اول کی بعض ضروری کارروائیان قلت وقت کیوجہ سے رہ گئی تھین اس لیے انھین سے ابتدا کی گئی سب سے پہلے جناب مولانا شبلی صاحب نعمانی شمس العلما نے افتتاحی تقریر کا ترجمہ سنایا جسکا خلاصہ اوپر نقل کیا جا چکا ہے اس کے بعد جناب منشی محمد احتشام علی صاحب نے وہ خطوط ز ماد پڑھکر سنائے جو والیان ملک و اعیان قوم کی طرف سے عدم شرکت کی معذرت مین آئے تھے، اُن تمام خطوط اور تارون سے اس امر کا صحیح اندازہ ہو سکتا ہے کہ رؤسا و اکابر کو ندوہ کے ساتھ کیسی ہمدردی ہے اس لیے ہم انھین اس موقع پر درج کرتے ہین۔

نقل خط چیف سکریٹری ہز ہائنیس نواب صاحب بہادر والی رامپور بنام مولانا شبلی نعمانی

جناب من! قبل ازین آپ نے تحریک فرمائی تھی کہ اعلیحضرت حضور پر نور دام اقبالہم

آغاز ماہ اپریل مین بمقام لکھنو مجلس ندوۃ العلما کی صدر نشینی قبول فرمانے ہز ہائنس بالقابہ کو عموماً تمام علمی مذہبی تحریکون اور خصوصاً ندوۃ العلما سے بجد ہمدردی ہے اور حضور پر نور نہایت مسرت کے ساتھ آپکی یہ خواہش منظور فرماتے مگر ۶ ۔ ۷ ۔ ۸ ۔ اپریل کو یہان چند ضروری کام ایسے درپیش ہین کہ ہز ہائنس کو ان تاریخون مین فرصت نہین ہوسکتی اس لیے افسوس ہے کہ حضور محتشم اجلاس ندوہ مین بہ نفس نفیس شریک نہین ہوسکتے ۔ تاہم حضور پُر نور نے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ ایک افتتاحی تقریر وہ مرحمت فرمائینگے کہ اجلاس مین پڑھی جائے ۔ حضور پر نور دام ملکہم کی دلی خواہش ہے کہ ندوۃ العلما کا علمی مرکز سلطنت برطانیہ اور ملک اور قوم کے لیے بابرکت ثابت ہو ۔

دستخط

(چیف سکرٹری)

نقل خط آنریبل نواب سر خواجہ محمد سلیم اللہ خانصاحب بہادر بالقابہ (ڈھاکہ)

مولانا العلامہ اد اکم اللہ بالفضل والکرامہ ! السلام علیکم و علی من لدیکم ۔ نوازشنامہ مرقومہ ۱۲ مارچ ورود ہو کر باعث کمال امتنان کا ہوا ، آپنے جو سالانہ جلسہ ندوۃ العلما مین خود مع ارکان میری شرکت کی خواہش ظاہر فرمائی ہے مین آپ کا اور نیز ارکین ندوہ کی اس خاص یاد فرمائی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے یہ عرض کرتا ہون کہ فی الحال مجھکو مقامی ضرورتین اجازت نہین دیتی ہین کہ مین کہین نقل و حرکت کرسکون اور ہر کام مہتم بالشان ہو رہا ہے ، مثلاً لاٹ صاحب کی تشریف آوری ، اس سلسلہ مین ابھی سے مصروف ہو جانا پڑا ہے ، اگر مین اسوقت اپنی جگہ چھوڑتا ہون تو ایسا کوئی نظر نہین آتا جو یہان کے

ہر انتظامی امور کا اہلیت کے ساتھ ذمہ دار ہو سکے اس لیے مین نہایت حسرت کے ساتھ
ندوہ سے عدم شرکت پر معافی چاہتا ہون۔ والعذر عند کرام الناس مقبول۔

ترجمہ تار آنریبل سید مرتضیٰ صاحب ممبر لیجسلیٹو کونسل مدراس

سکرٹری صاحب ندوۃ العلما لکھنؤ، مین علامۂ محترم کی شرکت پر مبارکباد پیش کرتا ہون
اور کامیابی کا دل سے متمنی ہون۔

ترجمہ تار مولوی حاجی محمد یونس خانصاحب رئیس دتاؤلی ضلع علیگڑھ

بنام مولانا عبدالحی صاحب نائب ناظم ندوۃ العلما لکھنؤ۔

افسوس ہے کہ مین اپنی والدہ کی علالت کی وجہ سے جلسہ کی شرکت کے لیے نہین آسکتا

ان خطوط کے سوا اور بھی رئیسون کے خطوط تھے جس مین ندوۃ العلما کے مقاصد و اغراض کے ساتھ ہمدردی ظاہر کی گئی تھی لیکن تطویل کے خیال سے ہم ان کو قلم انداز کرتے ہین۔

خطوط اور تار کے پڑھے جانے کے بعد وہ ضروری تجویزین جو اجلاس اول مین تنگی وقت کیوجہ سے پیش نہو سکی تھین پیش کی گئین جنھین ہم یہان درج کرتے ہین۔

تجویز اول

"مجلس ندوۃ العلما اعلیحضرت ملک معظم قیصر ہند کی خدمت مین ہندستان"
"کے کامیاب دورۂ شہنشاہی پر کمال عقیدت اور وفاداری کے ساتھ"
"مبارکباد پیش کرتی ہے"

اس تجویز کا پیش کرنا بحیثیت وفادار رعایا ہونے کے اور نیز اس لحاظ سے کہ گورنمنٹ عالیہ نہایت فیاضی اور فراخدلی سے ساتھ ہم پر احسانات کرنے کی عادی رہی ہے ندوۃ العلما کے لیے نہایت ضروری اور اہم تھا اس وجہ سے سب سے پہلے یہی تجویز پیش کی گئی۔ مولانا سید ظہور الاسلام صاحب فتحپوری نے نہایت جوش مسرت سے ساتھ اس تجویز کی تحریک کی، اپنی مختصر وجامع تقریر مین برٹش گورنمنٹ کے برکات وفوائد بیان کرتے ہوئے مسلمانون کو اُنکے ممتاز وغیر منفک قومی وصف وفاداری کی جانب توجہ دلائی اور مولوی سید ظہور احمد صاحب بی۔ اے ایل ایل۔ بی وکیل ہائیکورٹ کی سرگرم تائید کے بعد ووٹ لینے پر نہایت جوش عقیدت وکمال خوشی سے ساتھ مندرجہ بالا الفاظ مین نعرہاے مسرت کے ساتھ بالاتفاق پاس کی گئی۔

تجویز دوم

" گورنمنٹ اٹلی کے ینبوع وجدہ کے محاصرہ کی نسبت ویسرائے "
" بہادر نے جو کارروائی فرمائی اور جسکی بنا پر اٹلی اس ارادے سے باز رہی "

اسکے متعلق مجلس ندوۃ العلما نہایت خلوص کے ساتھ حضور ویسرائے "
" اور فارین سکرٹری کا شکریہ ادا کرتی ہے اور امید کرتی ہے کہ کامرن "
" کے متعلق بھی حضور ویسرائے اسی طرح مسلمانون کے جذبات کا لحاظ "
فرمائین گے۔

اس سال کا ایک نہایت اہم اور ظالمانہ واقعہ ہے کہ اٹلی نے بلا وجہ ٹرکی پر حملہ کر کے تاریخ عصر تہذیب مین ایک سیاہ تاریک اور خونین صفحہ کا اضافہ کیا اس نے نہ صرف تمام اسلامی دنیا کو اپنی پستی کا احساس ہے بلکہ اخوت اسلامی کی بنا پر اُن کے دلون پر ایک ناقابل اندمال زخم پہونچا اور اُن مین لازمی طور پر ٹرکی کی ہمدردی اور حملہ آور طاقت سے نفرت پیدا ہو گئی، لیکن جسوقت اٹلی نے اس بات کا اعلان کیا کہ جنگی کارروائیان بحر احمر تک وسیع کر دی جائین گی اور ینبوع وجدہ کا محاصرہ کر لیا جائیگا تو بلحاظ اُس مذہبی عظمت کے جو تمام مسلمانون کے دلون مین مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کی متمکن ہے اور بوجہ اس کے کہ جدہ و ینبوع ان مقدس مقامون کے خاص بنادر ہین تمام مسلمانون مین ایک نئی قسم کا خاص اضطراب پیدا ہو گیا جو پہلے احساس سے مغائر اور بدرجہا زیادہ تھا۔

چونکہ برٹش گورنمنٹ اُس ذمہ داری سے واقف ہے جو اسکو دنیا کی ایک بڑی اسلامی تعداد پر حکمرانی اور برٹش گورنمنٹ پر اُنکے اعتماد سے عائد ہوتی ہے لہذا اُس نے اپنی سات کرور رعایا کو جو اُن کے ایک جذبہ اور اُن کے ایک احساس و خیال کی بنا پر ایسی کارروائیان کین جنکی وجہ سے اٹلی کو اپنے اس ناجائز، خلاف انسانیت اور ذل آزار ارادے سے باز رہنا پڑا۔ ندوۃ العلما پر بلحاظ اس کے و

مسلمانان ہند کی مذہبی جماعت اور دینی قائم مقام ہے یہ ضروری تھا کہ ایک ایسی تجویز پیش کر کے برٹش گورنمنٹ کی اس کارروائی پر جو اُس فیاضانہ احساس پر مبنی ہے جو اسکو اپنی وفادار مسلمان رعایا کے ساتھ ہے حضور ویسرائے اور فارین سکرٹری کا شکریہ ادا کیا جائے اور تمام مسلمانون کے اُس امتنان کے ظاہر ہونے کا موقع دیا جائے جو گورنمنٹ عالیہ کی کارروائی سے اُن کے دلون مین پیدا ہوا ہے۔

نیز اٹلی کو اس جدید ارادہ سے باز رکھنے کے لیے برٹش گورنمنٹ سے استدعا کی جائے جو کامران کے محاصرہ کی بابت اُس نے کیا ہے۔

لہذا مولوی سید ظہور احمد صاحب بی اے ایل ایل بی وکیل ہائیکورٹ لکھنؤ نے ایک مختصر اور جامع تقریر کے ساتھ اس تجویز کی تحریک کی اور مولانا خلیل الرحمان صاحب سہارنپوری کی پرجوش تائید کے بعد ووٹ لیے گئے اور بالاتفاق جوش و متانت کے ساتھ پاس کی گئی۔

تجویز سوم

"اعلیحضرت حضور نظام دکن کی ناگہانی وفات پر جو گزشتہ سال کا"
"بہت غم انگیز واقعہ ہے ندوۃ العلما تمام مسلمانان ہند کو مستحق تعزیت"
"سمجھتا ہے اور اس مجمع سے درخواست کرتا ہے کہ اُس کے"
"حق مین دعائے مغفرت کیجائے۔"

اعلیحضرت نظام الملک آصفجاہ سادس ہزہائنیس میر محبوبعلیخان

مغفرت مکان نظام سابق کی علمی فیاضیان بھی علاوہ اُن تمام فیاضیون کے جنکی نظیر صفحات روزگار پر مشکل ہی ملسکتی ہے اور جسکا تمام ہندوستان مین چرچا رہیگا اور جنھون نے اعلیحضرت غفران مآب کو محبوب القلب بنا دیا ہی ایسی نہین ہین کہ فراموش کی جا سکین اور خاصکر ندوۃ العلما پر اعلیحضرت کے جو احسانات ہین وہ ہرگز ایسے نہین کہ شکریہ سے ادا ہو سکین اور سچ پوچھیے تو ندوۃ العلما کی ابتدائے زندگی ہی سے دربار آصفیہ کی فیاضی نے اُس کو نشو و نما مین مدد دی اور اگر علمائے کرام علمی حیثیت سے اسکے بانی تھے تو حضور آصفجاہ سادس مالی حیثیت سے حقیقتاً اُس کے بانی کہلائے جانے کے مستحق ہین۔

اعلیحضرت کی ناگہانی وفات سے جو گزشتہ سال کا ایک نہایت الم انگیز واقعہ تھا تمام مسلمانان ہند اور علمی مرکزون کو ایک ناقابل تلافی نقصان اور ناقابل برداشت صدمہ پہونچا جس سے ندوۃ العلما بھی غیر متاثر نہین رہ سکتا تھا اس لیے ندوۃ العلما نے بوجہ اُن احسانات عظیم کے جو دربار آصفیہ نے اُسپر کیے تھے ضروری خیال کیا کہ تمام مسلمانان ہند کی تعزیت ادا کی جائے اور اعلیحضرت عرش آشیانی کے لیے دعائے مغفرت کی جائے۔

شمس العلما مولانا شبلی نعمانی کی رقت انگیز تحریک اور منشی محمد احتشام علی صاحب کی تائید کے بعد بالاتفاق مندرجہ بالا تجویز انھین الفاظ کے ساتھ نہایت رنج و غم کی حالت مین پاس کی گئی اور نہایت خشوع و خضوع و حضور قلب کے ساتھ دعائے مغفرت کی گئی۔

تجویز چہارم

"ندوۃ العلما حضور نظام حال کی خدمت مین اُنکی تخت نشینی پر"

اپنی مخلصانہ مبارکباد پیش کرتا ہے۔"

اس تجویز کی ضرورت مین بھی کلام نہین ہوسکتا تھا۔ مولوی حبیب الرحمان خان صاحب شروانی نے نہایت مسرت کے ساتھ اسکی تحریک کی اور مولانا سید عبدالحی صاحب نے نہایت جوش کے ساتھ تائید کی اور ووٹ لینے پر بالاتفاق پاس ہوئی۔

تجویز پنجم

" عالی جناب ہر ہائینس بیگم صاحبہ بھوپال کو گزشتہ دربار دہلی پر جو اعلیٰ"
" خطاب عطا ہوا ہے بلحاظ اس نظر توجہ وشفقت کے جو ہر ہائینس"
" ایک عرصہ سے ندوۃ العلما اور تمام اسلامی کامون پر رکھتی ہین"
"ندوۃ العلما اپنی مخلصانہ تبریک پیش کرتا ہے"

عالی جناب ہر ہائینس نواب سلطان جہان بیگم صاحبہ جی۔سی۔ آئی۔ای۔ فرمان روائے بھوپال کے علمی احسانات بھی کسی پر مخفی نہین ہین خاصکر آپکا علمی شغف اور عام اسلامی کامون کی طرف عموماً اور ندوۃ العلما کی طرف

خصوصاً آپکی توجہ التفات جسکی نظیر رؤسا مین کم ملتی ہے کسی طرح قابل فراموشی نہین اس بنا پر آپ کو گزشتہ دربار شاہنشاہی کے موقع پر جو اعلیٰ خطاب کراون آف انڈیا کا عطا ہوا ہے اُسپر ندوۃ العلما نے ضروری خیال کیا کہ ہر ہائنس کی خدمتمین وہ اپنی مخلصانہ تبریک پیش کرے۔ منشی محمد احتشام علی صاحب نے اس رزلیوشن کی تحریک کی اور صفی الدولہ حسام الملک نواب سید علی حسن خان صاحب کی تائید کے بعد ووٹ لیے گئے اور بالاتفاق پاس کی گئی۔

تجویز ششم

" ندوۃ العلما کا یہ مجمع اس واقعہ پر اپنی نہایت مسرت و شادمانی "
" ظاہر کرتا ہے کہ عالی جناب نواب صاحب رامپور کو گزشتہ دربار "
" کے موقع پر ایک اعلیٰ خطاب مرحمت ہوا ہے۔ "

اس عالیشان دربار مین ہز ہائنیس نواب حامد علی خان جی سی آئی ای۔ والی رامپور کو بھی ایک اعلیٰ خطاب جی سی وی او کا مرحمت ہوا تھا، ہز ہائنیس بالقابہ کو بھی علمی دنیا کے ساتھ وہی تعلق حاصل ہے جو ایک روشن ضمیر کو اپنی قوم و ملک کے ساتھ ہوتا ہے اس لیے ارکان ندوۃ العلما کا جناب ممدوح کے اس اعزاز پر اظہار مسرت کرنا ایک حد تک واجبی تھا، مولوی غلام محمد صاحب ہوشیارپوری نے نہایت گرمجوشی سے رزلیوشن مندرجہ بالا کی تحریک کی اور جناب قاضی محمد خلیل صاحب رئیس بریلی کی تائید کے بعد ووٹ لیے گئے اور رزلیوشن بالاتفاق پاس ہوا۔

تجویز ہفتم

"عالی جناب ہزہائنس سر آغا خان بالقابہ کو گزشتہ دربار دہلی کے موقع پر"
"جو اعلیٰ خطاب عطا ہوا ہے ندوۃ العلما بلحاظ اُس دلچسپی کے جو جناب"
"ممدوح کو مسلمانون کی تعلیم سے ہے اپنی مبارکباد پیش کرتا ہے"

عالی جناب ہزہائنس سر سلطان محمد شاہ آغا خان بالقابہ جس تن دہی کے ساتھ مسلمانون کی تعلیم مین حصہ لیتے ہین اور جس سرگرمی کے ساتھ اس مین کوشش کرتے ہین اور جس اُلوالعزمی کے ساتھ اپنے ذاتی عیش و آرام پر اُن شدائد کو ترجیح دیتے ہین جو تعلیم کے راستہ مین حائل ہین وہ اس بات کے مقتضی تھے کہ مجلس ندوۃ العلما اپنی مسرت ظاہر کرتی اس لیے کہ جناب ممدوح کو اسی دربار مین جی سی ایس آئی کا اعلیٰ خطاب عطا ہوا ہے۔

جناب منشی محمد احتشام علی صاحب رئیس کاکوری نے تحریک کی اور مولوی غلام محمد صاحب ہوشیارپوری کی تائید کے بعد ووٹ لینے پر نہایت مسرت کے ساتھ بالاتفاق پاس ہوا۔

تجویز ہشتم

"مجلس ندوۃ العلما گورنمنٹ کی خدمت مین یہ درخواست کرتی ہو کہ"

"تمام دفاتر سرکاری مین نماز جمعہ کے لیے بارہ بجے سے دو بجے"
"تک کے لیے تعطیل قرار دی جائے جسکے نہ ہونے سے تمام مسلمان"
"ایک بہت بڑے مذہبی فرض کی بجاآوری سے محروم رہجاتے ہین"

یہ آخری تجویز سب سے زیادہ ضروری اور اہم تھی جسے مذہبی لحاظ سے ایک ممتاز درجہ اور بلند مرتبہ حاصل تھا، مولانا شبلی نعمانی شمس العلما نے ایک مختصر اور پردلائل تقریر کے ساتھ اُسکی تحریک کی جسمین آپ نے بیان کیا کہ ابتک تعطیل نہ ہونے کے یہ معنی نہین کہ گورنمنٹ کا یہ منشا نہین کہ مسلمانون کے مذہب مین دست اندازی کرے بلکہ اصل بات یہ تھی کہ جسوقت تعطیلین معین کی گئی تھین اُسوقت خود گورنمنٹ نے مسلمانون اور ہندؤن سے اُنکے مذہبی دن دریافت کیے تھے، ہندو دوراندیش تھے اُنھون نے پہلے ہی سے تمام تیوہار بتا دیے اور پوری تعطیلین حاصل کرلین مسلمانون نے بیجا قناعت سے کام لیکر معلوم نہین کیون عید وغیرہ تو بتا دیے لیکن اُن سے زیادہ موکد فرض جمعہ چھوڑ گئے جسکا نتیجہ یہ ہے کہ ایک بہت بڑے فرض کی بجاآوری سے جس سے زیادہ موکد کوئی فرض نہین محروم ہین، اول تو نماز ہی تمام فرائض مین سب سے زیادہ موکد ہے اور پھر نمازون مین سب سے زیادہ جمعہ کی تاکید ہے لیکن گورنمنٹ اب بھی تیار رہے کہ اُن تمام غلطیون کو جو لاعلمی سے پیدا ہو گئی ہین مٹا دے اس لیے جو حقائق ہم اُسکے سامنے ظاہر کرینگے وہ قطعاً پورا کیا جائے گا۔ جناب مرزا سمیع اللہ بیگ صاحب بی اے ایل ایل بی نے اسکی نہایت پرجوش تائید کی اور جناب مرزا محمود احمد صاحب قادیانی کی تائید مزید کے بعد ووٹ لیگئے

اور تجویز مندرجہ بالا انھین الفاظ کے ساتھ نہایت جوش کی حالت مین بالاتفاق پاس کی گئی۔

صیغۂ ترجمۃ القرآن

ان تجاویز کے پاس ہونے کے بعد سب سے زیادہ ضروری اور اہم بات جو باقی رہگئی تھی وہ یہ تھی کہ صیغۂ ترجمۃ القرآن کی کارروائی قوم کے سامنے پیش کیجائے اور اس نے گزشتہ سال سے اسوقت تک جو کچھ کیا ہے وہ پبلک کے سامنے ظاہر کیا جائے اور جہان تک ترجمہ ہو چکا ہے وہ اسٹیج پر دکھایا جائے تاکہ قوم کو اُسکا صحیح اندازہ ہو سکے اور معلوم ہو سکے کہ مجموعی طور پر اب تک کیا کام ہوا؟ کیونکر ہوا؟ کیسا ہوا؟ اس بنا پر مولانا شبلی صاحب نعمانی شمس العلما نے اس کی رپورٹ پیش کی ہم اُسے یہان درج کرتے ہین۔

رپورٹ صیغۂ ترجمۃ القرآن

رپورٹ

ترجمۂ قرآن مجید بہ زبانِ انگریزی

دلی کے اجلاس سالانہ ندوہ مین یہ تجویز منظور ہوئی تھی کہ ندوہ کے اہتمام سے قرآن مجید کا انگریزی مین ترجمہ کرایا جائے، اس کے مصارف کے لیے جناب حکیم اجمل خان صاحب کی کوشش سے کرنل اسماعیل خان صاحب سفیر افغانستان نے پانچ ہزار کی رقم دینی منظور کی تھی،

جلسہ کے بعد مین نے متعدد حضرات سے اس بارہ مین خط کتابت کی اسی سلسلہ مین نواب عماد الملک بلگرامی کو بھی خط لکھا انھون نے جواب لکھا کہ مین نے قرآن مجید کا ترجمہ شروع کردیا ہی اور دو برس مین پورا کردونگا،

تمام ہندوستان مین نواب صاحب موصوف کے سوا اس وقت کوئی ایسا مسلمان موجود نہین جو عربی دان بھی ہو اور ایسی اعلیٰ درجہ کی انگریزی لکھ سکتا ہو کہ اہل زبان اُس کا اعتراف کرین، اس بنا پر لوگون نے اس خبر کو بڑی مسرت سے سُنا اور مین نواب صاحب موصوف سے برابر اس کے متعلق خط کتابت کرتا رہا، لیکن چونکہ مقصود یہ تھا کہ ترجمہ شخصی حیثیت سے نہ ہو، بلکہ قابل اور زباندان اشخاص کی ایک کمیٹی قایم کی جاے اور وہ لوگ ترجمہ کو غور اور فکر سے پڑھ کر تنقید کرین، اور یہ تنقیدات نواب صاحب کے پاس بھیجدی جایا کرین، اس غرض سے مین نے ایک کمیٹی قایم کی جس مین مولوی حمید الدین صاحب بی۔ اے مولوی محمد صالح صاحب ایم۔ اے بھی شامل تھے، مولوی حمید الدین کی عربی زباندانی کو اہل مصر نے بھی تسلیم کیا ہے، اور اُن کی تفسیر عربی کے جسقدر اجزا شایع ہو چکے ہین وہ خود اُن کے کمال ادب کے شاہد ہین،

نواب صاحب موصوف نہایت انصاف پرست اور متواضع شخص ہین، وہ اس کیلیے آمادہ ہین کہ جو رائین پیش کیجائینگی اُن پر وہ کافی لحاظ کرینگے، چنانچہ جب سورۂ فاتحہ کے ترجمہ کے متعلق مولوی حمید الدین صاحب کی مفصل تنقیدی یادداشت اُن کے پاس پہونچی تو انھون نے مجھکو یہ الفاظ لکھے،

" مولوی حمید الدین صاحب کا نوٹ سورۂ الحمد پر ملا، مین انکے نکات کی جہانتک ممکن ہوگا پابندی کرونگا"

نواب صاحب موصوف نے پہلی اطلاع جو ترجمہ کے ابتدا کی دی تھی، وہ ۱۰ اپریل ۱۹۱۰ء کی تھی، اس کے بعد ۲۲ جون ۱۹۱۰ء کو اُن کا خط آیا کہ وہ سورۂ بقر اور آل عمران پر نظر ثانی کر رہے ہین ۲۳ اگست ۱۹۱۰ء کو اُنھون نے سورہ بقر کا ترجمہ چھپوا کر بھیجدیا اور خط مین لکھا کہ سورۂ نساء کا ترجمہ ہو رہا ہے، ۱۲ اپریل ۱۹۱۱ء کے خط مین اُنھون نے اطلاع دی کہ ۵ سورتون کا ترجمہ چھپ گیا مین اپنے ساتھ اُن کو ولایت لے جاؤنگا اور اگر خرچ کا تحمل ہو سکونگا تو وہین چھپوا دونگا، ۲۵ مارچ ۱۹۱۲ء کے خط مین لکھا کہ سورۂ انعام کا ترجمہ انشاء اللہ تعالے جلد چھپوا کر آپ کو بھیجا جاتا ہے،

ترجمہ کی خصوصیات، قرآن شریف کے جتنے ترجمے انگریزی مین ہوے ہین سب مین کوئی نہ کوئی سخت نقص ہے، سب سے بہتر ترجمہ راڈول صاحب کا ہے لیکن وہ بھی نقائص سے خالی نہین، نواب صاحب نے اپنے ترجمے مین جو خصوصیتین ملحوظ رکھی ہین، حسب ذیل ہین، جیسا کہ وہ خود اپنے الفاظ مین لکھتے ہین،

"(۱) عبارت مین روانی ایسی ہو کہ پڑھنے مین لطف آوے، انسجام ہو،،

"(۲) تفسیر کی بو بھی نہ پائی جائے ترجمہ لفظ بہ لفظ ہو (۳) رشاقت الفاظ و،،

"ہمواری اصوات کا لحاظ رہے۔"

انگریزی زبان مین انجیل کا جو ترجمہ کیا گیا، اس کی نسبت عام اتفاق ہے کہ اس سے بہتر انگریزی نہین لکھی گئی، مبصرین کا بیان ہے کہ نواب صاحب کے ترجمۂ قرآن کی انگریزی بھی اسی طرز کی ہے،

نواب صاحب موصوف جس محنت، کاوش، احتیاط، غور و فکر، اور بار بار مراجعت اور نظر ثانی کے ساتھ ترجمہ کر رہے ہین اس کا اندازہ ان کے بعض

فقرات سے ہوگا، جو کہ مین اُن کے خطوط سے اقتباس کرتا ہون،

"مین اس وقت سورۂ بقرو سورۂ آل عمران کے ترجمے پر نظر ثانی کر رہا ہون، مین دیکھتا ہون کہ بار بار نظر ڈالنے کی ضرورت ہی، نظر ثانی نہین بلکہ نظر عاشر بھی ہو تو بعض مقامات پر اطمینان نہین ہوتا، دو مقام کا جو بظاہر نہایت آسان معلوم ہوتے ہین بطور نمونہ ذکر کرتا ہون، سورۂ فاتحہ مین غیر المغضوب علیہم ولاالضالین کا ترجمہ دو طرح سے ہو سکتا ہے، علیٰ ہذا سورۂ بقرہ کی اول آیت کا ترجمہ دو طرح سے ہو سکتا ہے، ذٰلک کو مبتدا اور الکتاب کو خبر مانین تو ایک طور سے ترجمہ ہوگا اور اگر ذٰلک الکتاب کو مبتدا خیال کرین تو ترجمہ بدل جائیگا"

"اس قسم کے شکوک پیدا ہوتے ہین، اکثر تو ان مین سے ایسے ہین جن مین خود مفسرین مین اختلاف ہی، ایسی صورتون مین کسکی ہدایت کی متابعت کیجائے"

"حتی الامکان ترجمہ لفظ بلفظ کیا گیا ہے اور نتیجہ اس کا یہ ہوگا کہ چھاپنے کیوقت صفحہ کے پائین کچھ حواشی لکھنا پڑیگا"

"میری محنت اور میری مشکلات کا اندازہ آپ خود کر سکتے ہین، ایک ایک سورہ کے ترجمے اور نظر ثانی وثالث ورابع مین مہینون صرف ہو جاتے ہین، تفاسیر ولغات وغیرہ کیطرف رجوع کرنا سب میرے ہی ذمہ ہے، اس پر بھی مجھے خود پوری تشفی نہین ہوتی ہے، مین نہ فقیہ ہون نہ محدث نہ بڑا زباندان، اس پر بھی جو کچھ مجھ سے ہو سکتا ہے مین اُس مین کوتاہی نہین کرتا ہون، بعض مقامات ایسے پیش آتے ہین کہ اُن مین صلاح ومشورہ کی ضرورت ہوتی ہے، مشتے نمونہ از خروارے مثلاً کانوا یفعلون کی ترکیب پر جہان جہان قرآن شریف مین کلمات آئے ہین اُنکے معنی

استمرار لینا چاہیے یا نہین،،

ب اور الکتسب کا کیا ترجمہ ہونا چاہیئے۔

وا ایا نہم مین لیس کے لفظی معنی کا لحاظ رکھنا چاہیے یا نہین ؟

اس قسم کے بہت مقام ہین کہانتک لکھون،،

اخیر اطلاعی خط جو نواب صاحب کا آیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہو کہ دس
ن کا ترجمہ ہو چکا، لیکن اسی اثنا مین وہ وزارتِ حیدرآباد کے مددگار مقرر
گئے، جب سے اُن کا کوئی خط نہین آیا، لیکن مجھکو معلوم ہوا ہے کہ حضور نظام نے
دسربی دان اور انگریزی دان اشخاص، اُن کی مدد کے لیے مقرر کردیے
،، اس لیے امید ہے کہ وہ کام کو جاری رکھ سکین۔

اس سلسلہ مین یہ امر بھی افسوس کے ساتھ ظاہر کرنا پڑتا ہے کہ سفیر صاحب
فانستان نے مصارف ترجمہ کے لیے جو پانچ ہزار روپئے منظور کیے تھے۔
مین سے صرف پانچ سو وصول ہوئے، باقی کیلیے مین نے بار بار تحریک کی لیکن
اہر کوئی امید نہین معلوم ہوتی،

اثناے تقریر مین شمس العلما مولانا شبلی نعمانی نے فرمایا کہ ابتک
قدر ترجمہ ہو چکا ہے وہ ملک کے قابل اور ذی علم انگریزی دانون مین تقسیم
دیا ہے تاکہ اس بات کا صحیح اندازہ ہوسکے کہ ترجمہ کہان تک قابل اطمینان
لت مین ہے

رپورٹ پیش کرنے کے بعد جلسہ برخاست کیا گیا۔

جلسہ عام

بعد نماز مغرب وعظ کے لیے جلسۂ عام منعقد ہوا اس مین کثرت سے لوگ جمع ہوے، اور مولانا میر عبد الکریم صاحب مدرس دار العلوم نے اپنے وعظ سے حاضرین کو مستفید فرمایا، مولانا کا وعظ مذہبی اثر اور ضروریات زمانہ کے احساس پر مشتمل تھا جسے سنکر لوگ بہت محظوظ ہوئے اور باوجودیکہ وعظ بہت دیر تک جاری رہا لیکن حاضرین کے شوق مین کمی نہین آئی، آخر وعظ ختم کر کے جلسہ برخواست کیا گیا، ہم یہان پر مولانا ممدوح کا وعظ بجنسہ درج کرتے ہین۔

وعظ جناب مولانا میر عبد الکریم صاحب مدرس دار العلوم ندوۃ العلما

اللھم صل علی سیدنا محمد و آل سیدنا محمد کما صلیت علی سیدنا ابراہیم علی آل سیدنا ابراہیم انک حمید مجید اللھم بارک علی سیدنا محمد و علی آل سیدنا محمد کما بارکت علی آل سیدنا ابراہیم وعلی آل سیدنا ابراہیم انک حمید مجید۔

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا ایھا الذین آمنوا لا تلھکم اموالکم ولا اولادکم عن ذکر اللہ ومن یفعل ذلک فاولٰئک ھم الخاسرون ۝ وانفقوا مما رزقنٰکم من قبل ان یاتی احدکم الموت فیقول رب لولا اخرتنی الی اجل قریب فاصدق واکن من الصٰلحین ولن یوخر اللہ نفسًا اذا جاء اجلھا واللہ خبیر بما تعملون۔

حضرات کرام !! مین نے آپکو سورۂ منافقین کی وہ آیتین سنائی ہین جنمین خاص مسلمانون سے مخاطب کرکے فرمایا گیا ہے کہ تم لوگ منافقون کی طرح جنکا ذکر اس سورہ مین ہے، خدا کی یاد (نماز پنجگانہ) سے ہرگز غفلت نہ کرو۔

قبل اسکے کہ مین آپ کو ان آیتون کا ترجمہ سناؤن اور شان نزول عرض کرون یہ مناسب سمجھتا ہون اور چاہتا ہون کہ آپکو انسان کی اصل فطرت اور اسکی غرض خلق کی طرف متوجہ کرون جس سے اس آیہ کریمہ کے سوائے توضیح وتفسیر کے علاوہ یہ بات بھی نہایت وضاحت سے معلوم ہو جائیگی کہ ذکر خدا سے غافل رہنے والے ان آیات کریمہ مین اسقدر سختی سے کیون مخاطب کیے گئے ہین،

حضرات!! اس سے آپ کو انکار نہین ہو سکتا کہ دنیا کی تمام مخلوق تمام چیزین جو ہمارے پیش نظر ہین انسان کی محکوم ہین اور انسان ان سب پر حاکم ہین، لیکن انمین سے بعض چیزین یا تو خود انسان کی تابعدار ہین جیسے گھوڑا وغیرہ یا انسان کی اُس خداداد قوت کی تابع ہین جو ضرورت کے وقت انھین مسخر کرلیتی ہے جیسے شیر چیتہ وغیرہ، باقی وہ امور جو امور عامہ سے تعلق رکھتے ہین اور کسی خاص انسان کے قبضہ اقتدار مین رہنے سے نظام عالم مین خلل ونقصان کا احتمال رکھتے تھے باری تعالیٰ نے خود اپنی تسخیر مین رکھکر اُنکے تمام منافع کو انسان کی طرف رجوع فرماکر تکمیل انعام فرمایا ہے؛ بہرصورت تمام یہ سب چیزین انسان ہی کے لیے بنائی گئی ہین،

حضرات!! اب غور طلب یہ امر ہے کہ یہ تمام چیزین جنکا مالک انسان ہے اور جو انسان کی مملوک سمجھی جاتی ہین اُنکو خود انسان ہی نے بنائی ہین یا اسکے علاوہ کوئی اور ہے جسکی بنائی ہوئی ہین،

دنیا کے تمام عقلا اس بات کے قائل ہین کہ تمام چیزین جنکا مالک انسان ہو یا یون کہیے کہ جو انسان کی مملوک ہین وہ درحقیقت نہ تو اُسکی مملوک ہین اور نہ اُسکی مخلوق، یہ تو ظاہر ہی ہے کہ دنیا کی تمام چیزین مخلوق ضرور ہین اور ہر مخلوق کے لیے خالق کا ہونا ضروری ہے اس بنا پر انسان جب اسکا خالق نہین ٹھہرا تو اس سے یہ بات یقینی طور پر معلوم ہو گئی کہ انسان کے علاوہ کوئی اور ہے جو اسکا خالق ہو اور درحقیقت وہی اسکا مالک حقیقی بھی ہے تو ایسی حالت مین انسان ان چیزون کا اس طرح مالک ہو جائے کہ اصل مالک پر غالب آجائے غیر ممکن اور محال ہو، اسلیے سوا اس کے اور کوئی چارہ نہ ہوگا کہ یہ تسلیم کر لیا جائے بلکہ مان لینا پڑیگا کہ مالک حقیقی خداوند تعالے نے انسان کو تمام چیزون کا مالک بنا دیا ہے۔

حضرات!! یہانتک تو آپکو انسان کے وہ حالات معلوم ہوئے ہین جو اُسکی ذات سے خارج ہین اگر اُسکی اندرونی فطرت پر بہ تعمق نظر کی جائے اور علاوہ اسکے کہ ہم قرآن کا مطالعہ کرین خود عقل و تجربہ اس بات کو بتلاتا ہے کہ انسان ایک عجیب الخلقت مخلوق ہے جو آپ اپنی نظیر ہے، آپ اپنی مثال ہو،

صاحبو!! کیا ہمارے پُرانے اور جدید مشاہدات انسان کی کمال فطرت کے گواہ نہین ؟ دیکھو ایک بچہ لوہے کی نوکدار سلاخ ہاتھی جیسے عظیم الجثہ حیوان کو چبھوتا ہے مگر سوائے اسکے کہ وہ اس بچہ کی اطاعت کرے اور کچھ بھی نہین کر سکتا۔ شیرون کو باوجود اُسکی صولت و شجاعت کے اُسکو ہم مسخر کرتے ہین اور ایک معمولی سے آہنی پنجرون مین مقید رکھتے ہین، اور اُن کا تمام زور، تمام شجاعت، تمام مدافعت جو درحقیقت اُنمین ہوتی ہین اور مسلم ہین، باقی نہین رہتین۔

کیا ہم انسانون نے خداداد قوتون سے رصدین بناکر باوجود کرڑوڑون میل کی مسافت کے آسمانون کے حالات دریافت نہین کئے؟ کیا ہم مین ایسے لوگ موجود نہین ہین؟ جو مریخ کی آبادی والون سے تھوڑے زمانے مین خط وکتابت کی کامیابی کی امید کرتے ہین، کیا ہم سنے بارود، توپ، ریل، تار برقیان، جہازات تیار نہین سکیے؟

انھین وجوہ سے خدا کی ہمزبان ہوکر کلام مجید قسم کھاکر چیخ اٹھا، لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم، اور مخبر حقیقی سنے یہ خبر دی کہ ان اللہ خلق آدم علیٰ صورتہ، خداوند تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنے اوصاف سے موصوف کیا اسی واسطے خداوند تعالیٰ نے فرمایا، فی انفسکم افلا تبصرون، اپنے آپ کو کیون نہین تعمق نظر سے دیکھتے ہو کہ تھین اپنی عجیب الخلقت ہونے کا یقین ہوتا اور اسکی وجہ سے اپنے خالق اور اُسکے احسانات کا قطعی علم اور یقین ہو یہی وجہ ہے کہ بزرگان دین اسکے کہنے اور قائل ہوجانے پر مجبور ہوئے کہ من عرف نفسہ فقد عرف ربہ، جو اپنی حقیقت پہچانتا ہے وہ خداوند تعالیٰ کو بھی پہچانتا ہے،

حضرات مجھے یاد ہے کہ مجھکو بچپن مین ایک موضوع قصہ پڑھایا گیا تھا جس کو سنکر آپ معلوم کرینگے کہ واقعی انسان ایک عجیب الخلقت مخلوق ہے اس لیے اُسکا ذکر کرنا یہان پر بے موقع نہوگا،

(قصہ) کہتے ہین کہ جب شیر جوان ہوا تو اپنی جوانی کی جوش مستی مین کسی کی ہیبت اُسکے دل مین نہ تھی اور نہ کسیکو آنکھون مین لاتا تھا، تو اُسکی مان نے اُس سے کہا اگر تم کسی سے نہین ڈرتے ہو تو مت ڈرو لیکن انسان سے ہمیشہ ڈرتے رہو، شیر نے جب اپنی مان کی

یہ نصیحت سنی تو وہ اسکے بعد اپنی مان سے رخصت ہوکر ایک عام راستہ پر قیام پذیر ہوا، عام راستہ تو تھا ہی، جو اُس راستہ سے گزرتا تھا سب سے یہ پوچھتا جاتا تھا کہ تو کون، تو کون ہے؟ جو اپنے آپ کو بتلا دیتا تھا کہ مین فلان ہون، مین فلان ہون، اُسکو وہ چھوڑ دیتا تھا اور کہتا تھا کہ چلے جاؤ، یہانتک کہ اُس راستے سے ایک ہاتھی گزرا اُس کے عظیم الجثہ ہونے کی وجہ سے شیر کو یہ گمان ہوا کہ کہین یہی تو انسان نہین ہی؟ اس لیے شیر نے اُس سے بار بار پوچھا کہ تو کون ہے؟ کہین تو انسان تو نہین ہی؟ اُس نے اسی طرح انسان ہونے سے بار بار انکار کیا، اس سوال و جواب کے بعد درحقیقت ایک آدمی اپنے کندھے پر ایک کلہاڑی رکھے ہوئے نظر سے گزرا اُسکے حسب معمول سوال کرنے کے بعد اُسکو معلوم ہوا کہ حضرت انسان یہی ہین تو شیر نے اُس سے بڑی جراءت و صولت سے پوچھا کہ آخر تم مین کونسی بات ہے؟ کونسی قوت ہے؟ کونسا کمال ہے؟ کہ جسکی وجہ سے میری مان نے تم سے ڈرنے اور جان بچانے کی تعلیم دی ہے اور ہدایت کی ہے، میرے خیال مین یہ عورتون کی کم عقلی ہے جسکی وجہ سے میری مان نے مجکو ڈرنے اور جان بچانے کی تعلیم دی ہے اور ہدایت کی ہے، انسان نے شیر کی یہ سب باتین سنکر اُسکے خیال کی طرح تصدیق اور تائید کی اور اُسکو اُس کے اس خیال کا اعتماد اور پورا وثوق و یقین دلایا، جب انسان نے یہ سمجھ لیا کہ شیر کو اپنے اس خیال کا اعتماد راسخ اور یقین ہو گیا تو ایک روز انسان نے شیر سے یہ کہا کہ مجھ سے آپ کی مان نے اس بات کی خواہش کی ہے کہ مین جنگلی لکڑی کا ایک عمدہ طوق آپکی مان کے لیے بنا دون لیکن چونکہ مجکو آپ کی مان کے گلے کا انداز معلوم نہین ہے اس لیے اسکے

بنانے سے مین مجبور ہون، مگر جہانتک میرا خیال ہے مین یہ سمجھتا ہون کہ آپکی مان
کا گلا آپکے گلے کے برابر ہوگا اگر جنگل آپ میرے ساتھ چلتے تو بہتر اور مناسب
ہوتا، شیر نے خوشی سے اس بات کو منظور کیا اور دونون جنگل کو روانہ ہوئے،
جب دونون جنگل مین پہونچے تو ایک پہاڑی لکڑی مین سوراخ کرکے شیر کا سر
اُسکے اندر کر دیا اور اُس کے اوپر سے ایک دوسری لکڑی کی میخ ٹھوک دی،
اسکے بعد شیر کو اُسکی مان کی نصیحت اور ہدایت یاد دلائی، شیر نے انسان کی یہ
دور اندیشی اور دانائی معلوم کرکے اُسکے آگے اپنا سر جھکا دیا، اور اُس کو اپنی
مان کی نصیحت یاد آئی، اور اُسکو اس مصیبت مین گرفتار ہونے کے بعد اس بات
کا یقین ہوگیا کہ درحقیقت انسان کی چالون سے ہمیشہ بچنا چاہیے،

حضرات!! یہ تو ایک موضوع قصہ تھا اب یہ چاہتا ہون کہ اسی سلسلہ مین آپکو
ایک منقول قصہ سناؤن تاکہ آپ کو اس بات کا زیادہ علم و وثوق ہو کہ انسان ایک
عجیب الخلقت مخلوق ہے، اور ایک عجیب بلا کا پتلا ہے،

منقول ہے کہ حضرت سلیمان کے زمانے مین جہان اور بہت سی عجیب
باتین ظہور پذیر ہوئین اُنھین عجیب باتون مین سے ایک عجیب بات یہ ہے کہ
جب سلیمانؑ کی عدالت مین لوگ زیادہ جھوٹ بولنے لگے اور جھوٹے سچے لوگ
مشتبہ ہوگئے اور اس بات کی تمیز باقی نہین رہی کہ کون سچا ہے اور کون جھوٹا ہے
تو حضرت سلیمانؑ نے خداوند تعالےٰ سے یہ دعا مانگی کہ کوئی ایسی صورت اور تدبیر
بتادی جائے جس سے صادق و کاذب مین تمیز ہو جائے، حضرت کی دعا مقبول
ہوئی اور خداوند تعالےٰ کی طرف سے بیت المقدس کی مسجد مین ایک زنجیر لگا دی گئی

اور تبلادیا گیا کہ جب جھوٹے، سچے، مشتبہ ہون تو اُنکی چھان بین اس زنجیر سے کیجائے سچے کا ہاتھ تو اس زنجیر تک پہونچ جائے گا لیکن جھوٹا اس سے قاصر رہیگا اور اُس کا ہاتھ اس زنجیر تک کسی طرح نہ پہونچ سکیگا، ایک زمانہ دراز تک اس سے کام چلتا رہا اور جھوٹے اور سچے کی شناخت ہوتی رہی، آخر ش، ایک مرتبہ کسی شخص نے کسی شخص کے پاس سو اشرفیان امانت رکھین، جب اُس نے اُس سے اپنی اشرفیان مانگین تو وہ مُکر گیا، حضرت سلیمان علیہ السّلام سے استغاثہ کیا گیا آپنے حسب معمول دونون کو زنجیر کے پاس جانے کا حکم دیا، مدعا علیہ نے حضرت سلیمان علیہ السلام سے ایک روز کی مہلت لی، اسی اثنا مین اُس نے یہ حیلہ اور فریب کیا کہ وہ سات سو اشرفیان کسی بانس مین سوراخ بناکر اُسکے اندر بھر دین اور اُس بانس پر قیصنہ لگواکر اُسکا منہ بند کردیا اور پھر اُسکو ہاتھ مین لیکر حاضر ہوا، زنجیر چھونے کے لیے جب جانے لگا تو لکڑی اصل مالک کو یہ کہکر کہ آپ ذرا میری لکڑی تھامے رہین دیدی اور زنجیر چھونے سے خداوند تعالے سے دعا کی کہ البتہ تو دانائے راز ہے اگر تو جانتا ہے کہ مین نے تمام مال صاحب مال کے ہاتھ مین دیدیا ہے اور میرے پاس اُس مین سے کچھ بھی نہین ہے تو تو میرا ہاتھ اُس زنجیر تک پونہچادے، چونکہ وہ اس حیلہ کے لحاظ سے سچا تھا اس لیے زنجیر تک اُسکا ہاتھ پہونچ گیا اور وہ اپنی مخصوص لاٹھی مدعی سے لیکر خوشی خوشی گھر چلا گیا، مدعی اس واقعہ دردانگیز سے ششدر رہو گیا، اور اس واقعہ کی کایا پلٹ سے اس خدائی زنجیر کی وقعت لوگون کے دلون سے اُٹھ گئی،

اسکے بعد خداوند تعالے نے اس کے اصل راز کو وحی کے ذریعہ سے حضرت

سلیمان پر ظاہر کر دیا اور وہ زنجیر اٹھالی گئی،

علاوہ اسکے کہ ان حکایات اور قصص سے آپ کو یہ بات معلوم ہوئی کہ انسان ایک عجیب الخلقت مخلوق ہے یہ بات بھی واضح طور سے سمجھی جاسکتی ہے کہ انسان کے واقعات ضبطِ تحریر و تقریر سے باہر ہین، اب مین آپ کو اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہون کہ دنیا کی تمام چیزین انسان ہی کے لیے بنائی گئی ہین جیسا کہ کلام مجید کی یہ آیتین، خلق لکم ما فی الارض جمیعا، سخر لکم من الشمس، اور اس کے علاوہ اور انھین قسم کی دوسری آیتین اس بات کی تصریح کرتی ہین کہ دنیا کی تمام چیزین انسان ہی کے لیے بنائی گئی ہین، سورج کو انسان کے فائدہ کے لیے مسخر کیا، آسمان انسان ہی کے لیے بنا، زمین انسان ہی کے لیے بنی، الغرض ؎

ابر و باد و مہ و خورشید و فلک در کار اند

تا تو نانے بکف آری و بغفلت نخوری

حضرات؛ یہ غور کرنے کی بات ہے کہ جب دنیا کی تمام چیزین خداوند تعالیٰ نے انسان ہی کے لیے بنائین تو اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ خود انسان بھی کسی چیز کے لیے پیدا کیا گیا ہے یا نہین اس بات کا تو کوئی بھی قائل نہین بلکہ یہ بالکل غیر ممکن اور محال ہے کہ انسان کسی کام کے لیے نہین پیدا کیا گیا اور اُس کے خلق کرنے کی کوئی غرض نہین،

حضرات جب انسان نکما ٹھہرا اور اُسکی خلقت محض لغو و بیکار ٹھہری تو آپکو یہ بھی مان لینا پڑیگا کہ ساری کائنات کی خلقت لغو اور بیکار ہے اور علاوہ اسکے غضب تو یہ ہوگا کہ جب تمام چیزین انسان ہی کے لیے بنائی گئین اور انسان نکما ٹھہرا

تو نعوذ باللہ یہ لازم آئے گا کہ باری تعالے نکما کام کرنیوالا ہی اور اُسکا قول لغو ہی،
اس لزوم کو کوئی بھی تسلیم نہین کر سکتا اور اسکے خلاف عقل ہونے کے علاوہ
کلام ربانی بھی اسکی تردید کرتی ہے جیسا کہ اس آیت سے معلوم ہوتا ہی، افحسبتم انما
خلقناکم عبثا وانکم الینا لاترجعون فتعالی اللہ الملک الحق، کیا تم ایسا گمان بھی کر سکتے ہو
کہ تم کو کسی کام کے واسطے نہین بنایا، اور کیا تم ہر پھر کر میرے پاس نہ آوگے،
خداوند تعالے بیکار کام کرنے سے پاک ہے،
اسی مفہوم کو پھر خداوند تعالے نے دوسری جگہ یون فرمایا ہے، ذلک
ظن الذین لایعقلون، انسان کو عبث اور بیکار محض خیال کرنا بے عقلون کا کام
ہے، جب ان دلائل سے صاف صاف لفظون سے یہ بات معلوم ہو گئی اور
اسکو عقل سلیم بھی تسلیم کرتی ہو کہ بیشک انسان کسی نہ کسی کام کے لیے پیدا کیا گیا
تو اب عقلاً اور نقلاً یہ معلوم کرنا کہ کس کام کے لیے بنایا گیا ہے ایک امر آسان اور
سہل ہے نہ تو اس مین کوئی دشواری ہے اور نہ دقت، عقل تسلیم کرتی ہے کہ جب
انسان دنیا کی تمام چیزون کا مخدوم ہے تو یہ اُسکا خادم ہو سکتا ہو جو اُس سے بھی اعلے
اور اولے ہو اور اُسکا خالق اور مالک ہو، ورنہ ظاہر ہے کہ انسان ایک ایسی عجیب
چیز اس کے علاوہ کسی اور دوسرے کی کسی طرح خادم نہین ہو سکتی جو اس سے
ناقص اور ادنی ہے، نقلاً یون ظاہر ہے کہ خداوند تعالے فرماتا ہے کہ ماخلقت الجن
والانس الا لیعبدون، ہم نے انسان کو صرف اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے،
حضرات! مین آپ سے اس موقع پر یہ بھی عرض کر دینا مناسب سمجھتا ہون
کہ آدمی خوشی خوشی عبادت اور اطاعت جب ہی کر سکتا ہے جب اُس کو اُس

کام کے فوائد معلوم ہونے کے علاوہ اُسکے طرق و آداب سے بھی واقفیت ہو، فوائد کا معلوم ہونا اس لیے ضروری ہے کہ جب تک کسیکو کسی کام کے متعلق اس بات کا یقین نہ دلایا جائے کہ اسکا نتیجہ عمدہ ہے اور یہ تمہارے لیے مفید ہے اُسوقت تک اُس کو اُس کام کے کرنے مین عذر اور تامل ہوتا ہے۔ نہ وہ اسکے لیے آمادہ ہو سکتا ہے اور نہ اُسکا دل قبول کریگا کہ ہم اس کام کو کرین لیکن طرق عبادت کی واقفیت اس بنا پر ضروری اور مناسب ہے کہ ہر شخص کی اطاعت اگر اس کے منشا اور خواہش کے موافق ہوتی ہے تو اُسکو اس سے خوشی ہوتی ہے ورنہ ظاہر ہے کہ خلاف منشا اور خلاف خواہش ہونے سے بجائے اس کے کہ اُسکو اس سے خوشی ہو رنج ہوتا ہے۔

حضرات! جہان تک مین سمجھتا ہون میرا یہ خیال ہے کہ اسی واسطے خداوند تعالےٰ نے اپنی رحمت کاملہ سے انھی دو اجرون کی تفصیل و توضیح و تشریح و تعلیم کے لیے ایک نہین دو نہین بلکہ ہزارون انبیا علیہم السلام کو باعتبار ضرورت زمانہ کے وقتاً فوقتاً یہ تعلیم دلائی کہ جس کام کے لیے تم کو خداوند تعالےٰ نے بنایا ہے اگر تم اُس کام کو خوش اسلوبی کے ساتھ انجام دیتے رہے تو صرف یہی نہین ہے کہ تم نے اپنے محسن، اپنے خالق کا تکمیل انعام کے صلے مین شکریہ ادا کیا بلکہ اسکا نتیجہ، اسکا ثمرہ، اسکا نعم البدل یہ بھی ہے کہ تمکو خداوند تعالےٰ اس عالم فانی سے فنا ہونے کے بعد ہمیشہ کے لیے اُس عالم جاودانی اور نورانی مین جگہ دیگا جہان تم ہمیشہ عیش و راحت سے جاودانی زندگی بسر کروگے اور جتنی تمہاری خواہشین ہونگی اوس سے کہین زیادہ خداوند تعالےٰ تم کو عطا فرمائیگا جیسا کہ خود خداوند تعالےٰ نے فرمایا ہے لھم مایشاؤن فیہا ولدینا مزید مسلمانو! تم یہ بھی یاد رکھو کہ وہان ایسی نعمتین ہین جو تمہارے نقطہ خیال سے بھی باہر ہین جیسا کہ قرآن و حدیث سے اسکی تصریح ہوئی ہے لاتعلم نفس ما اخفی لھم من قرۃ اعین جزاءً بما کانو

یعلمون (ترجمہ قرآن) کسی شخص کو یہ تفصیل معلوم نہین ہے کہ اُس کے اعمال صالحہ کے صلہ مین کیا چیز دیجائیگی جس سے اسکی آنکھین ٹھنڈی ہونگی، وقال النبی صلعم یقول اللہ اعددت لعبادی الصالحین مالا عین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علے قلب بشر رواہ المسلم وعلی قلب بشر خطرت (ترجمہ حدیث) آنحضرت فرماتے ہین کہ خداوندتعالے کہتا ہے کہ مین نے اپنے نیک بندون کے لیے وہ چیزین مہیا کی ہین کہ جسکو نہ کسی آنکھون نے دیکھا ہے اور نہ کسی کانون نے سنا ہے اور نہ کسی کے دل مین بھی اسکا خیال گذرا ہوا ہے،

آپ کو ان آیتون اور حدیثون سے توکام کے فوائد معلوم ہوگئے باقی طرق عبادت تو خود انبیا علیہم السلام نے بتادیے ہین اور اسکے خود بھی پابند رہے ہین،

مسلمانو! نہایت ہی افسوس اور شرمناک بات ہوگی اور اس سے بڑھکر بے غیرتی اور کیا ہوسکتی ہے کہ اگر ہم لوگ ایسے اطمینان اور ایسے اعلیٰ نعم البدل کے صلے مین بھی خداوندتعالے کی اطاعت نہ کرین اور اُسکی عبادت کیطرف مشغول نہ ہون،

حضرات! اول اول جو آیتین مین نے آپکو پڑھکر سنائی ہین اُن مین خداوندتعالے نے تین طرح کی عبادتون کا ذکر فرمایا ہے، شروع مین نماز پنجگانہ، آخر مین حج و زکوٰۃ اور اُسوقت انھین تینون عبادتون کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہون،

آپ کو یاد ہوگا کہ اس سے پہلے اسکے ترجمہ کا بھی آپ سے وعدہ کرچکا ہون لہذا اسکا ترجمہ حسب ذیل ہے،

ترجمہ

ایسا نہ ہو کہ تم اپنے مال ومتاع اور اپنی اولاد کے سبب سے خدا کی یاد (نماز پنجگانہ

سے غفلت کرو اور یاد رکھو کہ جو شخص ایسا کریگا وہ ضرور خسارہ اور نقصان اُٹھانے والون مین سے ہے، اور مرنے سے پہلے اپنے مال کا ایک حصہ (زکوۃ) دیا کرو ایسا نہ ہو کہ مرتے دم کہنے لگو کہ خدا تھوڑی مہلت اور دے کہ مین صدقہ دون اور صالحین کے زمرہ مین داخل ہو جاؤن، (یعنی حج کرون) تم یاد رکھو کہ خدا آئی ہوئی موت کو نہ ٹالیگا، اسلیے اُس وقت تمہاری یہ آرزو بے سود ہوگی، یہ بھی خوب یاد رکھو کہ خدا تمہارے تمام اعمال و افعال کا دانا اور بینا ہی،

حضرات ! اگرچہ اس آیت مین لفظ ذکر اللہ، کا ہے جو عام ذکر خدا کو شامل ہے، لیکن مفسرین نے لکھا ہے کہ چونکہ آگے اس آیت کے وعید شدید کا ذکر ہے لہذا ذکر سے مراد سوائے صلوۃ مفروضہ کے اور کسی نقل عبادت پر امکان عمل نہین ہی کیونکہ خداوند تعالے عمل شناس ہے اور سب سے زیادہ ترک عادت کا سبب اولاد کی رکھ رکھاؤ اور تحصیل مال کی محبت ہے اور اکثر حالات مین درحقیقت یہی عدم عبادت کے سبب واقع ہوتی رہتی ہین، لہذا یہ ظاہر ہے کہ ہر چیز کے سبب قریب کا مراد لینا مقتضائے کمال بلاغت ہے، خصوصاً صلوۃ، زکوۃ، حج، کہ جنمین وقت صرف ہونے کے علاوہ مال کا بھی صرف کثیر ہے، اور اسکی وجہ سے اولاد کی نگرانی اور مال کے حصول مین وقوع نقصان کا احتمال رہتا ہے اسلیے باری تعالے نے ان دونون کو تصریح سے بیان فرمایا۔

حضرات ! چونکہ اسقدر وقت نہین ہے کہ مین تینون عبادتون کو کسی قدر تفصیل سے بھی عرض کرسکون لہذا اون مین سے جو سب سے اہم اور ضروری ہے مین اس کو کسی قدر اجمالی تفصیل کے ساتھ عرض کرون گا"

مسلمانو! آپ کو معلوم ہے کہ نماز پنجگانہ ایک نہایت ضروری اسلامی فرض ہے اور یہ ایک ایسی عبادت ہے جس سے خداوند تعالے کی تعظیم اور بندہ کی بندگی معلوم ہوتی

ہی، اسی سے عابد و معبود مین معبودیت عبدیت اور محبت و ارادت کا سلسلہ مضبوط ہوتا ہے، اسی سے محسن کی احسانمندی ظاہر ہوتی ہے، اسی سے آدمی ادنیٰ سے اعلیٰ ہوجاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ اسکے ترک کی کسی وقت مین اجازت نہین دیگئی، اور اسکے ترک کو کفر یعنی قطع رابطہ عبدیت اور معبودیت سے تعبیر کیا گیا ہے، مگر افسوس ہے اُن مسلمانون کے حال پر جو باوجود اسکے کہ وہ جانتے ہین کہ یہ فرض ہے اور اسکا ترک کرنا کسی حال مین درست نہین مگر پھر بھی اس سے غافل ہین اور اس فریضہ کے ادا کرنے مین خصوصاً زیادہ سست اور غافل ہین، اور اپنے کو براے نام مسلمان کہتے ہین، کیا مسلمانی اسی کا نام ہے، علاوہ اس کے جو لوگ اس فریضہ کو ادا بھی کرتے ہین اُنھونے جو طریقہ اختیار کیا ہے اور جس ہیئت وحالت سے ادا کرتے ہین وہ نہایت ہی قابل افسوس ہے،

حضرات! جسنے کبھی قرآن کا مطالعہ کیا ہے وہ بخوبی جانتا ہے کہ خداوند تعالی جل شانہ نے نماز کی بار بار جابجا تاکید فرمائی ہے اور اسکی تمام سورتون کی توضیح کردی ہے، مجھکو ایک دفعہ خیال ہوا کہ نماز کے متعلق جس قدر آیتین ہین اُن سب کو منتخب کر دون چنانچہ قرآن پاک مین مین نے اول سے آخر تک ایکسو ستاسی آیتین اس قسم کی پائین جو بتصریح نماز کی تاکید کرتی ہین،

مقصر حقیقی آنحضرت صلعم نے بھی اسکی علی اور قولی ایسی تاکید کی ہے کہ جسکی نظیر اور احکام شرع مین نہین ملتی،

صحابۂ کرام، فقہا، اور محدثین نے اسکے متعلق جو کچھ بھی فرمایا اور خدا اور رسول کے کلام کا مطلب جو کچھ بھی سمجھا یا وہ بجائے خود قابل یقین اور قابل عبرت ہی،

حضرات ! علاوہ ان آیات و احادیث و اقوال فقہا و محدثین کے اگر ہم خود اس بات پر غور کرین کہ اگر ایک شہنشاہ ہمین ایک قرآن بھیجے اور کسی خاص کام کی ایکسو ستاسی مرتبہ تاکید کرے۔ اور اُسکے ہر پہلو کو مختلف طریقون سے سمجھا دے اور بتا دے اور پھر بھی ہم اُسکی تعمیل نہ کرین تو کیا وہ شہنشاہ ہم سے خوش ہو سکتا ہی ؟

افسوس ہے اُن مسلمانون پر جو دنیا دار محسنو نکی تو اس درجہ تک خدمت کرتے ہین کہ اُنکی ضد اور ہٹ بھی بغیر پوری کیے ہوئے اُنھین آرام اور چین نہین ملتا مگر حیف صد حیف کہ اپنے منعم و محسن حقیقی خداوند تعالے کی عبادت کا اُن کے دل مین کبھی خیال بھی نہین آتا

حضرات ! اُن تمام آیتون کا جو شروع قرآن سے آخر تک مین نے منتخب کی ہین اور میری نظر سے گزری ہین اسوقت ذکر نا اگر محال نہین ہے تو مشکل ضرور ہے لہذا انہین سے چند آیتین عرض کرتا ہون جس سے آپ معلوم کر لینگے کہ نماز کسقدر موکد فرض ہے حج و زکوۃ کسقدر ضروری ہین،

آیات

الم ۔ ذلک الکتاب لا ریب فیہ ہدی للمتقین الذین یومنون بالغیب ویقیمون الصلوۃ ومما رزقنٰھم ینفقون (آگے چلکر انھین لوگون کے متعلق یہ کہا گیا ہی)

اولٰئک علیٰ ہدی من ربھم واولٰئک ھم المفلحون ، اُن پرہیزگارون کے لیے ہدایت ہے جو ایمان لاتے ہین اور التزام سے نماز ادا کرتے ہین ، زکوۃ دیتے ہین ، اور یہی وہ لوگ ہین جو ہدایت پر ہین اور نجات ابدی پانے والے ہین ،

اقیموا الصلوٰۃ وٰاتوا الزکوٰۃ وارکعوا مع الراکعین ، نماز پڑھو ، زکوۃ دو ، اور جماعت سے نماز پڑھو ،

وانہا لکبیرۃ الا علی الخاشعین الذین یظنون انہم ملاقو ربہم وانہم الیہ راجعون ۔ نماز اُن لوگون کے لیے جنکے دل مین نہ تو خدا کا خوف ہے اور نہ خدا کے وصال کا اعتقاد ہے نہایت تکلیف دہ اور شاق ہے مگر اُن لوگون کے لیے نہایت آسان اور سہل ہے جو اپنے آپ کے حضور مین عاجزی کرتے ہین ، جنکو یہ اعتقاد راسخ ہے کہ وہ اپنے آپ سے ملاقات کرینگے اور ہمیشہ وہان رہین گے ،

واذ اخذنا میثاق بنی اسرائیل ۔ اس کے بعد پھر یہ فرمایا و اقیموا الصلوٰۃ وآتوا الزکوٰۃ ، ہمنے بنی اسرائیل سے نماز اور زکوٰۃ کے متعلق خاص عہد لیا تھا ۔

اینما تولوا فثم وجہ اللہ ، خوف اور قبلہ نہ معلوم ہونے کے وقت جسطرف ہو کر نماز پڑھو گے نماز مقبول ہو گی ۔

حضرات ! اس آیت کے متعلق کسی قدر تفصیل کے ساتھ کچھ بیان کر دینا مین مناسب سمجھتا ہون اور جو احکام اس آیت سے سمجھے جاتے ہین اُنکی بھی کسی قدر تفصیل کی حاجت ہے ،

صورت یہ ہے کہ اگر کوئی لڑائی مین ہو اور دشمن اُسکے مقابل جانب مین ہو تو اس وقت مین ادائے نماز کی صورت دوسری جگہہ یون معلوم ہوتی ہے کہ نصف لوگ امام کے پیچھے نماز پڑھین اور نصف لوگ اُنکی حفاظت کرین اور اگر یہ صورت بھی ممکن نہ ہو سکے تو پھر جسطرف ہو کر نماز پڑھو نماز مقبول ہو گی ، جیسا کہ اوپر کی آیت سے سمجھا جاتا ہے ۔

خداوند تعالے نے ایسی حالت کے اعتبار سے نماز کی ہیئت کس قدر آسان کر دی اور قبلہ و قیام و قعود کے شرائط بھی معاف کر دین بیماری کی حالت مین ادائے نماز

کی صورت بدل دی اور شارع علیہ السلام نے یہان تک فرما دیا کہ' وان لم تستطع فمستلقیا یعنی اگر بیٹھکر نماز نہ پڑھ سکو تو لیٹکر پڑہو، دکتب فقہ مین تمام ائمہ اور محدثین کا اجماعی مسئلہ ہو کہ اگر عورت بچہ جنتی ہو اور نماز کا وقت گزر رہا ہو تو اُسپر فرض ہے کہ بچہ کا سر کسی چیز مین رکھکر نماز ادا کرے

واذا ضربتم فی الارض فلیس علیکم جناح ان تقصروا من الصلوۃ ، واذا کنت فیہم واقمت لہم الصلوۃ واذا اطمانتم واقیموا الصلوۃ ان الصلوۃ کانت علی المومنین کتابا موقوتا. ان سب سہولتون کے بعد خداوند تعالے نے یہ فرمایا کہ جب تم اطمینان کی حالت مین ہو تو نماز کو بدستور معمول ادا کرو جیسا کہ اس آخر آیت سے معلوم ہوتا ہے،

حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطیٰ، تمام نمازون خصوصاً صلوۃ وسطیٰ یعنی نماز عصر کی زیادہ حفاظت کرو۔

یاایہا الذین آمنوا اذا قمتم الی الصلوۃ فاغسلوا وجوہکم وایدیکم الی المرافق الخ نماز کے لیے وضو کر لیا کرو اگر پانی نہ ملے تو تیمم کرو۔

واذا قاموا الی الصلوۃ قاموا کسالیٰ، ولا یاتون الصلوۃ الا وہم کسالیٰ۔ منافقین جب نماز کیلیے اٹھنا چاہتے ہین تو سستی کرتے ہین، **فائدہ** ان دونون آیتون سے یہ بات معلوم ہوئی کہ سستی سے نماز پڑھنے والا خدا کے نزدیک منافق ہو،

قال اللہ تعالےٰ انی معکم لان اقمتم الصلوۃ وآتیتم الزکوۃ ، خداوند تعالے نے بنی اسرائیل سے وعدہ کیا کہ اگر تم نماز پڑھتے رہے اور زکوۃ دیتے رہے تو ہم تمہارے ساتھ ہین،

واذا نادیتم الی الصلوۃ اتخذوہا ہزوا ولعبا ذلک بانہم قوم لا یعقلون، جب تم نماز کی اذان دیتے ہو تو کفار مذاق سمجھتے ہین اور اسکی وجہ یہ ہے کہ وہ اسکو سمجھتے نہین،

ان الذین یقیمون الصلوۃ ومما رزقنٰہم ینفقون اولٰئک ہم المومنین حقا لہم درجات عند ربہم مغفرۃ ورزق کریم، جو لوگ نماز پڑھتے ہین، زکوٰۃ دیتے ہین، یہی مسلمان ہین، خدا کے نزدیک اس کا بڑا مرتبہ ہے، اور گناہون سے مغفرت ہے اور عمدہ رزق ہی،

اقم الصلوٰۃ لدلوک الشمس الی غسق اللیل وقرآن الفجر ان قرآن الفجر کان مشہودا، ظہر سے عشا تک کی نمازین پڑھو، صبح کی نماز پڑھو اُسوقت فرشتے حاضر ہوتے ہین،

ان الذین ان مکنٰہم فی الارض اقاموا الصلوٰۃ وآتوا الزکوٰۃ، ہم مسلمان کو اگر بادشاہ بنائینگے تو وہ نماز پڑھینگے زکوٰۃ دینگے، **فائدہ** جو لوگ فلاح روز افزون ترقی چاہتے ہین اُنھین اس آیت کو ملحوظ نظر رکھنا چاہیئے،

قد افلح المومنون الذین ہم فی صلوٰتہم خاشعون، والذین ہم علےٰ صلوٰتہم حافظون، اولٰئک ہم الوارثون الذین یرثون الفردوس ہم فیہا خالدون، جو لوگ خشوع وخضوع سے نماز پڑھتے ہین اور تمام نمازون کی محافظت کرتے ہین انھین کو نجات ملیگی اور یہی جنت الفردوس کے مالک ہین جہان ہمیشہ رہین گے،

ان الصلوٰۃ تنہی عن الفحشاء والمنکر والبغی، نماز درستگی اخلاق کا سبب ہے اور بیہودہ باتونکی مانع ہے،

حضرات! ان تمام آیتون سے آپ کو بخوبی واقفیت ہوگئی ہوگی کہ نماز کی فضیلت نماز کا نتیجہ، نماز کی برکت کس قدر ہے اور خداوند تعالےٰ نے ہر موقع ہر حالت کے اعتبار سے اس مین کسقدر آسانی پیدا کردی ہے، اگر اس پر بھی مسلمان اس سے غفلت کرین تو ان سے بڑھکر بدنصیب دنیا مین کون ہوگا؟ جیسا کہ تارک الصلوٰۃ اور بے وقت نماز پڑھنیوالون کے لیے جو وعید شدید خداوند تعالےٰ نے کی ہے آپ ذیل کی آیتون سے معلوم کرسکینگے

ویل للمصلین الذین ہم عن صلوتہم ساہون۔ سخت عذاب اُن نماز پڑھنے والون کے لیے ہی جو پابندی سے نماز نہین پڑھتے۔

ما سلککم فی سقر قالو لم نک من المصلین ولم نک نطعم المسکین ، جب دوزخیون سے پوچھا جائیگا کہ کس وجہ سے تم جہنم مین آئے تو وہ کہین گے کہ نہ تو ہم نماز پڑھتے تھے اور نہ ہم زکوۃ دیتے تھے،

لا صدق ولا صلی ولکن کذب وتولے ، نہ تو رسول کی تصدیق کی اور نہ نماز پڑھی بلکہ رسول کی تکذیب کی اور نماز سے انکار کیا،

اقیموا الصلوۃ ولا تکونو من المشرکین ، نماز پڑھو کافر مت بنو،

مین مناسب سمجھتا ہون کہ ان آیات کی اُن حدیثون کا بھی ذکر کر دون جن سے نماز کی فضیلت اور تاکید سمجھی جاتی ہے،

ترجمۂ حدیث

لیلۃ المعراج مین پچاس وقت کی نمازین خداوند تعالے نے فرض کر دی تھین لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام کی راے اور مشورہ سے آنحضرت صلعم نے بار بار خداوند تعالے سے التجا کر کے کم کرائین یہان تک کہ پانچ وقت کی نمازین رہگئین، بخاری شریف مین جس لفظ سے اس کے متعلق روایت ہے وہ یہ ہے کہ، یا محمد انہا خمس وخمون لا تبدل القول لذی حققت عن عبادی وامضت فریضتی ، اے محمد یہ نمازین تو پانچ وقت کی ہین لیکن اس مین ثواب پچاس وقت کا ہے، مین نے اپنے بندون کے لیے آبین تخفیف کر دی اور فرض بدستور رکھا، میری بات مین تغیر نہین ہی،

من ترک الصلوۃ متعمدا فقد کفر، جسنے نماز جان بوجھکر چھوڑ دی وہ کافر ہوگیا،

اس حدیث کا مطلب امام احمد اور حسن بصری اسکے ظاہر معنی پر لیتے ہین، لیکن اور ائمہ نے اسکی تاویل کی ہے، امام ترمذی نے بھی اسی تاویل پر صاف حدیث نقل کی ہو کہ الفرق بین العبد والکفر ترک الصلوٰۃ،

بشر المشائین فی الظلم الے المساجد بالنور التام الی یوم القیامہ، اُن لوگون کو قیامت مین نور تام کی خوشخبری دیدو جو اندھیری راتون مین نماز کے لیے مسجدون مین جاتے ہین،

ترمذی شریف کی صحیح روایت مین ہے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے کہ جسطرح دن بھر مین کوئی پانچ مرتبہ غسل کرتا ہے اور پاک صاف ہو جاتا ہے اسی طرح پنجگانہ نماز ادا کرنے والا تمام گناہون سے پاک صاف ہو جاتا ہے،

ترمذی کی ایک روایت مین یہ بھی ہے کہ کسی فعل خیر کے ترک کو کفر نہین سمجھتے تھے مگر ترک صلوٰۃ کو کفر سمجھتے تھے کتب فقہ مین بھی ائمہ نے تصریح کر دی ہے کہ اگر محلے والے محلے کی مسجدون مین نمازین پڑھنا چھوڑ دین تو خلیفہ وقت پر واجب ہے کہ اگر وہ توبہ سے انکار کرین تو اُس کو قتل کر ڈالین،

حضرات! نماز ہی کے لیے خداوند تعالے نے کعبہ اور مقدس کو بیت اللہ کا لقب دیا ورنہ ظاہر ہو کہ خداوند تعالیٰ کو مکان کی کیا حاجت ہو اور جن لوگون نے اس بیت اللہ کی توہین کرنی چاہی اُس کو خداوند تعالیٰ نے ابابیل کی ایک گرائی ہوئی کنکری سے ہلاک و برباد کر دیا جیسا کہ آپکو صحاب فیل کی حکایت سے معلوم ہو۔ انبیا علیہم السلام نے نماز کیلیے ہمیشہ مسجدین اور جامع مسجدین اور اعلیٰ سے اعلیٰ انتظام اور التزام فرمایا جنکے آثار آپ لوگونکے سامنے دو چار نہین بلکہ ہزارون موجود ہین باوجود ان تمام باتونکے اگر کوئی نہ سمجھے اور عاقبت کا غور و فکر کرے اُسکو اپنے زندہ رہنے سے مرجانا بہتر ہو مین خدا سے دعا کرتا ہون کہ تمام مسلمانون کو نیک کام کی ہدایت دے اور انھین اس بات کی توفیق دے کہ خداوند تعالے کے احکام کی تعمیل کرین۔

اجلاس سوم

وفور شوق نے بزرگان قوم کو آٹھ ہی بجے سے ہال مین پہونچا دیا اور تمام اصحاب نہایت بے چینی کے ساتھ افتتاح کا انتظار کرنے لگے ٹھیک ساڑھے آٹھ بجے معزز صدر انجمن علامہ سید رشید رضا آفندی تشریف لائے اور افتتاح فرمایا۔

سب سے پہلے دار العلوم کے ایک کمسن بچہ محمد محسن نے قرآن کریم کی چند آیتین اس درد کے لہجے مین پڑہین کہ تمام ہال درد و اثر کی تصویر بن گیا اُس کے بعد اصلی کارروائی کا آغاز ہوا۔

جلسۂ دہلی مین یہ تجویز پاس ہوئی تھی کہ ایک صیغہ اُن اغلاط تاریخی کی تصحیح کیلئے بنایا جائے، جو یونیورسٹیون کے کورسون مین اسلامی اور بزرگان و شاہان اسلامی کے متعلق غلط فہمی پیدا کرتی ہین اور اُن کے کیرکٹر پر بدنما دھبہ لاتی ہین، یہ صیغہ یونیورسٹی کے سامنے اُن اغلاط کو پیش کرکے درخواست کرے گا کہ وہ کورس سے خارج کئے جائین۔

اسوقت تک اِس صیغہ نے جو کچھ کام کیا ہو اور یونیورسٹی کو توجہ دلاکر جہان تک اصلاح کی ہی قوم کے سامنے اُسکا پیش کرنا ضروری تھا اسلئے مولوی سید سلیمان صاحب نائب دبیر دار العلوم نے اِس صیغہ کی رپوٹ پیش کی (جنکے متعلق اسکا کام کیا گیا تھا) مولانائے موصوف نے

اثنائے تقریر مین انگریزی کورس کے جن قابل افسوس اور غلط فقرون کا حوالہ دیا جو اسلام، رسول اکرم صلعم اور صحابہ کرام سے متعلق تھے تو اُن کو سُنکر تمام حاضرین بیتاب ہو گئے۔

رپورٹ صیغۂ تصحیح اغلاط تاریخی

جناب پریسیڈنٹ و دیگر حاضرین! آج ہندوستان مین اسلامی کانفرنسین اور اسلامی انجمنین قائم ہین ہر قسم کی تحریکین جابجا کی جارہی ہین، ہر موضوع پر مضامین لکھے جاتے ہین، تقریرین کی جاتی ہین، لیکن ان تمام تدابیر سے مسلمانون مین جو عام افسردگی اور سکون پھیلا ہی، اسکے بجائے کسی قسم کی حرارت، جوش نہین پیدا ہوگا، نہ اُنمین کسی قسم کی بلند حوصلگی بلند ارادگی، علوئے ہمت اور ایثار نہین پیدا ہو سکتا جو قومی ترقی کے اجزا اور روح ہین اور جن سے قوم کے قالب مین جان آتی ہی، اسی بنا پر سب سے پہلا فرض یہ ہی کہ ہم اِس مہلک قومی مرض کے اسباب و علل کی جستجو کرین۔

حضرات! اقوام عالم کی گزشتہ تاریخین جو پچھلون کے لیے چراغ راہ ہین وہ ہمکو بتاتی ہین کہ قوم کے قوائے احساس مین صرف دو چیزین حرکت پیدا کرسکتی ہین، مذہب اور تاریخ مذہب کے متعلق سوال یہ ہی کہ آیا آجتک تمام اسکولون اور کالجون مین جو تعلیم ابتدا سے انتہا تک دیجاتی ہی اُسمین مذہب کا ایک حرف آتا ہی؟ آیا اسمین اسلام کی خصوصیات کا کہین ذکر ہوتا ہی جس سے ہم اپنی قومیت کا مفہوم سمجھ سکتے؟ آیا اُسمین جناب رسول صلعم کی تعلیمات کا بیان ہوتا ہی؟ جن کو پڑھکر ہم کو اسلام اور پیغمبر اسلام کے ساتھ غیر معمولی خلوص اور اُنس پیدا ہوتا، آیا قرآن کی ایک سورۃ بھی بچپن سے لیکر عہد شباب کی مدت تعلیم مین ہمارے بچے سُنتے ہین جن سے قرآن مجید کی عظمت اُنکے دل مین قائم ہوتی؟ اس سوال کا

جواب بجز اسکے اور کچھ نہین ہی کہ اسکولون مین جو ہمارے بچون کو تعلیم دیجاتی ہی وہ ہمارے مذہبی احساسات کے بالکل برخلاف ہی' اُن کو معاذ اللہ یہ تعلیم دیجاتی ہی کہ "قرآن محمد نے توریت اور انجیل سے انتخاب کرکے ترتیب دیا ہی محمد جب مکہ سے بھاگ گیا تو اُسکے اِس فرار کا نام ہجرت ہی' صحابہ بالکل وحشی' خونخوار اور سخت متعصب تھے' مذہب اسلام بزور شمشیر پھیلایا گیا' مسلمانون کو حکم دیا گیا کہ جو لوگ اسلام پر ایمان نہ لائین اُنکو قتل کر ڈالین' اُنکی جائداد اور اسباب پر قبضہ کرلین اور وہ یا تو اپنے ملک سے نکال دیئے جائین اور یا اُنسے جزیہ کے نام سے ایک بھاری مذہبی ٹیکس وصول کیا جائے' لڑائیون مین جو غلام پکڑے جائین وہ جبراً مسلمان کرلیئے جائین' محمد کے مرنے کے بعد اُسکے اقوال ایک کتاب مین جمع کیئے گئے جس کا نام قرآن ہی"

کیا اِن ہدایات واقوال کو پڑھکر مسلمان بچون مین کسی قسم کی مذہبی حرارت باقی رہسکتی ہی؟ کیا اُنمین کسی قسم کی مذہبی روح پیدا ہو سکتی ہی؟ کیا اُنکو یہ مضامین پڑھکر اسلام' پیغمبر اسلام صلعم قرآن مجید اور صحابۂ کرام کے ساتھ کسی قسم کی محبت اور دلبستگی پیدا ہو سکتی ہی؟ اگر نہین پیدا ہو سکتی تو پھر اُنمین قومی غیرت وحمیت اور قومی جد وجہد کے آثار کی تلاش بیکار ہی'

قومی زندگی کی دوسری قوت محرکہ تاریخ ہی' تاریخ ہمکو ان سوالات کے جواب بتاتی ہی کہ ہم کون تھے؟ ہم کون ہین؟ ہمکو کیا کرنا چاہیئے؟ تاریخ ہمکو ہمارے اسلاف کے کارنامے سُناتی ہی جن سے ہمارے قوائے احساس مین حرکت پیدا ہوتی ہی' تاریخ ہمارے سامنے ہمارے بزرگون کے حالات' آداب' اخلاق' اور تمدن کی تصویرین کھینچتی ہی جس سے ہمارے دلون مین اُنکی تقلید کا جوش پیدا ہوتا ہی' تاریخ ہمارے سامنے اُنکی عظمت' جلالت' استقلال' ہمت' عزم اور ثبات قومی کی داستانین دُہراتی ہی جس سے ایک مغرورانہ سرور کے ساتھ اِن چیزون کے حاصل کرنیکی کوشش شروع ہوتی ہی' لیکن جو تاریخ ہمارے

بچون کو عام اسکولون مین پڑہائی جاتی ہی، کیا اُس سے اُنمین کسی چیز کے پیدا ہونے کی اُمید کی جا سکتی ؟ کیا غارتگر وطماع محمود، راہزن شہاب الدین، بیرحم قطب الدین متعصب فیروز شاہ، بے قانون اکبر، عیش پرست وشرابی جہانگیر اور دغاباز ومکار عالمگیر مین سے کوئی اس قابل ہی جسمین سے کسی پر ہم فخر کرسکین اور اُسکے کارنامے پڑھکر ہمارے دل و دماغ مین اُسکی تقلید کا کوئی جوش پیدا ہو۔

اِن وجوہ سے یہ ایک ایسا مسئلہ تھا جو تمام قومی انجمنون اور کانفرنسون کی توجہ کا محتاج تھا، لیکن ایک آدھ رزولیوشن کے سوا ابتک اسکے متعلق کچھ نہین کیا گیا۔

ندوۃ العلما کے گزشتہ اجلاس دہلی مین اسکی طرف توجہ کیگئی اور حسب ذیل تجویز منظور ہوئی، (تجویز) یہ جلسہ تجویز کرتا ہی کہ تاریخی کتب مروجہ مدارس انگریزی مین جو غلطیان پائی جاتی ہین اور جنکا تعلق اسلام کے ساتھ ہی اُنکی صلاح کا کام مناسب ذرائع کے ساتھ ندوۃ العلما انجام دے (روداد دہلی صفحہ ۲۰۷) اور اسی جلسہ مین یہ کام مجھ سے متعلق کیا گیا اسی بنا پر جلسہ کے بعد فوراً ہی ندوۃ العلما کی ماتحتی مین شعبۂ تصحیح اغلاط کے نام سے ایک صیغہ قائم کیا گیا، جس نے تجویز مذکور کو عملی صورت مین لانے کے لئے مناسب حد تک کوششین کین سب سے پہلے شعبہ تصحیح کی طرف سے ۲۵ مئی سنہ ۱۹۱۰ع کو تمام اسلامی اخبارات مین اعلان کیا گیا کہ ندوۃ العلما کی زیر نگرانی شعبۂ تصحیح اغلاط تاریخی قائم ہوگیا ہی جن لوگون کو انگریزی کورس کی کتب تاریخ مین مذہب اسلام اور تاریخ اسلام کے متعلق غلطیان معلوم ہوتی ہون ازراہ عنایت وہ شعبہ تصحیح کو مطلع فرمائین، اِسی اعلان مین اسکول اور کالج کے مسلمان ٹیچرون اور پروفیسرون سے بھی درخواست کی گئی تھی کہ وہ اپنی اپنی یونیورسٹی کی تاریخی کتابون کی اسلامی تاریخی، مذہبی غلطیون کا نشان دین، لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہی کہ بجز طالبعلمون

اور عام مسلمانون کے کسی مسلمان ٹیچر اور پروفیسر نے اسکی طرف توجہ نہ کی، حالانکہ یہ کام سب سے زیادہ اُنکی توجہ کا محتاج تھا، خیال ہوسکتا تھا کہ اخبارات کی عالمگیر آواز ان تک نہ پہونچی ہو اسلئے خاص خطوط کے ذریعے سے مختلف یونیورسٹیون کے متعلق حسب ذیل حضرات سے اس امر کی التجا کی گئی کہ وہ اپنی اپنی یونیورسٹی کی تاریخی کتابون کے نام اور اُنکے مصنفین کے نام سے اور اگر ممکن ہو تو اسمین اسلام کے متعلق جو غلطیان ہون اُنسے اطلاع دین۔

کلکتہ یونیورسٹی - جناب مولوی محمد یٰسین صاحب پروفیسر پٹنہ کالج پٹنہ۔

ممبئی یونیورسٹی - جناب مولوی شیخ عبدالقادر صاحب ایم - اے - پروفیسر دکن کالج پونہ

پنجاب یونیورسٹی - جناب مسٹر محمد عبدالعزیز صاحب پرنسپل اسلامیہ کالج - لاہور

مدراس یونیورسٹی - جناب مسٹر محمد ابراہیم صاحب قریشی ایل ٹی - مدراس۔

الہ آباد یونیورسٹی کے متعلق کئی صاحبون سے عرض کیا۔

لیکن افسوس کے ساتھ اظہار کرنا پڑتا ہی کہ انمین سے کسی صاحب نے بھی اسکی طرف توجہ کی تکلیف گوارا نہین کی، مجبوراً مختلف عام شخصون کی بھیجی ہوئی یادداشتونکی بنا پر شعبہ کو خود اپنی ہمت پر بھروسہ کرنا پڑا، سب سے پہلے الاقرب فالاقرب کے اُصول کی بنا پر شعبہ نے الہ آباد یونیورسٹی کی طرف توجہ کی، الہ آباد یونیورسٹی مین جو تاریخی کتابین داخل ہین اُنمین سب سے پہلے مارسیڈن کی ہسٹری قابل ذکر ہی جسمین نہ صرف واقعات غلط ہین، بلکہ اُس کا طرز تحریر بھی دل آزار ہی، یہ ہسٹری بدقسمتی سے نہ صرف الہ آباد مین داخل ہی بلکہ کلکتہ وغیرہ دیگر یونیورسٹیونکی جونیر کلاس مین بھی داخل ہی نمونہ کے طور پر ہم اسکی چند مثالین پیش کرتے ہین۔

(۱) محمد کے مرنے کے کچھ دن بعد اُسکے اقوال ایک کتاب مین جمع کئے گئے ..... جو تمام مسلمانون کے نزدیک ایک مقدس کتاب کیطرح تسلیم کی جاتی ہی صفحہ

(۲) وہ کہتے ہین کہ اُنکا مذہب ۶۲۲ء سے شروع ہوا جب محمد مکہ سے بھاگ گیا.... محمد کا فرار ہجرت کے نام سے مشہور ہی صفحہ

(۳) عرب ٹھیک اسیطرح خونخوار اور جنگجو تھے جیسے پہلے (قبل از اسلام) لیکن وہ آپس مین نہ لڑ سکے، وہ جوش سے بھرے تھے اور اُن کا خیال تھا کہ اُنکا فرض ہی کہ اپنا نیا مذہب تمام دُنیا مین پھیلائین، اُن لوگون کو قتل کرین جو اُنمین نہ ملجائین اور اُن کی جائداد اور اسباب پر قبضہ کرلین، اُنھون نے خیال کیا کہ نہ ایمان لانے والون کے ساتھ جنگ ایک مقدس جنگ ہی جس سے خدا خوش ہوتا ہی اور اُنکا عقیدہ تھا کہ جو مسلمان سہین مارے جائین گے وہ سیدھے بہشت چلے جائین گے، جو لوگ اُنمین ملجاتے تھے لیکن وہ اپنا مذہب نہین تبدیل کر سکتے تھے اُنکو ایک بھاری ٹیکس دینا پڑتا تھا جسکا نام جزیہ ہی صفحہ

(۴) سو برس کے عرصہ مین اُنھون نے فارس، ترکستان، اور افغانستان لے لیا...... اور یہ تمام ملک مُسلمان ہو گئے، بعض اہل فارس جنھون نے نہ اُنکا ساتھ دیا اور نہ وہ مسلمان ہوئے اُنھون نے اپنا مُلک چھوڑ دیا اور ہندوستان بھاگ آئے جہان وہ بارہ سو سال سے زیادہ عرصے سے مقیم ہین، یہ لوگ پارسی ہین۔ صفحہ

(۵) وہ (افغان) کل کے کل خونخوار مسلمان تھے جو اپنے مذہب کے لیے جوش سے لبریز تھے، صفحہ

(۶) ہندوستان اُس زمانے مین دُنیا مین سب سے زیادہ زرخیز ملک تھا اور ہندوستان اور مغربی ممالک کے درمیان بڑی تجارتون کی آمدورفت تھی، یہ تجارتین افغانستان سے

ہو گزرتی تھین، محمود نے اکثر قیمتی اسباب سے لدے ہوے اونٹون کا طویل سلسلہ دیکھا تھا جو ہندوستان سے فارس جاتے تھے اور اُسنے تاجرون سے معلوم کیا تھا کہ ہندوستان مین دولتمند مندر اور شہر واقع ہین، وہ جیسے ہی بادشاہ ہوا ہندوستان مین ایک مقدس جنگ (جہاد) کے لیئے آمادہ ہوا اور اُسنے اِس ملک کے دولتمند مندرون اور شہرون کو لوٹ لیا۔ صہ۴۲ و ۴۳

(۷) محمد غوری نو مرتبہ اپنی فوج کو میدان مین لایا اور اُسنے اُن دولتمند شہرون کو لوٹا جہان محمود نہ پہونچ سکا تھا، صرف بنارس مین اُسنے ایک ہزار مندرون سے زیادہ برباد کیا اور چار ہزار اونٹون پر خزانہ لاد کر لے گئے صہ۴۴

(۸) (افغان بادشاہون کے وقت کی حالت) کسی شخص کی زندگی اُن خوفناک زمانون مین محفوظ نہ تھی، کوئی شخص اِس اندیشہ سے سو نہ سکتا تھا کہ کہین اُسکے سنگدل دشمن ناگہان ظاہر ہون اور اُسکے اسباب اور بچّون کو نہ لے جائین، اسیطرح ہر وہ شخص جو نقد یا جواہرات رکھتا تھا وہ اُنکو زمین مین دفن کر دیتا تھا تاکہ بعض سپاہی اُنکو زبردستی چھین نہ لے جائین، ہم جو اسوقت یا اِس زمانہ مین رہتے ہین مشکل سے خیال کر سکتے ہین کہ ہندوستان کیحالت پٹھان بادشاہون کے وقت مین کسقدر خطرناک تھی، ہندوؤن کے بہت سے قدیم مندر برباد کر دیے گئے تھے کیونکہ نیکبخت سے نیکبخت پٹھان بھی اُن لوگون کے لیے بیرحم تھا جو اُسکے عقیدے پر نہ تھے اور اُنکا خیال تھا کہ اُنکا فرض ہے کہ ہندوؤن کو مسلمان بنائین اور اُن لوگونکو مار ڈالین جو اُنکی مقاومت کرین، بہت سے زرخیز کھیت اسلیئے غیر مزروع چھوڑ دیئے گئے کہ غریب رعایا اپنی جان بچانے کے لئے جنگلون مین چلی گئی صہ۴۶

(۹) قطب الدین بچپن مین غلام تھا اُس زمانے کے مسلمانون مین لڑائی کے قیدی

فتحمندون کے غلام ہوجاتے تھے اور دور دراز ملکون مین فروخت کر دیے جاتے تھے،
اور مجبور کیئے جاتے تھے کہ وہ مسلمان ہوجائین اور چونکہ وہ اپنے ملک اور اپنے لوگون
سے دور رہو جاتے تھے اسلیئے وہ مالک کے خاندان کو اور اُسکے عزیزون کو اسیطرح
دیکھتے تھے جس طرح کہ وہ اپنے رشتہ دارون کو دیکھتے تھے اور اُن کے وفادار
ہوجاتے تھے۔ صفحہ

(۱۰) قطب الدین افسرون کے لیئے نہایت مہربان اور سخی تھا، لیکن اُسنے ہندوون
کے ساتھ نہایت بیرحمی کا سلوک کیا اُسنے پچیس ہندو مندرون کے پتھرون سے
ایک بڑا مینار دلی مین بنایا۔ صفحہ

(۱۱) مارسڈن صاحب جہان افغان بادشاہون کے مظالم دکھاتے ہین یہان تک
کہ وہ افغان بادشاہون کے سب سے زیادہ علم پرور مہربان بادشاہ فیروزشاہ تغلق
کی نسبت لکھتے ہین کہ "فیروزشاہ تمام پٹھان بادشاہون مین سب سے بہتر تھا اُسنے تقریبا
چالیس برس تک سلطنت کی، اُسنے سڑکین اور نہرین بنائین، مسافرخانے اور عربی
اور فارسی کے مدارس قائم کیئے، اُسنے رعایا کے ساتھ بادشاہان سابق کے نسبت
مہربانی کا برتاؤ کیا، مگر وہ ہندوؤن کے لیئے نہایت سنگدل تھا جنھون نے اپنا مذہب
نہین بدلا تھا، اور اُسنے یہ خیال کیا تھا کہ یہ اُسکا فرض ہے کہ وہ ہندوؤن کی عبادتگاہین
برباد کرکے اُن کے ویرانون مین اسلامی مساجد تیار کرے" صفحہ

(۱۲) جہانگیر کے حالات کا عنوان یہ ہے "عیش پرست شرابی جہانگیر"
(۱۳) اکبر کے انتظامی حالات کا ذکر کرکے اُسکی عظمت اُن بیموقع اتہامی الفاظ
مین گھٹائی ہے، اکبر کی خواہش اکبر کا قانون تھا اُسنے وہ کیا جو اُسکے دل نے چاہا،

اوسکے مافوق کوئی طاقت نہ تھی، لیکن انگلش گورنمنٹ مین انگلینڈ اور ہندوستان دونون ملکون مین قانون ہے جسکو ہر شخص جانتا ہے اور جسکی ہر شخص کو اطاعت کرنی چاہییے، بادشاہ انگلستان اوس سے زیادہ قانون نہین توڑ سکتا جتنا ایک غریب فقیر، صد۲۷

(۴) (اورنگ زیب) آٹھوین برس شاہجہان مرگیا، دو برس کے بعد اورنگ زیب نے ان تمام ہندو اور عیسائی نوکرون کو برطرف کردیا جو بادشاہان سابق کے وقت سے مامور تھے اور اونکی جگہ مسلمانون کو مقرر کیا، اکبر نے بہت سے راجپوتون کو اپنی خدمت مین رکھا تھا اور اون پر مہربان تھا، راجپوتون نے اکبر کو محبوب رکھا اور اسکے لیے لڑنے اور ایک عظیم الشان حکومت کے قائم کرنے مین اوسکی امداد کی، برخلاف اسکے راجپوتون نے اورنگ زیب سے نفرت کی، اور اونھون نے اور ہندؤن کی دوسری قومون نے اوسکی خلاف اوس سے لڑائی کی اور تھوڑے ہی عرصہ کے بعد اوس عمارت کی اینٹ سے اینٹ بجادی جسکو اکبر نے تعمیر کیا تھا، اوسنے ہندو مذہب کو نفرت سے دیکھا اور بنارس کے مندرون کو منہدم کیا اور پجاریون کو قتل کرڈالا اور وہان کے بتون کو اپنے محل مین اوٹھا لایا جہان وہ دروازے پر زمین مین اس طرح ڈالدیے گئے کہ کوئی شخص بغیر اونکو پامال کیے اورنگ زیب کے پاس نہین پہونچ سکتا تھا، اوس نے بہت سے دیگر مقامات مین ہندؤن کے گھر جلادیے اور اون کے پھل دار درخت کاٹ ڈالے اور گایون کو ذبح کرکے اونکی عبادت گاہون کو ناپاک کردیا، اوسنے ہندؤن کو گھوڑون، ہاتھیون، پالکیون پر سوار ہونے سے روکدیا، وہ صرف پیدل چلتے تھے، اوسنے ایک سے زیادہ مرتبہ قابل نفرت جزیہ یعنی مذہب کا ٹیکس جاری کیا جو اکبر کے وقت سے موقوف تھا، باشندگان دہلی اس کے محل کے پاس اسلیے گئے کہ اوس سے عرض کرین کہ ٹیکس اونسے

اوٹھالیا جائے اوراپنی گریہ وزاری سے اوسکے کانون کو بھردیا، مگراوس پر غضب بادشاہ نے حکم دیاکہ اوسکے ہاتھی باہرلائے جائین اورانکواوس بیکس بھیڑپردوڑایا جائے جس سے بہت سے مرگئے اوربہت سے زخمی ہوے، پھروہ مسجد مین نماز پڑھنے چلاگیا، ہندؤن کے ساتھہ تقریبًا ایسی بُری طرح سے برتاؤ کیا جسطرح پٹھانون کے خوفناک زمانہ مین کیاگیا تھا اورراجپوتون نے شمال مین اورمرہٹون نے جنوب مین اپنی خودسر سلطنتین قائم کرلین، جودھپورکے راجہ نے شہنشاہ کو لکھا اورکہاکہ اگرحضوراون کتابون کو پڑہتے ہین جنکو تمام لوگ مقدس کہتے ہین توآپ دیکھینگے کہ خدا تمام بنی نوع انسان کا خُدا ہے نہ صرف مسلمانون کا خدا، حضوراپنی مسجدون مین خداکی عبادت کرتے ہین اورہندو اپنے مندرون مین، آپ کے پردادا اکبر تمام آدمیون پر مہربان تھے خواہ وہ یہودی ہون یا عیسائی، مسلمان ہون یا ہندو، اسی طرح پہلے کے دوشہنشاہ تھے یعنی آپ کے دادا اوروالد بزرگوار لیکن حضوراپنی ہندورعایاکو پامال کررہے ہین، اورنگ زیب ایک عمدہ بادشاہ ہوسکتا تھا اگراوسکی تمام رعایا مسلمان اوراوس خاص فرقہ کی ہوتی جوسنی کہلاتا ہے، اورنگ زیب ایک روکھا اورسخت سرد دل آدمی تھا، وہ شریف اورسخی نہ تھا، اوس سے بہت سے آدمی ڈرتے تھے اوس سے کسی نے محبت نہ کی یہان تک کہ خوداوسکے بیٹے درحقیقت اوس سے خوف کھاتے تھے، (صفحہ ۸۰، ۸۱، ۸۲)

مارسڈین ہسٹری سے مسلمان کسقدرآزردہ ہین اسکا قیاس اس سے ہوسکتا ہے کہ شعبہ تصحیح کے قیام کا جب ابتداءً اعلان کیاگیا تواطراف ہندوستان سے متعدد اصحاب نے سب سے پہلے اسی کتاب کی طرف توجہ دلائی، مارسڈین ہسٹری کے

علاوہ الہ آباد مین مٹر یکولیشن مین ڈیلافوس صاحب کی ہسٹری ہے جسکا صرف ایک مقام ہم آپ کو سنائے دیتے ہین "اسلام بنفسہ اپنی تعلیم اور اپنے مذہب مین شامل کرنے مین بودہ مذہب کے بالکل مخالف ہے ۔ ....

پیروان بودہ کو اپنے مذہب کی اشاعت مین صلح کن طریقون سے کام لینے اور غیر مذہب والون کے ساتھہ نرمی کا طریقہ اختیار کرنے کی ہدایت کی گئی ہے ، برخلاف اسکے مسلمانون کو تاکید کیگئی ہے کہ وہ غیر مذہب والون کے ساتھہ جنگ کرین اور اگر ضرورت پڑے تو اپنے عقیدے کو تلوار کی نوک سے منوانے پر مجبور کرین ، ایک ایسا مذہب جیسا کہ اسلام ہے مشتعل اور خونخوار عربون کے طبائع کے بالکل مناسب تھا جنھون نے نہایت شوق و ذوق کے ساتھہ اس مذہب کو آغوش مین لیا اور وہ اپنے پیغمبر کے ارشاد کے پورا کرنے کے شوق مین دنیا کو فتح کرنے اور مذہب پھیلانے کے لیے اپنے مذہب کے سفید جھنڈون کے نیچے قرب و جوار کے ممالک مین جوق جوق اُمنڈ آئے (صفحہ ٦٦)

ان تمام غلطیون کا انتخاب مضمون کی صورت مین کیا گیا اور جولائی سنہ ۱۹۰۹ع کے تمام اسلامی اخبارات مین شایع کرایا گیا ، جسکے ساتھہ ان سے یہ درخواست بھی کیگئی تھی کہ وہ یونیورسٹی سے اس کتاب کے خارج کرنے کی تحریک کرین ۔

تمام اسلامی اخبارات کے عموماً وطن اور پیسہ اخبار کے خصوصاً ہم مشکور ہین کہ اوٖنھون نے اپنے خاص مضامین کے ذریعہ سے یونیورسٹی کو اس طرف توجہ دلائی بلکہ ناشکری ہوگی اگر ہم بعض ہندو اخبارون کے اڈیٹرون کا شکریہ نہ ادا کرین کہ اونھون نے بھی اس تحریک کے ساتھہ ہمدردی ظاہر کی ، بعض انگریزی اخبارون نے بھی اس طرف توجہ کی لیکن ان مضامین سے یونیورسٹی پر کوئی اثر نہین پڑا اس لیے خاص کوشش کی

ضرورت ہوئی، چنانچہ اس سلسلہ مین پہلے مارسڈن صاحب کی ہسٹری کے متعلق رجسٹرار صاحب الہ آباد یونیورسٹی کو ایک یادداشت بھیجی گئی اور اوسکے اخراج کی تحریک کیگئی، صاحب موصوف نے سررشتہ ڈائرکٹر صاحب صوبجات متحدہ کو اس باب مین جو کچھ لکھا اور جو جواباً شعبہ کے دفتر مین بھی بھیجا گیا وہ حسب ذیل ہے،

نمبر (۷/۲۳۴) ۲۸ - اگست ۱۹۱۰ء از اجلاس ایم جی وے کول صاحب - ایم - اے - رجسٹرار یونیورسٹی الہ آباد بنام ڈائرکٹر سررشتۂ تعلیم صوبجات متحدہ " حسب ہدایت سنڈیکیٹ کمیٹی یونیورسٹی ہذا رپورٹ مورخہ ۳ جولائی ۱۹۱۰ء منجانب شمس العلما مولانا شبلی نعمانی بھیجتا ہون جسمین یہ درخواست کیگئی ہے کہ تاریخ ہندوستان مولفہ مسٹر اے - مارسیڈن نصاب کورس ٹڈل کلاس سے بالکل خارج کردی جائے بجاے اسکے تاریخ ہندوستان مولفہ ایف ڈیلافوس بعد چند ترمیمات کے داخل کیجائے، لہذا آپ سے استدعا کیجاتی ہے کہ مندرجۂ بالا مضمون پر رپورٹ کرین"

یونیورسٹی نے اس یادداشت کی اطلاع خود مصنف کو یعنی مارسڈن صاحب کو بھی دی کیونکہ وہ اتفاق سے اوس وقت ہندوستان مین تھے، اُنھون نے نہ صرف خط وکتابت سے اس مسئلہ کو طے کرنا چاہا بلکہ خود لکھنؤ آنے کی زحمت گوارا کی اور شمس العلما مولانا شبلی نعمانی سے زبانی حسب یادداشت پیش کردہ یونیورسٹی وعدہ کیا کہ وہ اپنی تاریخ سے قابل اعتراض مقامات کو خارج کردینگے، کلکتہ پہونچکر اپریل ۱۹۱۱ء مین ادنھون نے حسب ذیل خط لکھا -

(یکم اپریل از کلکتہ) مائی ڈیر مولوی صاحب، مین آپ کو تکلیف دینا نہین چاہتا، اس تحریر کا منشا یہ ہے کہ ہندوستان مین میرا زمانہ قیام قریب ختم ہے،

بس ایک ہفتہ اور کلکتہ مین رہنا باقی ہے، قبل روانگی مجھے اپنی تاریخ کے طبع ثانی کا انتظام کرنا چاہیے، یہان کے چلے جانے کے بعد عمدہ طریقے سے اسکا انجام دینا نہایت مشکل ہوگا، مین آپ سے حسب ذیل عنایت کا خواستگار ہون،

(۱) مسٹر ٹوی لافوس ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن کو اس مضمون کا خط لکھے کہ چونکہ مسٹر مارسیڈن نے طبع ثانی مین اپنی تاریخ سے اُن چند سطور کا نکالدینا منظور کرلیا ہے اسلیے اب کتاب سے مجھے کچھ تعرض نہین ہے اور اس لیے مین اپنا وہ خط جو اونکی تاریخ کے متعلق آپ کو لکھا ہے واپس لیتا ہون،

(۲) ایک انگریزی اور ایک اردو کتاب مین حاشیہ مین اُن اصلاحات کو جو آپ کرانا چاہتے ہین، میرے پاس بھیجدیجیے، مین آپ کی قیمتی ہدایات کی پوری تعمیل کرونگا، میرا پتہ سرورق پر لکھا ہوا ہی، مین ہون آپکا مخلص اے مارسیڈن

اسکے بعد شعبہ نے ۱۳ اپریل ۱۹۱۲ء کو جناب ڈائرکٹر صاحب الہ آباد کو حسب ذیل خط لکھا،

جناب من! مسٹر مارسیڈن کے خط کی نقل آپ کی آگاہی اور معائنہ کیلیے منسلک ہے، وہ اپنی تاریخ ہند سے چند فقرے نکال دینے کے متعلق جو قابل اعتراض ہین میرے خیالات معلوم کرنے کے خواہشمند ہین، بات یہ ہے کہ کتاب کے اوس حصہ کا عام لہجہ جسمین مسلمانون کی تاریخ سے بحث ہے نسبتاً غیر منصفانہ ہی اور اسکا تو کچھ کہنا ہی نہین ہے کہ کتاب مین بہت سے واقعات غلط بیان کیے گئے ہین۔ کتاب کے پہلے حصہ مین جسمین ہندؤن کا ذکر ہے کوئی ایسی بات معلوم نہین ہوتی جس سے اونکے قومی حساس کو گزند پہونچے مگر اسکی وجہ ممکن ہے یہ ہو کہ کتاب مذکور کی

اُردو تالیف ترجمہ مین ایک ہندو جنٹلمین کا نام بھی شامل ہے، محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس نے ایک سب کمیٹی اس غرض سے قائم کی ہے کہ صوبہ آگرہ واودھ مین جو کتابین اسکول مین داخل نصاب کیجائین وہ اونکی جانچ پڑتال کرے، اسکے سکرٹیری مسٹر آفتاب احمد خان لکھتے ہین کہ کتاب مذکور کمیٹی کے زیرغور ہے اور اوسکا نتیجہ عنقریب شایع کیا جائیگا،

بہرحال اگر مسٹر مارسیڈن قابل اعتراض فقرون کے نکال دینے اور اُن غلط بیانات کی جواوسمین پائی جائین تصحیح کردینے کا وعدہ کرتے ہین تو مجھے نظرثانی کردہ کتاب کی اشاعت و استعمال مین کچھ عذر نہوگا۔

اس خط کے جواب مین ۱۰ جولائی ۱۹۱۱ء کو شعبہ کے نام ڈائرکٹر صاحب الہ آباد کا حسب ذیل جواب نمبری (۱۷۸۰) آیا

منجانب آنریبل مسٹر سی ایف ڈیلا فوس ایم۔ اے ڈائرکٹر صیغہ تعلیمات عامہ صوبہ متحدہ۔

بخدمت جناب مولوی سید سلیمان صاحب سکرٹری صیغہ تصحیح اغلاط تاریخ اسلامی۔

جناب من۔ بحوالہ خط شمس العلما مولانا شبلی نعمانی مورخہ ۱۳۔ اپریل ۱۹۱۱ء، مین آپ کو اس امر سے مطلع کرنے کی عزت حاصل کرتا ہون کہ مسٹر مارسیڈن کے اوس خط کی نقل جسمین اُنھون نے اپنی تاریخ ہند سے قابل اعتراض فقرون کے نکال دینے کا وعدہ کیا ہے اور جسے آپ نے منسلک کرنا لکھا ہے۔ ابھی تک ہمارے آفس مین نہین پہونچی،

بہرحال راستہ یہان تک طے ہوچکا ہے جس سے قیاس ہوسکتا ہے کہ اگر

چند سال تک اس قسم کی کوششین رہین تو یونیورسٹیان اس قسم کی کتابون سے پاک ہوسکتی ہین لیکن بڑی مشکل ایک اور ہے اور وہ یہ ہے کہ بعض کتابین ایسی ہین جنمین کوئی بات بظاہر قابل اعتراض نہین، لیکن کتاب کا ٹون اور لہجہ ایسا ہی جس سے کہین تو تمسخر اور کہین تحقیر سمجھی جاتی ہے، ان کتابون کا کیا علاج ہے ؟ بالفرض اگر مسلمانون کی چیخ پکار سے یہ کتابین یونیورسٹیان اسوقت نکال دین تو آیندہ کے لیے ہمکو کیا اطمینان ہوسکتا ہے کہ اس قسم کی کتابین دوسرے سال پھر نہ داخل کردیجائینگی؟ نیز اور چند مشکلات قابل ذکر ہین اول یہ کہ غیر مسلمان یونیورسٹی کے مختلف صیغون مین بھرے ہوے ہین اور انھین کی تالیفات داخل نصاب ہوتی رہتی ہین، یہ کتابین عام طور سے ایسی ہوتی ہین کہ اُنمین اسلام اور تاریخ اسلام کے متعلق جو الفاظ استعمال کیے جاتے ہین اونکا نمونہ آپ کے سامنے پیش کیا جاچکا ہے ۔

اسکے علاوہ ہم آپ کو دکھانا چاہتے ہین کہ ایک شخص کو ایک تاریخ کے مرتب کرنے مین بغیر کسی اعتراض کے دوسرون کی قومی و مذہبی تحقیر کے ساتھ اپنے مناقب قومی و مذہبی کے ذکر کے کس کس قسم کے مواقع مل سکتے ہین ۔

الہ آباد یونیورسٹی مین دو کتابین داخل ہین، پہلی کتاب مینول جغرافیہ ہی جو کرسچین لٹریچر سوسائٹی فار انڈیا کی تصنیف ہی عیسائیون کا قومی حیثیت سے ہندوستان مین کوئی پایہ نہین ہے، اب آپ بغور دیکھین کہ ایک عیسائی سوسائٹی جغرافیہ کے مباحث مین جس سے قوم و مذہب کو کوئی تعلق نہین کس طریقہ سے دوسری قومون کے مقابلہ مین اپنی عظمت مسلمان اور ہندو بچون کے دل مین قائم کرتی ہے، اس

کتاب کے حسب ذیل فقرون پر غور کرو "یہودیت، عیسائیت، اسلام سکھاتا ہی کہ خدا ایک ایسی ذات ہے جس نے انسان پر اپنے آپ کو خود ظاہر کیا ہے، یہودیت عہد عتیق پر مبنی ہے، عیسائیت عہد عتیق کو تسلیم کرتی ہے لیکن اوسکے ساتھ عہد جدید کا بھی اضافہ کرتی ہے، اور وہ خدا کے اوس کامل الہام پر مشتمل ہے جسکو اوسنے ایک انسان میں اور عیسیٰ مسیح کے کامون مین آدمیون پر ظاہر کیا ہے، اسلام قرآن پر مبنی ہی، عیسائیت سب سے زیادہ دنیا کی ترقی یافتہ اقوام کا مذہب ہے" (صفحہ ۴)

حضرات! ایسی یونیورسٹی کو جسے ہندو، مسلمان، اور عیسائی سب کے ساتھ یکسان تعلق ہے، کیا حق ہے کہ چند مذاہب کے ذکر کے موقع پر کسی خاص مذہب کی نسبت اتنے تعظیمی الفاظ کا اضافہ کرے، اسکے بعد سوسائٹی کے جغرافیہ مین لکھا ہے " ہر مذہب کے پیرو دن کی ٹھیک تعداد معلوم نہین ہو سکتی تخمینہ یہ ہے عیسائیت (۴۷) کرور، یہودیت اسی لاکھ، اسلام اونیس کرور، ہندو بیس کرور، بودھ بیس کرور اسی لاکھ اور دیگر مذاہب تیس کرور چالیس لاکھ" صفحہ ۴۷

اس فقرے مین کسی مذہب پر نا جائز حملہ نہین لیکن سوال یہ ہے کہ بیس کرور ہندو اور تینتالیس کرور عیسائیون کے مقابلہ مین مسلمانون کی صرف اونیس کرور تعداد کیا اونکی تحقیر نہین ہے اور تحقیر نہو تو کیا خلاف واقع نہین ہے؟

ہم فرض کرتے ہین کہ ہندوستان مین صرف چھ کرور مسلمان ہین، چین مین کم از کم چار کرور ہین، ملیشیا مین کم از کم چار کرور ہین، ایران مین کم از کم ایک کرور، افغانستان مین کم از کم ایک کرور، روس مین کم از کم تین کرور، مصر مین ایک کرور، ٹرکی و عرب و شام مین تین کرور، افریقہ مین کم از کم چھ کرور، مختلف جزائر و ممالک یورپ جیسے آسٹریلیا

بلگیریا، یونان، کریٹ وغیرہ وامریکہ مین ایک کرور مجموعہ تقریباً تیس کرور ہی، ایک اور جگہ بھی ہندوستان کے تمام مذاہب کے متعلق دو دو لفظ لکھکر حسب ذیل تفصیل درج کردی ہے،

"عیسائیت اب ہندوستان کے مختلف حصون مین ترقی کررہی ہے، یہان پر ٹسٹنٹ مشنری ٹرنیکوسار پر ۱۷۰۵ء سے شروع ہوی اب ہندوستان مین قریب قریب تیس لاکھ کے عیسائی ہین اور اونکی تعداد ہر سال بڑھتی جاتی ہے، انمین تقریباً ایک ثالث پر ٹسٹنٹ اور باقی رومن کیتھولک اور شامی عیسائی ہین، کئی صدیون سے شامی عیسائی جنوبی اور مغربی سواحل پر آباد ہین" صث۸

یہ سب کو معلوم ہے کہ چین مین مسلمانون کی تعداد کافی ہے، لیکن سوسائٹی کی نظر مین چین مین مذہبی مردم شماری کے ذکر کے موقع پر اسلام کے ذکر کی ضرورت نہین لیکن عیسائیت جو ابھی وہان بالکل اجنبی ہے اوسکے ذکر کی ضرورت ہے،

دوسری کتاب جسکا مین اس وقت حوالہ دینا چاہتا ہون وہ رمیش چندردت کی تاریخ ہے اسمین گو کسی مذہب و قوم کو برا نہین کہا گیا لیکن ہندو عہد مین ہندؤن کے دور ترقی کا اس مبالغہ کے ساتھ اس مین ذکر کیا گیا ہے اور اون کے علوم و فنون اور تمدن کی تصویر اس طرح کھینچی ہے جسکو دیکھکر یقین ہو جاتا ہے کہ اس قوم کے مقابلہ مین دنیا کی کوئی قوم نہین پیش کیجا سکتی،

ہمارے مسلمان اہل قلم کو جو یونیورسٹیون سے متعلق ہین اسکی طرف اول تو کوئی توجہ نہین، دوسرے اگر کسی نے کوئی تاریخ لکھی بھی تو محاسن عہد اسلام اوسکے قلم سے نہین نکلتے، مثلاً عبدالکریم بی۔اے۔ کی ہسٹری پیش نظر ہے جو کلکتہ یونیورسٹی مین داخل ہے، ایک اور مشکل یہ ہے کہ انگریزی اور اردو کے سوا کورس کی جو کتابین

مرہٹی اور ہندی وغیرہ دوسری زبانون مین پڑہائی جاتی ہین اونکی اصلاح کی کیا صورت ہے؟ مرہٹی زبان مین جو کورس ہے اوسمین عالمگیر کی عزت وشرافت تک پر حملہ کیا گیا ہے، ممالک متوسطہ کے مقامات جبلپور و ساگر وغیرہ مین ہندی کی پستکین جاری ہین جنکو ہندو مسلمان سب پڑہتے ہین، ایک ہندی پستک حصہ سوم صفحہ ۲۸ سطر ۴ و ۵ مین ہے، "مسلمانون نے اپنا دہرم تلوار کے زور سے پھیلایا" کیا ایک عام یونیورسٹی کی کتب نصاب مین کسی مذہب کے متعلق ایسے الفاظ مناسب ہین ؟

اس موقع پر یونیورسٹی سے دو باتین قابل سوال ہین، مذہب اسلام کی جو حقیقت انگریزی تاریخی کورس مین ظاہر کی جاتی ہے اوسکی ضرورت یون پڑتی ہے کہ اسلامی عہد کے ذکر مین افغان فاتحین کا ذکر آتا ہے، افغانون کے ذکر کے ساتھہ مصنفین یونیورسٹی کو یہ بتانا پڑتا ہے کہ ان کا مذہب کیا تھا اور یہ بھی بتانا پڑتا ہے کہ ان اقوام مین اسقدر شجاعت کیون ہے ؟

ناچار ان دونون کا جواب دینا پڑتا ہے کہ ان کا مذہب اسلام تھا، جسکے یہ اوصاف ہین اور اونکی شجاعت اوس خونخوار مذہب کا اثر ہے، لیکن سوال یہ ہے کہ اگر قوم کے ذکر کے موقع پر اوسکے مذہب کا خصوصیت کے ساتھہ ذکر ضروری ہے تو ہندو عہد مین ہندوؤن کی مذہبی تعلیمات کا اور انگلش عہد کی ابتدا مین عیسائیت کی تاریخ کیون نہین بیان کیجاتی، اور اگر فاتح قوم کے مذہب کا ذکر ضروری نہین تو پھر خواہ مخواہ صرف مسلمانون کے سر پر یہ احسان کیون ہے؟

دوسری بات یہ ہے کہ ہر قوم مین بھلائیان اور برائیان دونون ہوتی ہین، تاریخ کا فائدہ یہ ہے کہ اوسکو دیکھکر اور سنکر انسان اس سے فائدہ حاصل کرے،

مسلمانون کے عہد کی صرف برائیان چن لینا اور بھلائیان چھوڑ دینا انصاف کا کہان تک مقتضا ہے اور اس سے اسکولون کے بچون کو بجز اس بات کے کہ مسلمانون کی برائیون کے واقعات از بر ہو جائین اور کس قسم کا فائدہ پہونچ سکتا ہے ؟

ان تمام امور کی تفصیل کے بعد مشکلات بالا کے حل کرنے کی حسب ذیل تجویزین پیش کیجاتی ہین،

(۱) سب سے بڑی ضرورت یہ ہے کہ ارباب قلم کو توجہ دلانا چاہیے کہ وہ ہندوستان کی ایک ایسی اسلامی تاریخ لکھین جو یونیورسٹی کورس مین داخل کرائی جائے، اور بغرض ترغیب اس قسم کی تاریخ لکھنے والون کے لیے انعام مقرر کیا جائے،

(۲) چونکہ یونیورسٹی کی تعلیم نے عام طور سے ہندوستان کی اسلامی تاریخ کے متعلق نہایت کثرت سے غلط معلومات پھیلا دی ہین اسلیے ضرورت ہے کہ عہد اسلام کی ایک مفصل اور محقق تاریخ نہایت استیعاب کے ساتھ لکھی جائے اور وہ شعبہ کی طرف سے شایع کیجائے،

(۳) ہر صوبہ مین مسلمانون کو اپنی اپنی یونیورسٹی کی کتب نصاب کی نگرانی کیطرف توجہ دلائی جائے،

اس صیغہ کی رپورٹ کے بعد شمس العلما مولانا شبلی صاحب نعمانی کی وہ بیش بہا تقریر شروع ہوئی جو دار العلوم کی ضرورت پر آپ نے کی تھی اور جسمین آپ نے کافی طور سے دار العلوم کے مقاصد و اغراض پر روشنی ڈالی اور اوسکی ضرورت کو بہت خوبی سے ظاہر فرمایا تھا، اس موقع پر ہم وہ تقریر درج کرتے ہین۔

تقریر شمس العلما مولانا شبلی نعمانی

ندانم این کہ سر رشتہ در کجا بندست ۔۔۔ کہ آہ من بکشیدن نمی شود آخر

حضرات مین اس موضوع پر صرف آج ہی نہین کھڑا ہوا ہون۔ بلکہ کہنے کو کئی بار کہہ چکا ہون، لیکن یا تو لوگون کا دل نہین تھا یا میرے زبان نہین تھی اس لیے مجھے غالب کا یہ شعر کہنا پڑتا ہے کہ ؎ یارب وہ نہ سمجھے ہین نہ سمجھین گے مری بات ؛ دے اور دل اُنکو جو نہ دے مجھکو زبان اور ؛ حضرات مسئلہ اولین یہ ہی بلکہ مقدم مسئلہ یہ ہے کہ آپ اتنے دور دراز مقامات سے جو بلائے گئے ہین، آپ کو جو یہ تکلیف دی گئی ہے، آیا کسی ضروری کام کے لیے آیا حقیقت مین کوئی ضروری چیز ہے یا جس طرح ایک شخص کے گھر پر تقریب ہوتی ہے یا شادی ہوتی ہے تو وہ اوسکی ضرورت خاص ہے، اگر وہ اپنے احباب اور دوستون کو بلاتا ہے اور لوگ اوسکی خاطر سے چلے آتے ہین۔ لیکن یہ مسلمہ ہی کہ وہ کوئی ضرورت عام نہین ہے، کیا اس حیثیت سے آپ صاحبان تشریف لائے ہین۔

حضرات اس وقت قوم کو اتنی ضرورتین پیش ہین، اسقدر قوم مختلف مصائب مین گرفتار ہو رہی ہے کہ اگر وہ اپنا وقت، اپنا مال، اپنا روپیہ اسی طرح سے ہر ایک کام پر ضائع کیا کرے تو قوم بالکل برباد ہو جائیگی اور اوسمین اتنی قابلیت نہین ہے کہ وہ اتنے مصارف کثیر کے لیے روپیہ لائے نہ اوسکا وقت اتنا ارزان ہے کہ جسے وہ ضائع کر سکے، ہمارے ایک شاعر نے کہا ہے ؎ فکر معاش ذکر بتان یاد رفتگان ؛ دو دن کی زندگی مین بھلا کیا کرے کوئی ؛ اس لیے سب سے پہلے ہمارے حاضرین آڈینس کا یہ کام ہونا چاہیے

کہ خود کل مسلمان مطالبہ کرین کہ تم جو اترا نے ہو، اور تمام دنیا کے لوگون کے سامنے اعلان کرتے ہو کہ ندوہ ایک ضروری شے ہے، ندوہ حقیقت مین ایک ضروری شے ہے یا نہین ۔

اب حضرات اس بات کا زمانہ نہین رہا کہ لیڈر لوگ آپلو احمق بنالین اور جو کچھ وہ کہدین آپ اوسکو تسلیم کرلیا کرین، وہ زمانہ نہین رہا ہے کہ چند سر برآوردگان قوم (خواہ کسی حیثیت سے وہ ممتاز ہوگئے ہون) علانیہ تمام لوگون سے کہتے ہین کہ آؤ آؤ یہ ایک بہت ضروری چیز ہے، اور غریب آنکھین بند کیے ہوے اونکے پیچھے پیچھے چلے آتے ہین، اب زمانہ یہ ہے کہ خود جو لوگ کسی قوم کے ہین اور جو عام پبلک ہے وہ خود تصفیہ اس بات کا کرین کہ ہم سے لوگ کیا کہتے ہین اور ہمین کس راستے پر لیے آتے ہین، اوس سے بہتر کون زمانہ پیدا ہوسکیگا، عمرفاروق کے زمانہ سے بہتر کونسا زمانہ ہوسکتا ہے، جبکہ اونھون نے ایک موقعہ پر کہا کہ اگر مین خلاف شریعت کہونگا تو تم میرا کیا کروگے، تو ایک بدو کھڑے ہوکر کہتا ہے کہ مین تجھے سیدھا کردونگا، یہ کوئی وجہ نہین ہے کہ آپ خود اس بات کا فیصلا نہین کرتے آپ کو خود فیصلہ کرنا چاہیے کہ ندوہ حقیقت مین ضروری شے ہے یا نہین ہے، اگر نہین ہے تو یہان اتنے احباب ہین اتنے بزرگ ہین اتنے اہل اے ہین آپکو قطعی فیصلہ کرنا چاہیے حقیقت مین اس سے زیادہ افسوسناک اور کوئی بات نہین، ہمکو مسلم لیگ کا کام ہے، ہمکو یونیورسٹی کا کام ہے، ہمکو علی گڈھ کالج کا کام ہے اور ہمکو بچاسون کام ہین، اس لیے پہلے سب سے زیادہ مقدم کام یہ ہے کہ آپ ٹھنڈے دل سے نہایت صحیح منطق سے اور نہایت صحیح فلسفہ سے اور نہایت صحیح فیلنگ سے اس بات کا فیصلہ کرین کہ ندوہ حقیقت مین کوئی چیز قوم کے لیے ضروری ہے یا نہین، اگر نہین ہی تو صاف علیحدہ ہونا چاہیے، کسی کی پروا نہین کرنا چاہیے کسی کا اجارہ نہین ہی کوئی دوستانہ رشتہ نہین ہے یہ

قومی معاملہ ہو اور اگر حقیقت مین ضروری چیز ہے تو زیادہ توجہ اور زیادہ لطافت کے ساتھ آپ کا عمل ہونا چاہیئے، نہ اس طرح کہ آپ بذریعہ دعوت اور باصرار اور بجبر بلائے جائین۔ اس فیصلہ کے لیئے ندوہ کوئی ضروری شے ہی یا نہین، سب سے پہلے ہمکو یہ فیصلہ کرنا ہے کہ ہماری تمام نوعیت کا ہماری تمام ضرورتون کا ہماری تمام زندگی کا اور ہمارے تمام خیالات کا محور اصلی کیا ہے؟ کیا محور ہے کہ جسکے گرد ہم گردش کررہے ہین؟ جبتک ایک مرکز یا مقصد نہ قائم کرلیا جاوے کسی چیز کے ضروری یا غیر ضروری ہونے کا فیصلہ نہین ہوسکتا، ہر ایک قوم نے دنیا مین اپنا ایک محور قرار دیا ہے اور ایک منصوبہ قرار دیا ہے اوسکے گرد دورا کرتے ہین، ۔ ایک نظام شمسی افعال مین بھی جاری ہے، جس طرح نظام شمسی بھی آفتاب ہے اوسکے گرد تمھارے سیارے حرکت کرتے ہین، اور اوسکی طرف جذب ہوتے رہتے ہین اور اوسکی طرف مائل ہین، اوسی طرح انسان کی حرکات ارادات جذبات اور تمام اغراض کا ہمیشہ ہر شخص مین ایک نظام ہوا کرتا ہی، ایک محور ہوا کرتا ہے جسکے گرد اوسکے تمام خواہشات اور جذبات پھرا کرتے ہین، اسوقت ہمارا محور کیا ہے ہمارے تمام افعال اور ارادے کیا ہین، مثلاً یورپ ہے اوسنے اپنا محور قومیت قرار دیا ہے نیشن کو یعنی یورپین ہونے کو، جو شخص یورپین ہے اون کے نزدیک اوسکے حقوق دفعتاً بالاتر ہو جاتے ہین بہ نسبت اون تمام لوگون کے جو یورپین نہین ہین، یورپ کا ایک جاہل گنوار، ایک اُجڈ ایک بدتر سے بدتر فرد اونکے نزدیک ہم تمام شریف سے شریف شخصون سے اور ذات والے انسانون سے اور اعلیٰ نسب والون سے زیادہ رتبہ اور حق رکھتا ہے، کیون؟ اس لیے کہ اونکا محور اور اونکا مرکز خیال قومیت ہے، اسلیئے جہان یہ قومیت پائی جائیگی وہان اونکی تمام محبت، ہمدردی، جوش اور سب چیزین اوسکے گرد پیدا ہو جائینگی اور اگر یہ محور نہین ہے تو تمام چیزین اوس سے ہٹ جائینگی ۔

لیکن اب سوال یہ ہی کہ ہمارا محور اب کیا ہے، آیا جسطرح سے یورپ کا محور قومیت ہے ؟ یا جسطرح سے پارسیون کا محور اونکی نسل اور اونکا مجوسی ہونا ہے؛ اور کسی اور قوم نے جس نے کہ جغرافیہ اور زمین کی رو سے اپنا محور قرار دیا ہے جو کسی خاص ملک کے رہنے والے ہین، وہ سمجھتے ہین کہ جو اوس زمین سے پیدا ہوا ہے وہ ہمارا ہے اور ہم اوسکے ہین اور ہمارے عام جذبات اوس سے متعلق ہین آیا یہی ہمارا محور ہے، آپ فیصلہ کرینگے کہ ہماری قومیت ہماری نیشن ہمارا وجود نہ نسل ہے نہ ملک ہے نہ زمین ہے، ہماری ہستی ہمارا وجود کل کا کل مذہب اور فقط مذہب ہے (چیرز) آپ اس بات کا خیال فرما سکتے ہین اور آپ جان سکتے ہین، کہ ایک شخص جو کہ آج اس وقت تک چمار ہے اور جو بدترین فرد ہے ہندوستان مین نہ خود ہمارے نزدیک نہین خود اوسکی قوم کے نزدیک یعنی ہندو لوگون کے نزدیک اچھوت ہے شدر ہے اوسکو مطلقاً اجازت نہین ہے، اعلی سوسائٹی مین بیٹھنے کی اگر اوسکے کان مین علم کی آواز پہونچے تو اوسکے کان مین سیسہ پلا دینا چاہیے؛ اگر وہ چمار وہ ارذل ترین خلق آپ لوگون کے سامنے یہ کہدے کہ لاآلہ الا اللہ محمد الرسول اللہ تو کچھ فرق باقی نہین رہتا ہے ہم مین اور اوسمین (چیرز) اگر مسجد مین نماز کی جماعت ہو اور وہ چمار صف مین جاکر کھڑا ہو تو کوئی حق پہونچ سکتا ہے اس صدر کو یا کسی سلطان کو کہ وہ کہے کہ وہ تو چمار ہے اور مین سلطان ہون (چیرز) تو جب ہماری قومیت ہمارا وجود ہماری نیشن کل کی کل مذہب ہے تو ہمارا محور ہمارا مرکز گردش فقط مذہب ہے فقط دین ہے اور کوئی چیز نہین (مرحبا) جو شخص اس سے زیادہ کوئی چیز پیدا کرنا چاہتا ہے وہ جاہل ہے، اس بات کے تسلیم کرنے کے بعد کہ ہمارا مرکز خیال ہمارا مذہب ہے اب ہمکو یہ غور کرنا ہے کہ اس وقت ہم مذہب کے لیے ہندوستان مین کیا کر رہے ہین، جس چیز پر ہماری تمام زندگی موقوف ہے

اوسکے لیے ہم کیا کر رہے ہین ؟

حضرات غور کیجیے یہ خیال کرنے کی بات ہے یہ معترضہ جملہ عرض کرتا ہون ہمیشہ کام لینے والون کو دنیا کی اس بات کو تاکنا چاہیے اور اس بات پر غور کرنا چاہیے کہ اول کس چیز سے کام لینا چاہیے اور اونکو دیکھ لینا چاہیے کہ خود ایسی اشیا مین کہان تک مادہ اور گرمی اور قوت فاعلیہ موجود ہے اوس چیز کے متحرکات کو اور اوسکے جوش کو دیکھ لینا چاہیے کہ وہ چیز فوراً ابل پڑیگی اور فوراً مشتعل ہو جائیگی تمام چیزون مین ایک مخفی جوہر ہوتا ہی لیکن اوبھرا ہوا نہین ہوتا ، اوسکو اگر اوبھاروگے تو اوبھر جائیگا ، لیکن اگر جوہر نہین ہی تو کتنی ہی تدبیرین کیجاوین کتنا ہی زور ڈالا جاوے وہ مشتعل نہین ہوگا اور نہ اوبھریگا ، مسلمانون مین غور کرکے دیکھ لو اونمین بہت قومیت کے جذبات کو پیدا کیا گیا تعلیم کے بہت کچھ جذبات پیدا کیے گئے تمام چیزون کی طرف اونکو مائل کیا گیا اونکے جذبات کو منعطف کیا گیا بلکہ بہت جگہ ہمارے مسلمان خود مصر مین جہان سے ہمارے صدر صاحب تشریف لائے ہین وہان وطنیت کی فیلنگ کو پیدا کرنا چاہتے ہین ، ایک گروہ یعنی نیشن پارٹی پیدا ہوا ہے ، آیا یہ جذبات ہم مین آسانی سے مشتعل ہو سکتے ہین ؟ سخت ناکامی اسمین ہوئی ہے اور ہوگی ، ہماری جو نیشن ہے ہمارا جو وجود ہے ، اوسی جذبہ کو حرکت مین لانے سے کام نکلیگا ، اوسی جذبہ سے کام لینا ہے ، اوسی کو گرمانے سے ہم کام دیکھ سکین گے ، اور ہمارے پرزے متحرک ہو جائینگے -

اب یہ غور کرنا ہے کہ بقاے مذہب کے متعلق ہم مسلمان اس موجودہ حالت مین کیا کر رہے ہین -

حضرات ! اسلام پر ایک مدت مدید گذری ہے اسلام نے ہر قسم کا زمانہ پایا ہے

اور ہر قسم کے دور اس پر گذرے ہین، ہماری پچھلی تاریخ ہمارے لیے ایک ایسا نمونہ ہے کہ فقر و دولت مین افلاس اور غنا کی حالت مین، حکومت اور محکومیت بہی ہر قسم کے تجربے ہمارے اسلاف کے موجود ہین، ہم کسی حالت مین ہون ہمارے لیے ایک شمع ہدایت موجود ہے، اگر ہم اوسکو اختیار کرین تو ہم بے شبہ تمام کامون مین کامیاب رہین گے، ہمارے لیے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دور نہین گذرا ہے جو فقط محکومیت و مغلوبیت کا دور ہے جبکا جو کچھ مقتضے تھا عیسیٰ علیہ السلام نے اوسکی تلقین فرمائی، وہ ایسے گروہ کے لیے مناسب ہے جو انھین حالات مین ہو، لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے وہ زمانہ نہین پایا جبکہ وہ خود بادشاہ ہوتے اور اونکی کوئی رعایا ہوتی، اس لیے انجیل کے احکام اس قسم کی ضروریات سے خالی ہین - اب مین اصل مسئلہ کو چھیڑتا ہون، عملاً دیکھتا ہون کہ گذشتہ زمانے مین دو قسم کا دور اسلام پر گذر چکا ہے -

ایک وہ زمانہ ہے کہ ۱۳ برس تک جناب رسول اکرم صلعم مکہ معظمہ مین تشریف رکھتے ہین ایسی مظلومیت کی حالت مین ہین کہ نماز پڑہنا ممکن نہین، گھر سے نکلنا ممکن نہین وعظ کے لیے کھڑے ہوتے تو کافر پتھر مارتے، اُن کو زخمی کر دیتے ہین جس جگہ آپ وعظ دیتے ہین ایک شخص کھڑے ہو کر کہتا ہے کہ جھوٹ کہہ رہا ہے، جو لوگ آپ پر ایمان لانا چاہتے ہین اونکو گرم بالو پر لٹایا جاتا ہے، اون پر گرم پتھر رکھا جاتا ہے اور سنگسار کیا جاتا ہے اور اونسے فرمائش کی جاتی ہے کہو لات - عزا، وہ کہتا ہے - احدا - احدا - احدا (خدا - خدا - خدا)

اور ایک وہ زمانہ گذرا ہے کہ جناب رسول اکرم کی ہدایتین ہمارے لیے اس دور کے مناسب موجود ہین اور ہم اونسے فائدہ اوٹھا سکتے ہین مگر اسکے ساتھ جناب رسول اکرم

صلعم نے جو کچھ سکھلایا تھا فقط تھیوری میں تخیلات مین نہ تھے بلکہ عملاً دنیا کو ایک نمونہ دکھلا دیا تھا، خود اسلام پر ایک زمانہ ایسا بھی خدا نے گذارا جو دوسرا پہلو ہے زندگی کا یعنی حاکم ہو کر رہنا، غالب ہو کر، بادشاہ بن کر مدینہ منورہ مین واپس آئے، فتح مکہ نصیب ہوئی، وہ سرکش جنھون نے کیا کیا ستایا تھا، مغلوب ہو گئے، دب گئے، وہ دور پیش آیا کہ یا تو انھون نے سختی سے مجبور کیا تھا کہ آپ مکہ معظمہ سے تشریف لے جائین مدینہ منورہ کو یا وہ زمانہ آیا کہ دس ہزار صحابہ آپکے ساتھ مین شان و شوکت سے مکہ معظمہ مین داخل ہوتے ہین اُسوقت خود حضور کی آنکھین آبدیدہ ہو جاتی ہین کہ مین کس حالت سے نکلا تھا اور کس حالت مین واپس آیا، اس وقت آپ حرم محترم کے چوکھٹ پر کھڑے ہین اور اونھین کافرون کو جنھون نے جسم نبوی کو آزار پہونچایا تھا اور ستایا تھا آنحضرت اون سے مخاطب ہو کر فرماتے ہین اے لوگو تم جانتے ہو کہ مین آج تم سے کیا برتاو کرونگا اور ابھی تم سے کیا کرنے والا ہون؟ اب اون سے استفسار ہے کہ کچھ خبر ہے کہ آج مین تم سے کس طرح پیش آؤنگا، وہ لوگ بھی نباض تھے، سمجھتے تھے رسول اللہ کے اخلاق و عادات سب پر ظاہر ہو چکے تھے کسی نے کہا اے محمد تو شریف اور ہمارا بھائی ہے تو شریف بھتیجہ ہے، جن کو رسول اللہ کے بھتیجہ ہونے کا رشتہ تھا اونھون نے کہا کہ اے محمد تو شریف بھتیجا ہے کسی نے کہا کہ تو شریف بھائی ہے، رسول اللہ نے فرمایا کہ تم دوست ہو جاو سب کو چھوڑا کسی قسم کا مواخذہ نہین۔

ایک یہ دور پیش آیا ہمکو اسلام نے ہر دور کے موافق چلنے اور مثالین بتادی ہین اور ہم عمل کرسکتے ہین، ہم ایسی تقلید جامد مین نہین پڑ سکتے، ہمکو اگر آپ ایسی تقلید جامد مین رکھنا چاہتے ہین تو اب وہ زمانہ گذر گیا کہ خواہ آپ مذہبی لیڈر رہون یا دنیاوی لیڈر رہون اب ہم ایسی تقلید جامد مین گرفتار نہین ہو سکتے ہین ۷۰۰ برس کا جو دراز زمانہ پہلے تھا اوسکی

جو ضروریات اور حالات تھے اوسپر بھی ہم قائم رہے ہین اور اسی طرح سے ہم تمام باتون کو ایسی سختی کے ساتھ پکڑے ہین اور ذرا بھی اپنے لیے تغیر اختیار نہ کرین تو اسکے معنی یہ ہین کہ ہم فنا ہو جائینگے، اس کشمکش کے زمانہ مین ناممکن ہو کہ ہم کسی کا مقابلہ کر سکین، اس وقت ہم کو یہ فیصلہ کرنا ہے کہ زمانہ کہان نکل آیا ہے ضروریات مذہب اب کیا پیدا ہو گئین ہین، ان ضروریات مذہبی کے لیے ہمین اب کیا سامان پیدا کرنے ہین -

حضرات ناراض ہونے کی بات نہین ہے یہان تو آپ کو یہ حق ہے کہ مجھے گردن پکڑوا کر نکلوا دیجیے، لیکن سچ کہنے پر مجھے سزا نہ دیجیے، مین کہتا ہون کہ جب سو برس کے اندر کے زمانے کی ضرورتین خود ہمارے مذہبی امور کے متعلق اسقدر بدل گئی ہین کہ ایک قرن کثیر کا فرق پیدا ہو گیا ہے، اور اگر ہم لوگون کو ہمارے تمام پیشوا اسی حالت مین جکڑ کر کہنا چاہتے ہین کہ جس حالت مین ہم دو سو برس پہلے تھے، ہماری تعلیم ہمارا نصاب ہماری تمام ترقیان ہمارے تمام واقفیت السنہ اگر بالکل ابھی تک وہی قائم رکھی جاتی ہین جو آج سے دو سو برس قبل تھین تو کیونکر ہم مقابلہ کر سکتے ہین؟ آپ جانتے ہین کہ کیا ضروریات مذہب مین پیدا ہو گئی ہین؟ امریکہ مین ایک ریلیجس کانفرنس ہوتی ہے وہ اعلان کرتی ہے کہ دنیا بھر مین جو مذہب حق ہو وہ آئے، ایک میدان مقابلہ ہو اگر وہ اپنے سچے مذہب کو پیش کرے جسکے مذہب مین سچائی ہوگی ہم اوسکو تسلیم کرینگے، چند سال ہوے ایک مذہبی کانفرنس امریکہ مین قائم ہوئی اوسنے بہت بڑی فیاضانہ مہمانی گوارا کر کے تمام لوگون کو جمع کیا۔ حضرات عبرت کی بات ہے کہ اس امتحان کے موقع پر اس گھوڑ دوڑ مین، اس میدان مناظرے مین پارسی گئے، حالانکہ اونکا مذہب مذہب دعوت نہین ہے، اونھون نے اپنے مذہب کی حقانیت ثابت کی،

ہندو گئے، جوکہ دوسرے مذہب والون کو اپنے مذہب مین نہین بلا سکتے بغیر آریہ لوگون کے، اونمین ایک شخص تھا، اوسنے تقریر کی اوسکا لکچر مین نے اُردو مین ترجمہ کراکر چھپوا دیا ہے، وہ گئے، یہودی گئے، غرض دنیا کا کوئی مذہب اور دنیا کی کوئی قوم باقی نہین رہی جو اس میدان مناظرہ مین نہین گئی اور جسنے اعلان کے ساتھہ اپنے مذہب کی آزادی اور اپنے مذہب کی خوبی نہین بیان کی، لیکن اس کلیہ عام سے جو مین نے ابھی بیان کیا ہی اگر مستثنے رہے تو صرف ہمارے مسلمان بھائی، ایک داعی اور ایک واعظ اسلام کا امریکہ نہین گیا، بلکہ صرف ہندوستان سے بلکہ ایران سے مصر سے افریقہ سے قسطنطنیہ سے کسی جگہ سے کوئی شخص ایک بھی مسلمان نہین گیا۔

کیا فائدہ ہی اس تمام تعلیم سے جو تمام دنیا مین دی جا رہی ہی؟ کیا فخر کر سکتے ہین ترکون پر اس بات کا کہ وہ یورپ کے علوم و فنون جدیدہ سیکھہ رہے ہین! بیکار ہین جا بیجا یہ علوم و فنون جدیدہ جب اونھون نے یہ قابلیت پیدا نہین کی کہ وہ ایک ترک کو امریکہ بھیج سکتے جو امریکہ جاکر اونکی زبان مین مذہب اسلام کی تعلیم و تلقین کر سکتا، کیا ہمارے علما سبکدوش ہو سکتے ہین اپنے اس فرض سے؟ اپنی منطق سے، اپنے حیلے سے، اپنی حجتون سے کیا ہم کو مجبور و زیر کر سکتے ہین؟ گذر گیا وہ زمانہ اندھیر کھانے کا اب ممکن نہین کہ دنیا ان ضرورتون کو محسوس نہ کر سکے، اگر ہمارے پیشوایان دین ان ضرورتون کو رفع نہ کرینگے اور علوم و فنون جدیدہ کو نہ سیکھین گے اور اگر اُن زبانون کو نہ حاصل کرینگے اور اب بھی یہ فتوی جاری رکھینگے کہ اُن زبانون کا سیکھنا ناجائز ہے، تو اونکو منصب مقتدائی چھوڑ دینا چاہیئے اور علیحدہ ہو جانا چاہیے، مین نے ایک جزوی مثال اس بات کی پیش کی ہے کہ ہماری دنیوی ضرورتین بدل گئی ہین اور ہمکو کہان تک

زمانے کے ساتھہ منقلب ہوجانا چاہیئے کیا پہلو بدلنا ہے ہمکو دفعتًا زمانے کے ساتھہ اور اون ضروریات کے ساتھہ؟ اسلیے مختصرًا مجھے بتانا ہے اور دکھانا ہے کہ کیونکر دو یا تین مذہبی ضرورتین نئی پیدا ہوگئی ہین، ایک یہ کہ اس بات پر تو ہم مجبور ہین - گورنمنٹ موجودہ کے طریقۂ نظام سے کہ عام تعلیم جو گورنمنٹ نے ملک مین پھیلائی ہے ہم اوسکو حاصل کرین، اس سے گریز کرنا اپنے آپ کو برباد کرنا ہے، جن لوگون نے ابھی تک اس سے گریز کیا، وہ تمام میدان مقابلے مین دوسرے لوگون سے پیچھے رہ گئے، آپ دیکھتے ہین کہ وہ نبگال جہان سرلڈونا تھہ پیدا ہوتا ہے جو ہندوستان کا سب سے بڑا اسپیکر ہے، وہین کے کسی مسلمان صاحب کو بھیجیے کہ اوسکے سامنے بات تک نہین کرسکتے ہین اسکی وجہہ یہ ہے کہ وہ ہمیشہ الگ رہے ہے تعلیم عامہ مجاریہ سے، جب ہمکو اس سے مفر اور گریز نہین تو ہمکو اوسکے مقابلہ مین کیا کرنا چاہیے -

اب ایک گروہ ہمکو ایسا قائم اور زندہ رکھنا ملک مین ضروری ہے یا نہین جو مجبور نہو گورنمنٹ کی ملازمت پر، گورنمنٹ کی نوکریون پر، گورنمنٹ کی ملازمت اور نوکری کی وجہہ سے جس تعلیم پر وہ مجبور ہے وہ مجبور نہو بلکہ آزاد اور حر ہو اور وہ ایسی تعلیم حاصل کرے کہ جو ایک طرف تو مذہب اور اوسکے تمام معلومات سے پر ہو اور کامل ہو، دوسری طرف وہ انگریزی زبان و یورپ کے علوم و فنون کو حاصل کرسکے، آپ جانتے ہین کہ تقسیم عمل کی بنا پر تمام دنیا کام کرتی ہے، اللہ پاک نے تقسیم عمل کا اصول ہر شئے مین جاری کر رکھا ہے تمام انتظام عالم اس پر مبنی ہے ہم خود ایک جسم واحد ہین، لیکن سننے کا کام کان کے سپرد ہے، بولنے کا کام زبان کے متعلق ہے، سب کے کام بٹے ہوے ہین، اصول تقسیم عمل پر یہ کہنا حماقت ہے کہ مختلف لوگون کو مختلف کام حوالہ کردینا قوتون کو پراگندہ

کرنا ہے ہم آپ جانتے ہین کہ تمام چیز ایک مین جمع کرنا سخت حماقت ہے، ہمارے جسم مین بھی یہ تقسیم عمل جاری ہے، ہاتھ اور کام کرتا ہے دماغ اور کام کرتا ہے، زبان اور کام کرتی ہے، پاؤن اور کام کرتے ہین، بلکہ سب علیحدہ علیحدہ کام کرتے ہین۔ یہی تقسیم عمل اللہ پاک نے خود ہم لوگون کو قرآن مجید مین سکھائی تھی، اللہ تعالی عالم الست ہی ہمیشہ کے حالات سے جو کچھ ہین اور جو آئندہ ہونے والے ہین اون سب سے واقف ہے۔

آپ خیال فرمائیے کہ جب مکہ معظمہ اور مدینۂ منورہ مین ہمہ تن اسلام تھا، کوئی ضرورت صحابہ کو اور مسلمانون کو نہ تھی فقط دین و مذہب ہی اونکی دنیاوی ضرورتون کے لیے کافی تھا، اُن کو نہ نوکری کی حاجت تھی اور نہ ملازمت کی، اس وجہ سے کہ فتوحات ہوتی تھین ایک طرف تو ثواب جہاد اور دوسری طرف مال غنیمت ہم خرما وہم ثواب، مگر اوس وقت بھی ہماری شریعت نے ہماری غیرت نے ہمارے اللہ پاک نے یہ حکم نہین دیا کہ تمام جہان صحابہ ہو، سب فقیہ بن جائین، سب مفسر بن جائین، سب واعظ بن جائین، سب مولوی ہو جاوین یہ نہین تھا، اللہ پاک نے فرمایا، تمام گروہ مین سے ایک گروہ تجویز ہونا چاہیے کہ جسکا کام ہے تفقہو حاصل کرنا مذہب مین، جسکی خدمت ہو امر بالمعروف کرنا و نہی المنکر جو تمام قوم کے لیے بمنزلۂ دل و بمنزلۂ دماغ ہی یہ فرقہ کہین ہے آج، کیا آپ اس دعوے کے پیش کرنے سے کہ آپ بوجہ دنیوی ضرورتون کے اور بوجہ فکر معاش کے انگریزی تعلیم اور گورنمنٹ کی تعلیم پر مجبور ہین، اس لحاظ سے آپ اس فرض سے بھی سبکدوش ہونا چاہتے ہین کہ ۶ یا ۷ کروڑ سے زائد مسلمانون کی آبادی ہو اوسمین وہ فرقہ جسکا اللہ پاک نے ذکر کیا نہ موجود رہے اور اگر وہ گروہ باقی نہ رہا تو کیا ہمارا مذہب آئندہ باقی رہ سکتا ہے؟

حضرات جو لوگ جانتے ہین وہ جانتے ہین اور جو نہین جانتے ہین اونکو جاننا چاہیئے کہ ہمارے یہان فرض کی اللہ پاک نے دو قسمین بیان کی ہین ہماری شریعت مین فرض کی دو قسمین ہین فرض عین و فرض کفایہ؛ فرض عین تو وہ ہے جو ہر شخص پر فرض ہو اور آپ کے ادا کرنے سے میرا فرض ادا نہین ہوتا اور میرے ادا کرنے سے آپ کا فرض ادا نہین ہوسکتا ظہر کی نماز کے لیے یہ بات نہین ہوسکتی کہ آپ میری طرف سے پڑہ لین لیکن ایک فرض کفایہ ہوتا ہے، فرض کفایہ وہ ہے کہ اگر محلہ بھر مین ایک شخص نے اوس فرض کو ادا کر دیا تو سب سبکدوش ہو سکتے ہین سبکدوشی مین تو یہ آسانی ہے لیکن مواخذے مین سب کے سب دہرے جاتے ہین، وہ تنہا ہی گنہگار نہین ہے بلکہ شہر کا ایک ایک فرد گنہگار بلکہ شہر کے دس ہزار کے دس ہزار آدمی گنہگار ہین، ثواب پانے مین وہ ایک شخص اور عذاب کے پانے مین وہ سب کے سب گرفتار ہین، اب ایک فرقہ ایسا پیدا ہونا چاہیے جسکا ذکر قرآن شریف مین ہے جو ہادی دین ہو، یہ ایک فرض عینی نہین ہے کہ ہر ایک پر فرض ہو ہر مسلمان پر واجب آئے چاہے عالم ہو یا محدث بلکہ فرض کفایہ ہے، یعنی ۷ کرور مسلمانون کا یہ فرض ہے کہ اپنی ہی قوت سے اپنی ہی ہر قسم کی اعانت سے اپنی ہی ہر قسم کی جد و جہد سے اس ایک فرقہ کو ہندوستان مین اور جہان جہان مسلمان ہون باقی رکھین، جو اس خدمت کو انجام دین ما مجھ سے ہمیشہ یہ سوال کیا جاتا ہے اور سب سے زیادہ مسئلہ لاینحل طلبا ندوہ کے متعلق یہ سمجھا جاتا ہے کہ یہ لوگ جو ندوہ سے پڑہ کر نکلتے ہین کہان جاینگے اور کیا کرینگے اور کہان سے کھائینگے؟ یہ ہمارے اوپر ایک بار ہے ایک بوجھ ہے ہم اسے کیونکر برداشت کرینگے، معاف کیجیے یہ اونسے پوچھنے کی بات ہے یا تم کمبختون کے پوچھنے کی بات ہے، اب تم سے یہ سوال ہے کہ ایسے گروہ کا پیدا کرنا اوسکی اعانت اور اوسکا زندہ رکھنا

تمھارا فرض ہے یا نہین؟ کیا یہی اصول تمام یورپ مین جاری نہین ہے اور فیلوشپ کے
تمام اصول خود اون قومون مین جاری نہین ہین جو بیدار ہین جو وعظ کہتے ہین اور تمام دنیا
مین تعلیم پھیلاتے ہین؟ قوم خود اونکی مدد کرتی ہے، کیا وہ گورنمنٹ سے روپیہ یا تنخواہ مانگتے
ہین؟ نہین ہرگز نہین، کوئی شخص نہین بتا سکتا کہ گورنمنٹ ان باتون مین مدد دیتی ہو،
آپ کو معلوم ہے کہ مذہب کا جو فنڈ انگلستان مین ہر اور جو مذہبی ضروریات مین خرچ کیا
جاتا ہے اوسکی اقل سے اقل تعداد سالانہ دو کروڑ ہے جسمین ایک پیسہ بھی گورنمنٹ کا نہین
ہے بلکہ قوم کا ہے، کیا تم کو یہ دعویٰ ہے کہ تم دنیوی ترقی مین آزادی خیال مین اور وسعت
مشرب مین جرمن اور انگلستان سے بڑہ گئے یا بڑہ جانا چاہتے ہو؟ اگر یہ نہین ہر تو یہ سوال
معنًا خود آپکی طرف اولٹتا ہے، کہ تم خود کتنے بخیل، کتنے شقی اور کتنے کودن ہو، یہ ہمسے سوال
کرنے کی بات ہے یا تم سے؟ اس لحاظ سے اس مسئلہ کو بالکل پس انداز کرنا چاہیے، یہ کہنا غلط
ہے کہ ہر شخص جو عضو معطل ہو وہ اوسی طرح فکر معاش کرے جیسا کہ وہ گروہ جو کام کرنا چاہتا ہو،
اوسکو مطمئن کرنا اور اوسکو اپنی ضروریات سے آزاد کرنا یہ تمھارا فرض ہے، ہندؤون نے برہمنون
کے ساتھہ کیا کیا، اونھون نے برہمنون کا ایک فرقہ بنایا برہمن کوئی ذات نہین تھی، ہندؤن
نے اسقدر عمدہ تقسیم کی تھی کہ مین نثار ہو جاتا ہون اونکے اس مسلک پر، اونھون نے اپنے
لیے ایک گروہ برہمنون کا پیدا کیا اسی اصول تقسیم عمل کی بنا پر ایک گروہ قوم مین وہ ہے جو
نہ زمینداری کرے اور نہ جائداد پیدا کرے نہ تجارت کرے نہ صنعت و حرفت پیدا کرے، بلکہ
ایک عضو معطل جو تمام کامون سے رہا ہو آزاد رہے، مگر وہ تمام علوم کی حفاظت کرے تمام
مراسم مذہبی کی حفاظت کرے تمام اخلاق قوم کی حفاظت کرے اوسکا نام اونھون نے برہمن
رکھا، مگر وہ اس بات کو جانتے تھے کہ ایسا گروہ یقینًا باقی نہین رہ سکتا جبتک کہ قوم کیطرف سے

کوئی احترام نہ کیا جائے، یہ توآپ کو معلوم ہے کہ اونھون نے برہمنون کا کہان تک احترام کیا،
اونکے یہان حکم ہے کہ اگر برہمن کسی شخص سے کہدے کہ مجھے کھانا دو اور وہ نہ دے تو پھر
اوسکی نجات کا کوئی طریقہ نہین ہے وہ پاپی ہے وہ بخشا نہین جا سکتا، ایک بڑے سے بڑا
بادشاہ اور بڑے سے بڑا راجہ برہمن کے پاس آکر اوسکے پاؤن پر سر رکھتا ہے اور فخر کرتا ہے
اس بات پر کہ اوسنے ایک برہمن کے پاؤن پر سر رکھا، کیونکہ اس وقت وہ ایک ایسی خدمت
انجام دے رہا ہے جو محتاج ہے اس بات کی کہ وہ تمام افکار و مشاغل سے آزاد رہے،
اسی بنا پر یہ کچھ بڑی بات نہین ہے کہ ایک چھوٹا سا گروہ قوم مین ہو، یہ نہین کہا جاتا کہ ہزار
دو ہزار چار ہزار یا پچاس ہزار، ایک کنول کا پھول پوری گڑھیا کو روشن کر سکتا ہے، ایک
شخص واحد تمام دنیا کو زندہ کر سکتا ہے، اگر قوم مین دو چار دس شخص ایسے عالم موجود ہون
ہادیان دین زمانے کی ٹھیک ضرورتون کے موافق جیسا کہ زمانے نے ہر زمانے مین پیدا
کیے ہین جیسی ضرورت ہوئی ایک زمانے مین حضرت عبد اللہ ابن عباس و عبد اللہ
ابن عمر پیدا ہوئے جب ضرورت ہوئی اون کے قائم مقام امام غزالی اور شاہ ولی اللہ پیدا
ہوئے۔ ان لوگون کے معلومات بھی ان کے علوم بھی انکے خیالات بھی اگر آپ دیکھین گے
تو بڑا فرق پائینگے، امام رازی تمام فلسفہ چھانے بیٹھے ہین تمام فلاسفی کے نکات سے واقف
ہین، کیا کوئی کہ سکتا ہے کہ تابعین ہمارے حضرت امام بخاری اور امام مسلم جو پیشوایان دین
ہوے ہین وہ فلسفہ و منطق اونسے بہتر جانتے تھے نہین اوس زمانے مین اوسکی ضرورت نہ تھی
لیکن جب ضرورت پیش آئی تو اونھین پیشوایان دین کو فلاسفی پڑھنی پڑی اور محقق بننا پڑا،
غرض اس سوال کو ہمیشہ کے لیے قلب سے مٹا دینا چاہیے لیکن اب دوسری ذمہ داری عائد
ہوتی ہے اوس دوسرے گروہ پر، مین نے جی کھول کر آپ لوگون کو گالیان دی ہین لیکن

مجھکو اسی ٹالریشن اور فیاضی کے ساتھ اب خود بھی گالیان کھانے کے لیے تیار ہوجانا چاہیے
سوال یہ ہے کہ ہمارا جو گروہ اس وقت ہادی دین ہے جو پیشوا ہے تمام قوم کا اور لیڈر رہے
ہمارے مذہب کا وہ اس وقت کی موجودہ دینی ضرورتون کو کسقدر انجام دے رہا ہے؟

پہلا یہ سوال ہے کہ آیا یہ ضرورت ہے یا نہین کہ اگر امریکہ ہمکو بلائے کہ آؤ ہماری
زبان مین ہمکو ہدایت کرو تو آیا ہمکو اونکی زبان سیکھنا ضرور ہے یا نہین اگر نہین ہے تو کیا
وجہ ہے؟ اللہ پاک نے انبیا کو بھیجا ہے تو کہتا ہے کہ مین نبیون کو بھیجا کرتا ہون اوسی قوم
کی زبان پر؛ کیا ضرورت ہے اوس قوم کی زبان دانی کی پیغمبرون کو وہ کوئی اور زبان بولے
اور وہ کوئی اور؟ بلسانہ وقومہ کی کیا ضرورت ہے؟ آیا اس بات کی ضرورت ہے یا نہین کہ
جاپان یہ کہے کہ مین تشنہ لب ہون مذہب مین، مین سنتا ہون کہ مذہب اسلام نہایت اچھی
چیز ہے، مگر یہ تبلائیے کہ مذہب اسلام ہے کیا؟ تو کیا ہم اوسسے یہ فرمائش کرینگے کہ آپ پہلے
اُردو سیکھیے تب ہم تبائینگے؟ حضرات میرا ذاتی علم ہے مین بمبئی مین ایک پارسی کو جانتا ہون،
کہ جسنے سُنی سنائی چند باتین اسلام کی سنی تھین کچھ انگریزی ترجمہ قرآن مجید کا اوسنے دیکھا تھا،
اوسنے مسلمانون سے کہا کہ مجھے اچھی طرحسے سمجھاؤ کہ اسلام کیا ہے؛ مین اُردو نہین جانتا انگریزی
زبان مین مجھ سے بولو تو مین سمجھ جاؤنگا، جب لوگ اوسکو نہ سمجھا سکے تو اوسنے قرآن مجید اپنے
ہاتھ مین لیا اور کہا کہ اے خدا مین نہین جانتا کہ اسمین تو نے کیا کہا ہے؟ مگر جو کچھ تو نے کہا ہے
مین گول گول اوسپر ایمان لاتا ہون، اب کیا اس بات کی ضرورت نہین ہے کہ ایسے عالم پیدا
ہون، جو غیر زبانون سے واقف ہون، کیا ابھی تک یہ موقع باقی ہے کہ ہم نفرت کرین اور
اپنے یہان انگریزی نہ آنے دین۔

دوسری ضرورت یہ ہے کہ ہمارے مذہب پر سیکڑون پہلوؤن سے سیکڑون کروڑون سے

حملے ہو رہے ہین ہمارا مذہب برباد کیا جا رہا ہے کن کن طریقون سے براہ راست نہین سامنے سے گھاؤ چندان کارے نہین ہوتا) پہلوون سے کروٹون سے اگر کوئی عیسائی ایک کتاب مذہب کے رد مین لکھے تو مسلمان آسانی سے کہیگا کہ یہ مذہب کا رد ہے اسکو عیسائی نے لکھا ہے مین اسکو نہین پڑہونگا لیکن اگر وہ تاریخ لکھتا ہے تو کیا کوئی شخص اس بات پر بدگمانی کر سکتا ہے کہ وہ تاریخ ہے تاریخ مین کوئی بات نہین ہے، ہر زبان ہر قوم کی تاریخ پڑھنی چاہیئے، اب وہ تاریخ اسلام کو پڑہتا ہے، وہ سر ولیم میور صاحب کی لائف آف محمد پڑہتا ہے، اب اس کتاب مین اندر اندر جو زہر مخفی ہی جو سم قاتل سرایت کر رہا ہے اوسکے پڑہنے والے کو خبر نہین ہوتی اور زہر اندر اندر دوڑ جاتا ہے، اسکا کیا علاج ہے؟ آیا ہمارے علما اسکو پڑہتے ہین اور اوس سے واقف ہین؟ یا نہین اگر واقف ہین تو کسی سے اونھون نے فرمائش کی ہی کہ خیر تم ترجمہ ہی کر کے دو ہم اوسکا جواب لکھین گے، ایک عظیم الشان لٹریچر جو دوسری زبانون مین پیدا ہو گیا ہے، اسلام کو تباہ کرنے والا برباد کرنے والا، کیا آپ اوسکو اس طرح پر مٹا سکتے ہین؟ یعنی تاریخ اسلام کا ہم نے کیا مقابلہ کیا ہے، حضرات مجھے حیرت ہوتی ہے اور عجیب طرح کا میرے دل مین قرحہ پیدا ہوتا ہے آزردہ دہلوی کا شعر ہے وہ کہتے ہین ؎

کامل اس فرقۂ زہاد سے اوٹھا نہ کوئی — کچھ ہوے گر تو یہی رندِ قدحہ باز ہوے

حضرات اس وقت تک جو کچھ اسلام کی خدمت کی ہے غیر قومون کے سامنے وہ ہمارے علمانے نہین کی ہے ہم نے نہین کی ہی مولویون نے نہین کی ہے ہم دستار بندون نے نہین کی ہے بلکہ اون لوگون نے کی ہے جو داڑھی منڈواتے ہین، امیر علی نے کی ہے جو بالکل داڑھی منڈاتا ہے جسکو مین صورتاً عیسائی سمجھتا ہون، اوسنے ایک کتاب اسپرٹ آف اسلام لکھی ہی، اس کتاب کو پڑہ کر عیسائیون اور ایرانیون نے بھی اسلام کی وقعت اور تعریف کی ہے،

سر سید احمد خان نے خطبات احمدیہ جو اونھون نے انگلستان مین رہکر لکھی ہو اوس مین اُنھون نے خاص خدمت انجام دی ہو اوسکا اثر جو کچھ انگریزون مین پھیلا وہ کیا اثر ہے، آپ خود اوسکو سمجھ سکتے ہین، یہ کسقدر افسوسناک بات ہے کہ وہ فرائض اور خدمات جو ہمارے ہین اونکو غیر ہم سے چھین کر یہ رندان قدحہ خوار پی لین، اسکے مقابلہ مین مین آپ کو عملی باتین دکھاؤنگا کہ یہ ندوہ ہے جسپر ہم فخر کرتے ہین اور جسکی ہم عزت کرتے ہین ہر جگہ اسکے پھیلانے والے اسکے داعی اسکے مدد دینے والے چندہ کرکے درپے ترقی کے تمام تحریکون کو پیدا کرنے والے کون ہین یہی انگریزی خوان ہین، ہم علما کیا کرتے ہین ہم کفر کا فتوی دیدیتے ہین اور کہتے ہین کہ جو شخص ندوہ مین شریک ہوتا ہے وہ کافر ہے ندوہ ایک لغو چیز ہے اوسمین شامل ہونے کی کوئی ضرورت نہین ہے، کیا کوئی علما مین ایسا باہمت ہے جو ندوہ مین کام کرنے کے لیے مصروف ہو، خدا سلامت رکھے ہمارے چند نفوس کو مثلاً مولانا عبدالحی صاحب جو ندوہ مین خدمت مذہبی انجام دے رہے ہین، مجھے بتاؤ کہ ہندوستان مین اور کون ایسے حضرات ہین جو اس قسم کا کام کر رہے ہین، عربی کے جو بیسیون مدرسے کانپور مین قائم ہین وہ کس نے قائم کیے ہین، سوداگرون نے دنیاداروں نے سود خوارون نے، خیر سود کھاتے ہین یا نہین، اونھون نے قائم کیے ہین کسی عالم نے نہین قائم کیے ہین سوائے مدرسہ دیوبند کے جسپر ہم فخر کرتے ہین اوسکو مولانا قاسم مرحوم نے قائم کیا تھا، علاوہ اسکے کوئی مدرسہ کسی عالم نے قائم نہین کیا انھین دنیادارون نے قائم کیا ہے وہی کام کرتے ہین اور کسی عالم کو بلاکر نوکر رکھ لیتے ہین، خیر اب سوال یہ ہو کہ یہ خدمتین اگر ضروری ہین تو ہم اونکو کہان تک انجام دے سکتے ہین، اب اس پہلو کو چھوڑ دو ایک دوسرا پہلو زبردست آپ کے لیے رہنے کا یہ ہو کہ ہماری گورنمنٹ انگریزی سے جو تعلقات مذہبی ہین جن مسائل کا

گورنمنٹ سے تعلق ہو اون کے متعلق نہایت اشد ضرورت ہے کہ قوم کو یہ تمنا ہونی چاہیے
کہ ہمارے پیشوایان دین اس کام مین ہاتھہ ڈالین، سوال یہ ہے کہ فرض کیجیے ایک اجماعی
مسئلہ وقف علی الاولاد کا ہے، بہت سے مقدمات عدالت مین غلط فیصل ہو جاتے ہین
اونکے متعلق نوٹس لینا ہمارے علما کا کام ہو کیا کوئی عالم جانتا ہے کہ کیا کیا نظائر ہائیکورٹ
مین ہوتے ہین اونکو کچھہ علم ہے کہ دنیا مین کیا ہوتا ہے جس زمانہ مین کہ تعطیلین مقرر ہوئی
تھین وہ گورنمنٹ کے تمام احکامات سے ایسے بے خبر تھے ایسی عدم واقفیت ایسی عدم اطلاع
ایسی گوشہ نشینی کیا یہ کہا جا سکتا ہے کہ ہم مذہبی خدمات انجام دے رہے ہین جو اس فرقہ خاص کا
کام ہے، اب ان حالات کے لحاظ سے فقط یہ سوال ہے کہ آیا مذہبی پہلو کے اعتبار سے
قوم کو ایک مذہبی مرکز کی ایک مذہبی سنٹر کی ایک مذہبی مرجع عام کی ضرورت ہے یا نہین؟
کوئی شخص اس سے انکار کر سکتا ہو؟ حضرات مین خود ہی اس بات کا اقرار کرتا ہون کہ ندوہ
نے بھی ان فرائض کو انجام نہین دیا ہے اگر دیا ہے تو نہایت کم لیکن مین یہ کہنا چاہتا ہون
کہ اگر اس وقت کوئی چیز مرجع ہو سکتی ہے جو سنٹر قرار دیا جا سکتا ہو تو وہ ندوہ ہے، اسمین آپ
جلدی نہ کیجیے غور سے سن لیجیے ہر کام مین دو عمل ہین دو ڈگریان ہین دو درجہ ہین تھیوری
اور پرکٹس، خیال یا ارادہ اور عمل اول ارادہ اسکے بعد عمل یہ ایک ٹلی ہوئی اور بدیہی بات ہے
کہ بجز جماعت علماے ندوہ کے کسی جماعت نے یہ آواز دس یا سولہ برس پہلے نہین بلند کی
کہ ہمکو ایک جدید نصاب کی ضرورت ہے ہمکو ایک نئے کورس کی ضرورت ہے ہمکو اصلاح
کی ضرورت ہے اون تمام طرائق تعلیم مین ندوہ کا جتنا لٹریچر ہے ندوہ کی جتنی روئدادین
ہین آپ اونکو اوٹھا کر پڑھ لیجیے، مولوی شاہ سلیمان صاحب پھلواروی اور مولوی عبدالقادر
صاحب دہلوی نے کہ جو ہمارے علماے ندوہ مین شریک ہین اونھون نے شروع سے

برابر انھیں ضرورتون کو تسلیم کر لیا ہے۔

حضرات آپ کو معلوم ہے کہ انھیں ضرورتون کی احساس کی بنا پر اونھون نے انگریزی زبان کو نصاب تعلیم ندوہ مین داخل کیا، اگرچہ اوسکی سخت ممانعت ہوئی اتنی شدید مخالفت ہوئی کہ ایک بزرگ جنھون نے اپنی جائداد ۵ ماہواری کی ندوہ پر وقف کی تھی اونھون نے اوسکے دینے سے انکار کر دیا، جب مین نے خط لکھا تو اونھون نے جواب دیا کہ اسمین انگریزی داخل کیگئی ہے، اس واسطے مین اسمین مدد نہین دیسکتا، چنانچہ اونھون نے اپنے زمانۂ اخیر تک نہین دیا، لیکن اب مل رہا ہے، اسقدر مخالفتین پیش آئین دنیا دار لوگون کی طرف سے نہین بلکہ خود دینداروں ہی کیطرف سے، مگر باوجود اسکے ہمارے علماے ندوہ نے برداشت کیا اور اس معاملہ کو قبول کیا، اونکو تعجب ہوگا کہ ہمارے مولانا خلیل الرحمن صاحب جو یہان بیٹھے ہوے ہین ایک منکشف راز ہین، مگر جسوقت انگریزی داخل کرنے کا مسئلہ درپیش ہوا تو آپ بھی تشریف رکہتے تھے، اگر میرا حافظہ غلط نہین ہو رہی (۵ برس کی عمر کیوجہ سے) تو مجھے یاد ہے کہ آپ نے کاملا اوس سے اتفاق کیا تھا اور کہا تھا کہ بیشک انگریزی زبان داخل ہونی چاہیئے، صرف یہی نہین بلکہ جب دوبارہ دوسرے جلسے مین انھین یہ بات پیش ہوئی کہ بجاے غیر ضروری اور غیر لازمی ہونے کے انگریزی لازمی اور کمپلسری کر دینی چاہیے تو اوس وقت بھی آپ نے شرکت کی اور تائید کی۔

اب آپ دیکھ سکتے ہین کہ جو ارادہ اور خیال ہے وہ تو قطعاً ندوہ مین پیدا ہوگیا، اس سے انکار نہین ہوسکتا کہ ہمارے علما جو انگریزی زبانین اور انگریزی علوم و فنون پر آمادہ ہین وہ بے تعصب ہین یعنی آپ کو معلوم ہے کہ دو سال قبل ہمارے ندوہ مین یہ تجویز پیش ہوئی تھی کہ اس بات کا انتظام کیا جاوے کہ علوم و فنون جدیدہ بھی داخل کیئے جائین

اور ہمارے طلبا خاص علوم وفنون کو سیکھین۔

حضرات آپ کو معلوم ہو کہ فزیکل سائنس جو ہر اوسکی کئی ایک کتابین مصر مین عربی مین ترجمہ ہوئی ہین اوسمین ایک کتاب ہے دروس الاولیہ وہ تصنیف ہر ایک عورت کی وہ ہمارے ندوہ کے نصاب مین داخل درس کر دیگیی ہے مگر رونا یہ ہے کہ آج پانچ برس سے داخل نصاب ہے لیکن صاحبو ہم مین کوئی اوسکا پڑہانے والا نہین ہے، وہ عربی زبان مین ہے اور عورت کی تصنیف ہے مگر ہمارے رجال کبار اوسکو پڑہا نہین سکتے، اس بنا پر یہ راے ہوئی کہ اب اوسکو چھوڑ کر کیا طریقہ اختیار کیا جاوے، دو سال ہوئے کہ ایک جلسہ قائم کیا گیا اوسمین بھی ہمارے بیشتر متکشفین شریک تھے اور موجود اونھون نے یہ تجویز منظور کی کہ پندرہ پندرہ بیس بیس روپے ماہوار کے وظیفے دیے جائین اور ہمارے یہان کے طلبا (یعنی ندوہ کے) علی گڈہ کے کالج مین جاوین اور وہان قیام کر کے پروفیسر ضیاء الدین سے یا کسی شخص سے جو پڑہانے پر آمادہ ہو اس علم کو حاصل کرین، دیکھیے ہماری اس بے تعصبی کو اور داد دیجیے کہ کوئی گروہ کوئی مدرسہ عربی کا اس بات پر راضی ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے لڑکون کو علی گڈہ بھیجتا اور اپنے پاس سے وظیفہ دیکر علوم پڑہاتا تو بہرحال ہمنے یہ دورہ طے کر لیا، ہمارے علما خود مستعد اور آمادہ ہین اس تجویز کے قبول کرنے پر، مگر بات یہ ہے کہ ہم نے یہ کام نہین کیا ہم لوگ طریقہ عمل سے واقف نہین تھے اسلیے ہم کامیابی کے ساتھ نہ کر سکے مگر ہم ڈھونڈہ رہے ہین اور زمانہ ہمکو لیجا رہا ہے۔

دوسری خدمت آپ دیکھتے ہین اون باتون سے جو گورنمنٹ سے متعلق ہین، اونکے متعلق نوٹس لینا اور اونکی خبر رکہنا اور اونسے واقفیت پیدا کرنا، اسکو ندوہ کس حد تک کر رہا ہے، آپ کو معلوم ہے کہ وقف علی الاولاد کا مسئلہ اوسکو آپ ایک معمولی چیز سمجھتے ہین،

آپ نے ایک اڑتی سی بات سن لی ہوگی کہ ایک نقطہ کا مسئلہ پریوی کونسل نے خراب کر دیا تھا
اوسکی اب اصلاح ہو جائیگی، مین کہتا ہون کہ وقف علی الاولاد کا مسئلہ وہ ہے کہ جسپر مسلمانون کے
ہزارون لاکھون خاندانون کی بربادی اوس سے ٹل سکتی ہے اگر وہ کامیاب ہو جاوے،
ایک طرف سو کالجون کا بنانا اور دوسری طرف وقف علی الاولاد کا مسئلہ، مسئلہ وقف علی الاولاد
کے یہ معنی ہین کہ اگر ایک شخص اپنی جائداد کی نسبت یہ کہلائے کہ یہ جائداد میرے ہی خاندان
مین تا بقیامت باقی رہے، بجز اسکے کہ جب کوئی نسل باقی نہ رہے تو اوسوقت فقرا کو مل جائے
تو یہ وقف صحیح ہوگا مثلاً وہ جائداد منتقل نہین ہوسکتی کوئی فروخت نہین کرسکتا اور کوئی
خاندان کا آدمی اوسکو گرو نہین رکھ سکتا ہمیشہ کے لیے وہ جائداد محفوظ ہو جاتی ہے، ایسا
عمدہ قانون ہے ایسا مسئلہ ضروری ہے جس پر قوم کی بقا موقوف ہے غلطی سے پریوی
کونسل والون نے نہین سمجھا ہے، ہم کہتے ہین کہ جیسا کہ ہمارے حضرت صدر نے فرمایا ہے
کہ بہت سے مسلون پر یورپ کے لوگ اعتراض کرتے ہین وہ نیک نیتی سے کرتے ہین.
وہ بدنیتی سے نہین کرتے، وقف ایک خیراتی چیز ہے، وقف کے
معنی ہین خیرات کرنے کے اسکے کیا معنی ہین کہ ایک شخص اپنے بیٹے کو خیرات دیتا ہے
اپنی اولاد کو خیرات کرتا ہے' پریوی کونسل نے اپنی نظیر مین یہ لکھا تھا کہ مقنن اعظم کی نسبت
یہ قیاس کرنا بیجا ہوگا کہ وہ یہ حکم دیتے ہین کہ ایک چیز ایک ہاتھ سے دے اور دوسرے ہاتھ
سے لیلے، وقف کے یہ معنی قرار دینا غلط ہے جو وہ دیتے ہین کہ وقف گھرہی مین رہا،
گھی کہان گیا کھچڑی مین' صدر صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ یہ ہو نہین سکتا کہ انگریزی قوم اس
بات کے سمجھنے سے قاصر ہو کہ خیرات اپنی اولاد اپنی خاندان اپنی قوم کو دی جاسکتی ہے'
ابھی تک کوئی اس نقطہ کو نہین سمجھا کہ خیرات کے ہم سب مستحق ہین ہماری ذات بھی ہے اور ہماری

اولاد بھی، خیر یہ ایک مسئلہ دقیق ہے لیکن عرض یہ ہے کہ اتنا بڑا عظیم الشان مسئلہ جس پر کسی جماعت نے کسی سوسائٹی نے کسی گروہ علما نے توجہ نہین کی ہمارے ندوہ نے اس کام کو اوٹھایا، اس طرح سے نہین اوٹھایا کہ جسطرح ہم دوسرے کامون کو اوٹھاتے ہین کہ بس ایک ریزولیوشن پاس کردیا اور اوسکو پیش کردیا اور چھو منتر کرکے مس کردیا اور وہ اکسیر بن گیا اس طرح نہین بلکہ ایک ایجٹیشن پیدا کردیا، کوئی انجمن ہندوستان کی باقی نہین رہی جسمین ریزولیوشن پاس نہین ہوئے اس امر کے متعلق، اور صوبہ کے گورنمنٹ دوائسراے کی خدمت مین بھیجے گئے ہون اور اس رپورٹ کا انگریزی مین بھی ترجمہ کردیا گیا تھا، ہر جگہ سے دستخط کرائے گئے اور میموریل بھجوائے گئے، ایک عام شور مچادیا تمام ہندوستان مین جسکا یہ نتیجہ ہوا کہ ایک قانون بنا اور مسٹر جینا نے اوسکو پیش کیا، تمام ممبران کونسل نے باوجود اسکے کہ ہندو ممبر بھی تھے نہایت زور کے ساتھ اوسکی موافقت کی اور مسٹر سنہا نے بھی اوسکی تائید کی، یہ وقف کا مسئلہ ہے، آپ نے ابھی میرے عزیز دوست سید سلیمان کو جسنے ابتدا سے آخر تک اسی ندوہ مین تعلیم پائی ہے دیکھا ہے (لوگ کہتے ہین کہ ندوہ نے کیا کیا؟ کچھ نہین کیا ایک سلیمان کو پیدا کیا تو یہی کافی ہے) اوسنے ابھی جو رپورٹ تصحیح اغلاط تاریخی پڑھی ہے اوسکو آپنے سنا ہے یہ ایک ضروری مسئلہ کے متعلق ہے جسکی لوگون کو کچھ پروا نہ بھی، حضرات کیا آپ نے اس بات پر غور کیا ہے کہ آپکے ہزارون لاکھون بچے اون الفاظ کو مدرسون مین پڑھتے ہین جنکو آج آپ نے سنا اور جن کے سننے سے آپ کے دل لرز گئے ہین اور جسپر آپ نے نفرت کے نعرے بلند کیے ہین، (کبھی اس سے پہلے آپ نے نعرے بلند کیے تھے) سوال یہ ہے کہ جب آپ کا لڑکا پڑھ کر گھر مین آتا تھا تو کیا کبھی اوسنے شکایت کی کہ آیا ایسے ناگوار اور لغو الفاظ ہمکو اسکول مین پڑھائے جاتے ہین؟ آپکا احساس مذہبی زائل ہو رہا ہے، آپکو اسپر رونا چاہیے کہ آپکی فیلنگ

آپ کے احساس مذہبی بالکل فنا ہوتے جاتے ہین اگر جو کچھ آتا جائے آپ اوسکو قبول کرتے
جائین، تو نعوذ باللہ اسلام دنیا سے بالکل خارج ہو جائیگا، ندوہ کا یہی کام ہے کہ فیلنگ مذہبی کو
زندہ کردے، ندوہ کے سوائے کون سی ایسی جگہ ہے جہان آپ ایسے روشن خیال لوگ اور
انگریزی دان جمع ہوتے ہین؟ مجھے یہ خوب معلوم ہے کہ آپ کا قصور نہین انگریزی دان تم
ہر جگہ جانے کو تیار ہین، میرے دوست آنر ایبل آفتاب احمد خان صاحب دیوبند گئے تھے،
وہان اسپر اعتراض ہوا کہ اوسکو کیون بولنے دیا، یہ خدمت کے لیے موجود ہین مگر آپ اون کو
خدمتگار نہین بناتے ہین، اسی طرح آپسمین فیلنگ خراب ہوتی جاتی ہے اور تم مردہ ہوتے
جاتے ہو، مذہبی فیلنگ کو زندہ رکھو، صرف ندوہ ہی اس فیلنگ کو زندہ رکھہ سکتا ہے کیونکہ
اوسنے اس کام کو کسی حد تک کیا ہے، وہ آپ کو نہایت فیاضی کے ساتھہ مدعو کرتا ہے، اس
اسٹیج پر جہان علماے کبار بیٹھے ہین ایسے لوگ بھی بیٹھے ہین جو ایک حرف نہین جانتے
اس بنا پر آپ لوگ دیکھتے ہین کہ ہر سال ہمکو موقع ملتا ہے کہ ہم آپ کے اون احساسات
مذہبی کو جو مرگئے ہین اور مرتے جاتے ہین اُن پر جلا کر کے اونکو روشن کرین، حضرات یہ
شاعری نہین، مین بے شبہ شاعر ہون، لیکن ہر شخص اس بات کو تسلیم کریگا کہ میری کتابین
شاعری سے خالی ہین مجھکو تمام عمر مین اگر کسی نے داد دی ہے اور کسی کی صلاح پر اگر مین خوش
ہوا ہون اور کسی کی باتون سے اگر میرے دل مین جگہ ہوئی تو صرف یہی ہے کہ ایک شخص نے
کہا تھا کہ شبلی گو ایک شاعر طبع شخص ہے اور اوسکی فیلنگ شاعرانہ ہے مگر عالم تاریخ مین
آن کر اوسنے ایک شعر نہین باندھا، مین جو کچھ کہہ رہا ہون وہ سخن سازی نہین ہے،
لفاظی نہین ہے، واقعات ہین، حقیقت ہے، اس لیے مین آپ کے سامنے صرف یہ
کہنا چاہتا ہون کہ اگر آپ چاہتے ہین کہ ہندوستان مین مسلمانون مین احساس مذہبی قائم رہے

اور قوم کو جو مذہبی ضرورتین پیش آتی ہین اونکا کوئی پیش کرنے والا اگر وہ موجود ہے گورنمنٹ
کے سامنے، رعایا کے لیے لڑنے والا اور گورنمنٹ کے ساتھ ساتھ چلنے والا تو صرف یہی ندوہ ہو سکتا
ہے، اگر آج نہین ہے تو کل ہوگا اگر قابلیت ہے تو اسی مین ہے، اس بنا پر مین آپ صاحبان
کے سامنے جہان یہ پیش کرتا ہون کہ ندوہ ایک ضروری چیز ہے قوم کے لیے ایک لازمی چیز ہے،
اسکے ساتھ ہی یہ کہونگا کہ اس بات کی سب سے زیادہ ضرورت ہے کہ ہمارا ایک مرکز
ایسا ہو جسکی آواز تمام قوم کی آواز سمجھی جائے جسطرح سے کہ مسلم لیگ نے ایک جلسہ بنایا کہ جسکا منشا یہ ہے کہ پولیٹکل
باتون مین اوس جلسہ کی آواز تمام قوم کی آواز سمجھی جائے، اسیطرح سے ہمکو ضرورت ہے کہ ہماری ایک
مذہبی کانفرنس ہو جسکی آواز تمام مسلمانون کی آواز سمجھی جائے اگر یہ نہین ہے تو مذہبی امور مین آپ گورنمنٹ کے
مقابلہ مین کامیاب نہین ہو سکتے، بلکہ وہی بات پیش آئیگی جو ہمارے دوست عزیز مرزا مرحوم کو پیش آئی تھی
اونھون نے کہا تھا کہ گورنمنٹ کو چاہیئے کہ وقف کی نگرانی کرے اسلیے کہ اکثر وہ بیجا طور پر خرچ ہوتا ہے گورنمنٹ
پوچھتی ہے کہ پہلے آپ ثابت کیجیے کہ یہ صرف آپ کا (مرزا صاحب کا) خیال ہے یا تمام مسلمانون کا، اگر
اونھون نے پرسنل حیثیت سے نہین بھیجا تھا مسلم لیگ کیطرف سے بھیجا تھا، مگر گورنمنٹ کو شبہ ہے
کہ آیا مسلم لیگ بھی مسلمانون کی آواز ہے یا نہین (بحث ہونے لگی اور سلسلہ تقریر منقطع ہو گیا)
میری یہ عرض ہے کہ اس وقت تک اگرچہ ندوہ نے کوئی ایسی قوت حاصل نہین کی جیسا کہ
مین نے آپ سے بیان کیا تھا، اور جسکی کہ خواہش ہے لیکن پھر بھی اگر اس وقت گورنمنٹ یا
گورنمنٹ کے افسران کسی جماعت کے مسلمانون کی مذہبی آواز مانتے ہین تو وہ یہی ندوہ ہے،
اس وقت اسکی دو تین مثالین پیش کرتا ہون۔

اولاً تو آپ کو معلوم ہے کہ مسٹر جینا نے جب وقف علی الاولاد کا قانون پریوی
کونسل مین پیش کیا تو اونھون نے نہایت تشریح کے ساتھ کہا (مین نے اونکی اسپیچ خود پڑھی)

کہ ندوۃ العلما جو ایک ایجوکیٹڈ مولویون کا جلسہ ہے اونکی انجمن متفق ہے اور اوسنے اس مسئلہ کو نہایت زور سے دکھایا ہے اور تمام مسلمانون کو اسپر متفق کیا ہے۔

دوم میرے پاس ایک مجسٹریٹ صاحب کا سرکاری خط آیا کہ میرے یہان ایک مقدمہ پیش ہے جسمین عورت چاہتی ہے کہ لڑکی کو اپنے پاس رکھے اور شوہر چاہتا ہے کہ وہ اپنے پاس رکھے شاید دونون مین طلاق ہوگئی تھی ندوہ بتائے کہ وہ کیا فیصلہ کرتا ہے؟ جو کچھ مین نے اپنے ندوہ کے مولویون سے لکھا کر بھیجا مجسٹریٹ نے اوسی کے مطابق فیصلہ کیا اور مجسٹریٹ نے شکریہ کا خط مجھے لکھا کہ وہ دونون اوس فیصلہ پر راضی ہو گئے۔

سوئم میرے پاس تتنہ مین ڈپٹی کمشنر کانڈو کا ایک لفافہ ہے، اونکی عدالت مین ایک بہت بڑا مہتم بالشان جھگڑا پیش تھا کسی مذہبی مسئلہ کے متعلق، اونھون نے پوچھا اور یہان سے جو جواب گیا اوسکے موافق فیصلہ کیا اور لکھا کہ مین اسپر اعتماد کرتا ہون۔

اگر آپ لوگ چاہتے ہین کہ ہماری ایک مذہبی آواز ہو۔ تو ایک چیز کو اختیار کیجیے، اگر ندوہ ابھی تک آپکی مذہبی آواز نہین ہے تو اوسکو بنائیے آخر آپکو ہی بنانا ہے لیکن اگر اس سے بہتر کوئی چیز آپ کو مل جائے تو آپ اوسکو اختیار کیجیے لیکن اگر ایک چیز ایک حد تک بن چکی ہے تو اس بنا پر اوسکی قدر کیجیے اور اوسکو قوم کی آواز سمجھیے، اس امر کے عرض کرنے کے بعد اب مجھے صرف یہ کہنا ہے کہ ندوہ نے اس اصول کی بنا پر ایک دارالعلوم قائم کیا اور جسکا وہ اصول اختیار کیا کہ جسکی مین نے آپ کے سامنے تشریح بیان کی ہی مین اس بات کو مانتا ہون کہ ندوہ اب تک اس طریقہ تعلیم مین کامیاب نہین ہوا اسلیے کہ وہ مشکل طریقہ ہے اگر ہم وہ طریقہ اختیار کرتے جو سرکاری اسکولون مین جاری ہی اور اپنے لڑکون کو وہان پڑھنے کے لیے بھیجتے یا وہ طریقہ اختیار کرتے جو قدیم

مدارس عربیہ مین تھا، یہ دونون طریقے نہایت آسان ہین مگر مشکل یہ ہے۔ "در کف جام شریعت وغیرہ۔"

ایک طرف تو شریعت کا پیالہ ہے شیشہ سے نازک۔ اور دوسری طرف جبنت ہے،
ندوہ اسی خیال مین گرفتار رہے، چار برس سے مین خود پڑا ہوا ہون سوسو طرحسے غور کرتا ہون
کہ کیا کیا تدابیر اختیار کیجائین، جہانتک بنا مین نے کوشش کی، یہ تو ممکن نہین ہوسکتا کہ
ایک برتن مین جسمین ایک سیر پانی رکھنے کی گنجائش ہو اوسمین دو سیر پانی بھر دیا جائے،
اوسمین تو صرف ایک سیر آئے گا، ہماری جو قدیم علوم و فنون کی کتابین ہین وہ اور انگریزی
علوم اور زبان بھی یہ دونون ایک برتن مین کیونکر سما سکتے ہین؟ اسواسطے ہمکو یہ کرنا پڑا کہ
ہمنے اپنے یہان کی جو غیر ضروری چیزین سمجھین اونکو گھٹا دیا، بہت سی فلسفہ اور منطق کی کتابین
گھٹا دین (جسپر ہمارے مولوی نقی صاحب راضی ہون یا نہون) اُنکی جگہ انگریزی داخل کی،
ایم۔اے۔ اور بی۔اے۔ کی قابلیت کے اشخاص اپنے اسٹاف مین مقرر کیے تقریباً تین ہو
چار سو روپیہ خاص انگریزی پڑہانے پر صرف کیے جا رہے ہین، یہ سب کچھ کیا جا رہا ہی لیکن
یہ ایسی چیز نہین کہ اگر قوم پوچھے کہ ندوہ نے ۱۰،۵ ابرس مین کیا کیا تو اوسکے نتائج آسانی
سے دکھلائے جاسکتے ہون، کام کیا جارہا ہے اور قوم کے برتاو کی ہمارے ساتھ یہ حالت ہی
ہماری ایک اہم ضرورت اس وقت یہ ہے کہ ہمکو ایک عمارت بنانا چاہیے، ہم سے یہ
خواہش ہی کہ لڑکے ایسے سلیقے و ایسی پابندی سے و ایسے قاعدے سے رہین جس طرحسے
کہ اعلیٰ درجہ کے بورڈنگون مین رہتے ہین، لیکن ہماری یہ حالت ہی کہ ہمکو ایک کوٹھری نصیب
ہے جسمین ہم پانچ پانچ لڑکون کو بھرتے ہین جگہ نہین ملتی، میرے پاس ہر روز نہین تو ہفتے
مین دو تین دفعہ خطوط آتے ہین کہ مین اپنا لڑکا ندوہ مین بھیجنا چاہتا ہون مجھکو لکھنا پڑتا ہی کہ

جگہ نہین ہے، مین نے جب سُنا ہے کہ ہمارے حضرت صدر ندوہ کی پرانی عمارت دیکھنے کے لیے جانے والے ہین تو مین نے کہا کہ وہان کہان جاتے ہو، چند روز ہوئے ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن نے مجھ سے کہا کہ مین چاہتا ہون کہ مین ندوہ مین آکر دیکھون اور مین اکرامن کرون کیونکہ یہ میرا فرض ہے، مین نے کہا کہ تھوڑے دن اور معاف کیجیے،

حضرات کیا یہ افسوس کی بات نہین ہے، کیا اسکی شرم بانیان ندوہ اور قوم کو نہین ہے؟ اور سات کروڑ مسلمانون کو نہین ہے؟ ایک حاتم دوران یعنی بھاولپور کی رئیسہ نے اگر ہمکو پچاس ہزار روپے دیے جس سے یہ عمارت کھولی ہے تو کیا بس یہی فرض کفایہ ہے کیا، کروڑ مسلمان سبکدوش ہوگئے؟ یہ مکان پچاس ہزار مین نہین باسٹھ ہزار مین بنا پھر بھی ناتمام ہے، اب ضرورت یہ ہے کہ اسکے لیے اپیل کرنا ہے ملک سے، قوم سے اس وقت تک ہم اس لیے چپ رہے، کیونکہ ہم جانتے تھے کہ ایک نہایت اہم اور نہایت ضروری اور عالمگیر کام ہندوستان مین ہو رہا ہے یعنی یونیورسٹی کا، اسلیے ہمنے زبان بلند نہین کی لیکن اب وقت آگیا ہے کہ قوم کو واقف ہونا چاہیے اور تقسیم عمل کی بنا پر کام ہونا چاہیے، تم ایسے مرے ہوے نہین ہو کہ یونیورسٹی کے بنانے کے بعد بس تم بالکل مر گئے اور تم مین کسی قسم کی حالت باقی نہین رہی اور سیکڑون برس تک تم کسی کام کے قابل نہین رہے یہ نہین ہے۔

حضرات ہمین اسوقت صرف پندرہ بیس ہزار روپیہ اسکول وسل ممبرون کے لیے اور تیس چالیس ہزار روپیہ بورڈنگ کیلئے چاہیئے، آپ تیس لاکھ چالیس لاکھ چاہتے ہین تو ہم اتنا نہین چاہتے، مین آپ صاحبان سے اپیل کرنا چاہتا ہون کہ آپ دوسرے وقت بھی اسپر غور کرین کہ ان چندسکون کے جمع کرنے کی کیا تدابیر اختیار کرین؟ اور ہم کو

کیا کرنا چاہیے؟ میرے ذہن مین بہت سی تدبیرین آئی ہین، اجمالاً مین آپ کے سامنے پیش کرتا ہون، جو حضرات یہان بیٹھے ہین اور یہان کے رہنے والے ہین اورجنکا اثر یہان کے رئیسون پر ہے اونکا ایک ڈیپوٹیشن بنائین اور ہمارے راجہ صاحب محمود آباد اور راجہ صاحب جہانگیر آباد کے پاس جاوین، اگرچہ مین جانتا ہون کہ ابھی وہ سخت زد و ضرب اوٹھا چکے ہین یعنی ایک ایک لاکھ روپیہ یونیورسٹی مین دے چکے ہین مگر حضرات واضح رہے کہ ہم اون لوگون کی نسل ہین محلب کو قتل کرتے ہوے ہاوج نے یہ کہا کہ جسدن ایک ہزار روپیہ داخل کریگا اوس دن تو قید سے چھوڑ دیا جائیگا اور جس دن ایک ہزار روپیہ نہ داخل کریگا اوس دن پھر قید مین ڈالا جائیگا، چنانچہ وہ غریب وزانہ ایک ہزار روپیہ کہین سے بہم پہونچاتا تھا جس دن نہین بہم پہونچاتا تھا وہ قید مین رہتا تھا، ایک دن ایک شاعر عربی اوسکے پاس گیا اوسوقت جبکہ اوسنے ایک ہزار روپیہ مہیا کیا تھا اور جانتا تھا کہ ایک ہزار روپیہ دیکر چھوٹ جاؤنگا شاعر نے بڑی ضرورت بیان کی، اوسنے وہ ہزار روپیہ اوس شاعر کے حوالے کیا اور خود قید مین گیا۔

جبکہ ہمارے قدما نے ایسی مثالین پیش کی ہین کہ ایک شخص قید قبول کرلیتا ہے بمقابلے اسکے کہ ایک شاعر کو ناکام واپس کرے تو کیا ہمارے رئیس ایسے ہین کہ اگرچہ وہ زد کھا چکے ہین توکیا وہ پانچ پانچ ہزار کی رقم نہین دیسکتے ہین، اسکے بعد مین یہ تجویز پیش کرتا ہون کہ قوم کے سامنے خود ارکان ندوہ کے سامنے بغیر اسکے کہ مجکو کوئی ڈر ہو یا اس بات کا کچھ خوف ہو کہ میرے احباب مجھ سے روٹھ جائینگے مین کہونگا کہ خود اراکین ندوہ مین ایسے شخص موجود ہین جو کم سے کم پانچ پانچ سو روپیہ دے سکتے ہین، ندوہ مین ۵۱ ممبر ہین جسمین سے دس بارہ ایسے ہین جو پانچ پانچ سو روپیہ بآسانی دیسکتے ہین سب سے

پہلے مین خود پانچ سو روپیہ کا چک لکھتا ہون، اسکے بعد مین یہ خواہش کرتا ہون کہ دس دس روپیہ کے دینے والے پانچ ہزار مہیا کیے جاوین اور اس طرح پچاس ہزار جمع ہوجائینگے، دس روپیہ دینا کوئی مشکل کام نہین ہے، یہ چند تجویزین آپ صاحبان کے سامنے پیش کرتا ہون اگر آپ صاحبان مین کوئی ہمدردی ہے کوئی رحم ہے تو میرے بعد کوئی اور صاحب بھی اسکی تائید فرمائینگے، مین اب جسقدر رکہنا تھا بک چکا اور جو کہنا تھا کہہ چکا۔

انوٹ:۔ چونکہ یہ تقریر مختصر نویسون نے قلمبند کرکے دی ہے اور ابھی ان لوگون نے اتنی مہارت اور مشق نہین پیدا کی ہو کہ اصل تقریر لفظ بلفظ قلمبند کر سکین، اسلیے اس تقریر مین وہ زور نہین ہے جو مولانا ممدوح کے بیان مین تھا۔

اس تقریر کے اختتام پر صفی الدولہ حسام الملک نواب سید علی حسن خانصاحب خلف الصدق عالی جناب نواب سید صدیق حسن خان مرحوم نے اپنا بیش بہا کتب خانہ ندوہ کو عنایت فرمانے کا اعلان کیا۔

نواب صاحب موصوف کا کتب خانہ جو ایک محب علم و ماہر فن کی جانفشانیون کا نتیجہ ہے، جسقدر بیش قیمت ہوگا ظاہر ہے جسمین قلمی اور مذہبی کتابون کا حصہ زیادہ ہے، اس کتب خانہ کے شمول سے ندوۃ العلما کے کتب خانہ مین قابل قدر اضافہ ہوا ہے۔

مولانا شبلی نعمانی کی تقریر مین عمارت کے لیے چندہ کی تحریک کی گئی تھی اور مولانا شبلی نے خود اپنی جانب سے پانسو روپیہ اور علامہ سید رشید رضا کی

تشریف آوری کی مسرت مین سو روپیہ دینے کا اعلان فرمایا، جناب منشی محمد احتشام علی صاحب رئیس کاکوری، جناب نواب سید علی حسن خان صاحب صفی الدولہ حسام الملک رئیس بھوپال، جناب نواب سید نور الحسن خانصاحب رئیس بھوپال، جناب مولوی حبیب الرحمان خانصاحب رئیس بھیکن پور، اور خان بہادر میر جعفر حسین صاحب چیف انجینیر نے پانچ پانچ سو روپیہ کے چندے لکھوائے۔

حاضرین کے جوش کو دیکھکر جناب منشی محمد احتشام علی صاحب اور خان بہادر سید جعفر حسین صاحب نپسل اور کاغذ لیکر عام مسلمانون کی طرف بڑھے اور چندے کی معقول رقم حاصل کی۔

خان بہادر سید جعفر حسین صاحب نے جو ابتدا سے اسلامی تحریکون مین سرگرم حامی ہین اور جنھون نے دار العلوم کی زیر تعمیر عمارت کی ڈیزائن اور اسٹیمٹ تیار کی ہو اُس وقت کھڑے ہوکر مختصر مگر پر درد الفاظ مین مذہبی ضرورتون کا احساس کرتے ہوے تکمیل عمارت کی تجویز پیش کی اور آپ نے فرمایا کہ مین پانچ سو کی رقم اس جرمانہ مین ادا کرتا ہون کہ میرے مجوزہ تخمینے کے مطابق عمارت مکمل نہ ہوسکی، اسکے بعد آپ نے اوسکے اسباب بیان کرتے ہوے فرمایا کہ نہ تو میرے تخمینے مین غلطی ہے اور نہ تعمیر کرنے والون نے زیادہ خرچ کرڈالا بلکہ مجھے تعجب ہے کہ کارکنان تعمیر نے اتنے روپے مین اسقدر عمارت کیسے تیار کرلی آپ نے فرمایا کہ میرا تخمینہ اوسی وقت کے مناسب تھا جسمین کہا گیا تھا، اب چونہ و اینٹ کا نرخ بڑھ گیا ہے مزدوری تقریبًا دونی ہوگئی ہے اسلیے اتنے روپے مین جتنا کام ہوا ہی وہ قابل قدر ہے اور اتنا کام سرکاری تعمیر مین اتنے روپے سے آجکل نہین کیا جا سکتا آخر مین آپ نے کہا کہ یہ رقم مین اسلیے دیتا ہون کہ اسی صرف سے ایک وفد ملک مین

دورہ کرے اور تکمیل عمارت کے لیے چندہ جمع کرے اور از راہ ایثار آپ نے مالی امداد ہی پر قناعت نہین کی بلکہ خود وفد مین شامل ہوکر دورہ کی تکلیف گوارا فرمانے پر آمادگی ظاہر فرمائی۔

اس موقع پر مولوی حبیب الزمان خان ندوی رئیس شاہجہان پور نے دارالعلوم کے طلباے قدیم کی طرف سے یہ اعلان کیا کہ دارالعلوم کے احاطہ مین دارالعلومات کے نام سے ایک مختصر عمارت طلباے قدیم خود اپنے چندے سے تعمیر کردینگے، یہ عمارت طلباے حال کے لیے دارالمطالعہ اور طلباے قدیم کے لیے اونکے ورود مدرسہ کے موقع پر دارالقیام کا کام دیگی۔

ان چندون کے علاوہ بعض اور حضرات نے بھی چندے لکھائے اور بعض اصحاب نے نقد عنایت فرمایا، لیکن سب سے زیادہ قابل فخر و مباہات ایک سو روپیہ کا وہ چندہ تھا جو معزز صدر انجمن علامہ سید رشید رضا نے عطا فرمایا، علامہ ممدوح کی یہی تکلیف کیا کم تھی جو اونھون نے ایسا دور و دراز سفر کرکے گوارا فرمائی لیکن مولانا کے خلوص و ایثار نے گوارا نہ کیا کہ اپنے احسانات مین بغیر اضافہ کیے رہ سکیں۔

صیغہ وقف علی الاولاد

مولانا شبلی نعمانی نے اس صیغہ کی رپورٹ پڑھکر سُنائی، جو بہت خوشی کے ساتھ سُنی گئی۔ اس رپورٹ کو ہم یہان درج کرتے ہین۔

رپورٹ

صیغہ

وقف علی الاولاد،

اس صیغہ کے متعلق اس سے پہلے جسقدر کام ہوچکا تھا، مین اُس کو پچھلی مطبوعہ رپورٹ مین بہ تفصیل لکھ چکا ہون، یعنی تمام ملک سے خط کتابت، فتاوے کا مُہیا کرنا اور چھاپ کر شائع کرنا، وقف کے مسئلہ پر اُردو اور انگریزی مین مفصل رسالہ لکھکر تمام اہل الراے کے پاس بھجوانا، تقریباً چالیس ہزار تصدیقی دستخط کرانا کہ وقف اولاد مسلمانون کا مذہبی مسئلہ ہے،

اب یہ کام رہ گیا تھا کہ گورنمنٹ کی خدمت مین باضابطہ موریل بھیجا جاے اجمالی طور پر ان کوششون کا تذکرہ حضور وایسراے کی کونسل مین مسٹر جینا نے کیا جنھون نے وقف علی الاولاد کے متعلق ایک بل کونسل مین پیش کیا، انھون نے یہ بل پیش کرتے وقت انگریزی زبان مین ایک مفصل تقریر کی، اُس مین ندوہ کی تحریک اور کوششون کے متعلق جو کچھ کہا اُسکا ترجمہ حسب ذیل ہے،

"ایک انجمن جسکا نام ندوۃ العلما ہے جو کہ مشتمل ہے تعلیم یافتہ علما پر اور تعلیم یافتگان فقہ پر، مجھکو یقین ہے کہ اسنے ایک موریل گورنمنٹ مین بھیجا ہے، مین ٹھیک نہین جانتا کہ وہ گورنمنٹ مین پہنچ گیا ہے مگر یہ مین جانتا ہون کہ وہ موریل دستخط کرانے کے لیے بھیجا گیا ہے اور کئی ہزار دستخط اُسپر ہوچکے ہین اور مجھکو یہ یقین ہے کہ وہ گورنمنٹ کو بھیجا

جا چکا ہے اور اگر اب تک نہین بھیجا گیا تو امید ہے کہ عنقریب
پہونچ جائیگا' اس موریل کی ایک کاپی مولانا شبلی نعمانی نے میرے
پاس بھی بھیجی تھی' اسلامی جماعت پر علامہ موصوف کا بہت بڑا
اثر ہے اور ملک کی نظر مین اُن کی رائے بہت بلند مرتبہ رکھتی ہے'
اس موریل مین اُنھون نے اس بحث کے متعلق بہت سی معتبر اسناد
کا اقتباس کیا ہے' اور اس کی بابت جو کچھ مُسلمانون کی فیلنگ اور
احساس ہے اسکا بھی ذکر کیا ہے''

مسٹر موصوف نے اِس کے بعد وقف علی الاولاد کے رسالہ کی بعض
عبارات کا اقتباس کیا ہے'

نواب عبدالمجید نے کونسل مین اِس بِل کی تائید مین جو گفتگو کی اُسمین حسب
ذیل فقرے کہے'

''ہم لوگ شمس العلما مولوی شبلی نعمانی صاحب کی اُن تکالیف اور
مساعی کے بیحد مشکور ہین جو اُنھون نے اسکی بابت کین''

اس کے بعد مین نے ۹ ستمبر ۱۹۱۱ء کو ہوم ممبر وایسرائے کونسل کی
خدمت مین ایک خط لکھا' کہ مسلمانون کی خواہش ہے کہ آپ انکا ایک ڈیپوٹیشن
اس غرض سے قبول کرین کہ وہ مسئلہ وقف علی الاولاد کے متعلق آپ کے
سامنے تمام مباحث اور معلومات پیش کرین جسکا جواب بذریعۂ تار کے حسب
ذیل آیا'

از شملہ' ۱۴ ستمبر ۱۹۱۱ء نمبر ۱۴۲۶ جوڈیشل'

بجواب خط مورخہ ۹ ستمبر سنہ ۱۹۱۱ء، آنریبل ہوم ممبر، خوشی سے آپ کی ملاقات کرین گے، گورنمنٹ آف انڈیا کے سکرٹری کے کمرے مین، ۱۲ بجے چہار شنبہ کے دن تاریخ ۲۰ ستمبر سنہ ۱۱ء،

اس کے بعد راجہ صاحب محمود آباد کا تار آیا،

آپ کے ڈیپوٹیشن کی تاریخ ۲۷ ستمبر سنہ ۱۹۱۱ مقرر ہوئی، اورونکو اطلاع دیجیے

لیکن بد قسمتی سے مین بیمار ہو گیا اور ڈیپوٹیشن کا جانا ملتوی رہگیا،

پھر ہوم ممبر صاحب نے ۲۷ جنوری سنہ ۱۹۱۲ء مقرر کی اور اس بنا پر مین کلکتہ گیا، لیکن افسوس ہے کہ بجز بعض عُلماء کے اور ممبرانِ ڈیپوٹیشن، کلکتہ نہین آئے اسلیے مجھکو تاریخ ملتوی کرانا پڑی اسکے بعد مین پہلی مارچ سنہ ۱۹۱۲ء کو پھر اسی غرض سے کلکتہ گیا، اور ۴ مارچ کو مسٹر جینا کو اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ مسودۂ وقف پر بحث کرنے کے لیے چند ممتاز ممبران وایسرائے کونسل کو جمع کرین، چنانچہ کلکتہ کلب مین اس غرض سے ایک جلسہ ہوا جس مین اکثر معزز ممبران کونسل موجود تھے، گفتگو کے بعد اُمور بحث طلب فیصل ہو گئے اور اکثر ممبران کونسل نے یہ راے دی کہ اب ڈیپوٹیشن جانے کی کوئی ضرورت نہین" دستخط تصدیقی جو قریب چالیس ہزار کے ہین معہ دیگر کاغذات کے مسٹر جینا کو بھیجدیے گئے کہ وہ مُسودہ کے پیش کرنے کے وقت ان چیزون کو پیش کردین گے۔

ان کارروائیون کے بعد اب (جبکہ رپورٹ چھپ رہی ہے) یہ مژدۂ جانفزا پہنچا کہ سکرٹری آف اسٹیٹ نے اصولی طور پر وقف علی الاولاد کے

مسودہ کو منظور کرلیا اور جزئی امور اجلاس کونسل مین فیصل پا جائین گے،

خدا کا شکر ہے کہ اتنا بڑا عظیم الشان اور مفید کام جس سے ایک طرف تو ہزارون لاکھون مسلمانون کی حفاظت جایداد کا بندوبست ہو گیا اور دوسری طرف ایک مذہبی مسئلہ جو غلطی سے گویا منسوخ کردیا گیا تھا پھر تسلیم کرلیا گیا اور شریعت اسلامی دست اندازی سے محفوظ رہ گئی، ندوۃ العلماء کا یہ کارنامہ زرین ہندوستان کی تاریخ مین ابدتک یادگار رہے گا، و للہ الحمد،

کارروائی انجمن ہاے اسلامی،

متعلق

وقف علی الاولاد

کیفیت	رزولیوشن	نام انجمن یا مجلس	مقام	تاریخ
اس جلسہ مین بہت سے معزز مسلمان جمع تھے،	مدراس لیگ، اس اہم مسئلہ کے اصول کو گورنمنٹ سے تسلیم کرانے کے متعلق ضروری کارروائی کرے،	مدراس مسلم لیگ،	مدراس	۱۳ اکتوبر ۱۹۰۹ء
	جواز وقف علی الاولاد کا مسئلہ شیعون مین بلکہ اہل	آل انڈیا شیعہ کانفرنس	لکھنؤ	۲۶ دسمبر ۱۹۰۹ء

تاریخ	مقام	نام انجمن یا مجلس	رزولیوشن	کیفیت
			اسلام مین مسلمہ ہی لیکن پریوی کونسل مین خلاف فیصلہ ہوگیا ہے لہذا یہ کانفرنس اِس مسئلہ کے جوازِ شرعی کا اظہار کرکے گورنمنٹ سے مستدعی ہی کہ آیندہ اس کی اصلاح فرمائی جاوے۔	
۱۳- اپریل سنہ ۱۰ع	سانڈی ضلع ہردوئی	انجمن اسلامیہ	ہمکو اس مسئلہ مین اُس حدتک اتفاق ہی جہانتک ندوہ کو ہے،	
۱۴، اپریل سنہ ۱۰ع	کوہاٹ ضلع سرحدی	انجمن اسلامیہ	ندوۃ العلما اور مولوی شبلی صاحب اس مسئلہ کے متعلق جو کوششین کررہے ہین، اس کے شکریہ کا رزولیوشن منظور رہوا،	

تاریخ	مقام	نام انجمن ومجلس	رزولیوشن	کیفیت
۹، اپریل ۱۹۱۱ء	اعظم گڈھ	انجمن اصلاح المسلمین	یہ شریعت اسلام کا ایک اصول ہی کہ ایک مسلمان اپنی اولاد کے فائدے کے لیے وقف کر سکتا ہے،	اس رزولیوشن کی نقل پرایویٹ سکرٹری لفٹنٹ گورنر بہادر کو بھیجی گئی،
۳۱ جولائی ۱۹۱۱ء	بمبئی	انجمن اسلام	وقف علی الاولاد کی تائید،	مسٹر فضل بھائی نے تائید مین تقریر کی،
۵ جولائی ۱۹۱۱ء	سمن ضلع فرخ آباد،		وقف علی الاولاد ازروے شریعت اسلامیہ ایک ضروری مسئلہ ہے اور تمام اسلامی مذاہب کو اس سے اتفاق ہے مسٹر جینا کے قانونِ وقف کے ساتھ اتفاق ہی، بہ ترمیمات پیش کردۂ ندوۃ العلماء،	
۲۰، اگست ۱۹۱۱ء	امرت سر	انجمن اسلامیہ،	مسئلہ وقف علی الاولاد	

تاریخ	مقام	نام انجمن مجلس	رزولیوشن	کیفیت
			پر جو موریل آنریبل مسٹر جینا کی طرف سے پیش ہوا ہی انجمن اسلامیہ امرت سر اسکی تائید کرتی ہے اور ترمیمات پیش کردۂ ندوہ سے اسکو اتفاق ہے،	
	دہلی،	اجلاس سالانہ آل انڈیا مسلم لیگ	وقف علی الاولاد کی تائید مین رزولیوشن پاس ہوا،	
یکم جولائی ۱۹۱۱ء سنہ	الموڑہ	انجمن تہذیب الاسلام	ندوۃ العلما سے استدعا کیجائے کہ ہم جمیع مسلمانان الموڑہ وقف علی الاولاد کو اپنا مذہبی مسئلہ سمجھتے ہین اور ملتجی ہین کہ گورنمنٹ عالیہ مسئلہ وقف کو منظور فرماکر داخل قانون کردے	

تاریخ	مقام	نام انجمن یا مجلس	رزولیوشن	کیفیت
۹، اپریل سنہ ۱۹۱۱ء	بریلی	انجمن اسلامیہ	انجمن کی رائے مین وقف علی الاولاد شرعاً جایز ہے اور مسلمانونکو مسودۂ وقف پیش شدہ کونسل سے وہان تک اتفاق ہے جہان تک ندوۃ العلما کو ہے،	
۹ جولائی سنہ ۱۹۱۱ء	بونکڑان ضلع لودھیانہ	مسلمانون کا ایک عام جلسہ ہوا،	مسئلہ وقف علی الاولاد ہماری شریعت کے مطابق ہے، مسودہ پیش شدہ کونسل سے ہمکو اتفاق ہے،	گورنمنٹ کو اسکی نقل بھیجی گئی،
۱۴، جولائی سنہ ۱۱ء	گوجرانوالہ	جامع مسجد مین عام جلسہ ہوا،	مسئلہ وقف علی الاولاد ہمارا شرعی مسئلہ ہے گورنمنٹ سے درخواست ہے کہ مسئلہ مذکور قانونی صورت مین لایا جاے،	گورنمنٹ مین اسکی نقل بھیجی گئی،

تاریخ	مقام	نام انجمن یا مجلس	رزولیوشن	کیفیت
۱۸ جون سنہ ۱۹۱۱ء	چھپرامئو،	ایک عام جلسہ مسلمانون کا ہوا	وقف علی الاولاد شریعت اسلام کا ایک اہم مسئلہ ہے،	
۹ اپریل سنہ ۱۹۱۱ء	لکھنؤ،	قیصر باغ مین عام جلسہ ہوا	وقف اولاد ہمارا شرعی مسئلہ ہے،	راجہ صاحب محمود آباد پریسیڈنٹ تھے،
۱۴ اپریل سنہ ۱۹۱۱ء	مراد آباد،	کئی ہزار آدمیون کا مجمع ہوا	ایضاً	قاضی شوکت حسین محرک تھے،
اگست سنہ ۱۹۱۱ء	الہ آباد،	معززبیرسٹران الہ آباد کا جلسہ ہوا	اس جلسہ مین قرار پایا کہ مسودہ قانون وقف کے متعلق اجمالاً یہ اظہار کیا جاے کہ ہم کو اصولاً اس سے اتفاق ہے،	
۱۰ اکتوبر سنہ ۱۹۰۹ء	بنارس،	انجمن تہذیب الاخلاق بنارس	یہ رزولیوشن پاس ہوا کہ وقف علی الاولاد بموجب شریعت اسلام صحیح ہے،	
ستمبر سنہ ۹ء	نواشہر،	انجمن فلاح قریش،	انجمن مین وقف اولاد کے کاغذات پڑھے گئے	

تاریخ	مقام	نام انجمن یا مجلس	رزولیوشن	کیفیت
			وہ انجمن وقف علی الاولاد کی رائے سے اتفاق کرتی ہے،	
اگست سنہ ۱۹۱۱ء	غازی پور،	معززین شہر کا ایک جلسہ ہوا	مسلمانان غازی پور کو قانون وقف سے اصولاً اتفاق ہے،	
اگست سنہ ۱۹۱۱ء	امرت سر	انجمن اصلاح تمدن،	ہم مسودہ وقف اولاد کی تائید کرتے ہین،	
"	جھنگ،	انجمن خادم المسلمین،	وقف اولاد شرعی مسئلہ ہے اس لیے مسودہ وقف مع ترمیمات ندوۃ العلما پاس کیا جاے،	

ضمیمہ

اہل الراے اور مقننین کی رائین اور تحریرین

تاریخ	نام	مضمون	کیفیت
۱۶ فروری سنہ ۱۹۱۱ء	نواب عماد الملک بلگرامی سابق ممبر انڈیا کونسل،	مسٹر گاڈلی کے نام مسئلہ وقف اولاد کے متعلق ایک مطول خط	یہ خط علیحدہ طبع ہو گیا ہے،

تاریخ	نام	مضمون	کیفیت
		ہے جس کے بعض فقرے یہ ہین "مسلمانان ہند کی قدیم شخصی اور رسمی قانون مین انگریز ججون کی جانب سے اس جدید قاعدہ کا داخل کرنا ان اسباب مین سے ہے جو ممتاز اسلامی خاندانون کو رفتہ رفتہ نیست کر رہے ہین"	
سنہ ۱۹۰۵ء	مولوی سید امیر علی صاحب جج پریوے کونسل،	مسئلہ وقف علی الاولاد کے ثبوت مین ایک مضمون ہے جو سنہ ۱۹۰۵ء مین نائینٹین سنچری مین شایع ہوا، اور دوبارہ لا جرنل صفحہ ۱۵ مین چھاپا گیا،	
سنہ ۱۹۰۶ء	آنریبل جسٹس نایر،	یہ ایک مضمون ہے جو وقف علی الاولاد کے ثبوت مین کنٹری ریویو سنہ ۱۹۰۶ء مین شایع ہوا،	
سنہ ۱۹۰۸ء	خان بہادر مولوی محمد یوسف صاحب وکیل کلکتہ،	وقف علی الاولاد کے ثبوت مین ایک نہایت مفصل اور مدلل رسالہ انگریزی زبان مین لکھا،	

تاریخ	نام	مضمون	کیفیت
	قاضی کبیرالدین صاحب بیرسٹرایٹ لا بمبئی،	اس مسئلہ پر ایک مستقل رسالہ انگریزی زبان مین لکھا اور شایع کیا	
	جناب نواب صاحب ڈھاکہ	مولوی شمس الہدیٰ صاحب نے **وقف علی الاولاد** کو محدود کرکے ایک قانون پیش کیا تھا، اسپر گورنمنٹ نے رائین طلب کی تھین اس کی مخالفت مین نواب صاحب ڈھاکہ نے ۱۴ صفحہ کا ایک خط شایع کیا، جس کے اخیر مین لکھتے ہین "اس مسئلہ کے متعلق ہم جناب مولوی **شبلی** صاحب کی کوششون اور لیگ کی توجہ کو بہت کافی خیال کرتے ہین"	
۵ جولائی سنہ ۱۹۱۱ء	شیخ صادق علی صاحب وزیر ریاست خیرپور سندھ اسسٹریٹ،	کمشنر صاحب سندھ کے نام ایک چٹھی ۱۴ صفحون کی اس مسئلہ کے ثبوت مین لکھکر بھیجی، اسکی ایک نقل میرے نام بہ حیثیت سکرٹری انجمن وقف علی الاولاد بھیجی؛	

تاریخ	نام	مضمون	کیفیت
	جناب آنریبل سر راجہ علی محمدؐ خان صاحب رئیس محمود آباد، ممبر وایسرائے کونسل،	ایک خط مین مجھکو لکھتے ہین، "واقعی معاملۂ وقف اولاد ایک نہایت ضروری مسئلہ ہے، سب سے پہلے اس مسئلہ کا دست بابرکت سے انجام پانا بہت مناسب ہی"	
۲۴، اکتوبر سنہ ۱۹۱۱ء	جناب راجہ تصدق رسول خان صاحب رئیس جہانگیر آباد،	مجھکو ایک خط مین لکھتے ہین "مسئلہ وقف اولاد کے متعلق اخبارات مین مضامین دیکھے گئے، مگر ہمارے ہان کوئی فارم آنجناب کے ہان سے موصول نہین ہوا، اگر فارم آیا ہوتا تو تعمیل ارشاد مین کوشش کیجاتی"	
	خان بہادر مولوی محمدؐ شفیع صاحب بیرسٹر سکرٹری مسلم لیگ پنجاب	ایک خط مین لکھتے ہین "میری قطعی رائے ہے کہ فیصلہ پریوی کونسل شرع محمدؐی کے اصولون اور احکام کے برخلاف ہے"	
۲۷، اگست سنہ ۱۹۰۹ء	خان بہادر فضل ربی صاحب	ایک خط مین لکھتے ہین "وقف	

تاریخ	نام	مضمون	کیفیت
	مرشد آباد،	علی الاولاد کے لیئے جو مجلس قایم ہوئی ہے، اسکی ممبری مین حقیر کو شامل کیا جاے"	
۲۵ اگست سنہ ۱۹۰۹ء	نواب مزمل اللہ خان رئیس علی گڈھ وجوائنٹ سکرٹری کالج علیگڈھ	مجلس وقف علی الاولاد کی ممبری کو اپنی عزت سمجھ کر قبول کرتا ہون، ایک سو روپیہ کی ناچیز رقم بطور چندہ عند الضرورۃ حاضر کرنے کا وعدہ کرتا ہون،	
۲۶ فروری سنہ ۱۹۱۰ء	سکرٹری صاحب انجمن اسلامیہ پنجاب،	ایک خط مین لکھتے ہین، "آنجناب سے مسئلہ وقف علی الاولاد کا ذکر بھی آیا تھا درحقیقت آپ نے اس امر مین جو کوششین فرمائی ہین ان سے قوم کو بڑا نفع پہنچنے کی توقع ہے، خدا کرے کہ آپ کی کوششین کامیاب ہون"	
۶ اگست سنہ ۱۹۱۱ء	خان بہادر مولوی محمد یوسف وکیل کلکتہ،	انڈر سکرٹری گورنمنٹ بنگال نے مولوی صاحب موصوف سے مسودہ قانون وقف پیش کردہ	

تاریخ	نام	مضمون	کیفیت
		مسٹر جینا کے متعلق راے طلب کی تھی، اس کے جواب مین ۳۶ صفحہ کا ایک مدلل خط وقف کے ثبوت مین ہے، یہ چھاپکر شائع کیا گیا ہے،	
۲۳، اپریل سنہ ۱۹۱۱ء	مولانا لطف اللہ صاحب مفتی ریاست رامپور،	مسٹر محمد قمر شاہ بیرسٹر جوڈیشل سکرٹری رام پور اسٹیٹ نے مفتی صاحب مذکور سے رائے طلب کی تھی کہ مسودہ قانون وقف شرعاً صحیح ہے یا نہین، مفتی صاحب نے صحیح قرار دیکر اسکو مدلل کیا ہے	
	مولوی اسماعیل وکیل شاہجہان پور و سکرٹری ڈسٹرکٹ مسلم لیگ شاہجہان پور،	صاحب کلکٹر شاہجہان پور نے مولوی صاحب موصوف سے مسودہ وقف پر راے طلب کی تھی، مولوی صاحب نے اصل قانون کو ضروری ثابت کر کے چند ترمیمین پیش کی ہین،	
۲۹، اکتوبر سنہ ۱۹۱۱ء	نواب صاحب سچین اسٹیٹ	ایک خط مین جو سکرٹری انجمن وقف	

تاریخ	نام	مضمون	کیفیت
		کے نام ہی، لکھتے ہین، جناب والا نے جو اسکیم وقف علی الاولاد کی تجویز فرمائی ہے، وہ مسلمانون کے قدیم خاندانون کے حق مین رحمت مجسم ہے،	یہ بہت بڑا خط ہی —
۱۹ مئی سنہ ۱۹۱۱ء	مولوی مقبول عالم صاحب وکیل بنارس،	صاحب کمشنر قسمت بنارس نے مولوی صاحب سے مسودہ قانون وقف پر راے طلب کی تھی مولوی صاحب نے قانون کی تائید کی، اور خفیف ترمیمات پیش کین،	اسکی نقل میرے پاس بھیجدی ہے
۱۲ جولائی سنہ ۱۹۱۱ء	مولوی ابن احمد صاحب بیرسٹر وسکرٹری پراونشل مسلم لیگ الہ آباد،	ایک خط مین سکرٹری انجمن وقف علی الاولاد کو لکھتے ہین، پراونشل مسلم لیگ آپ کی تائید مین عنقریب موریل گورنمنٹ مین روانہ کرے گی،	
۳۰ اپریل سنہ ۱۹۱۱ء	حکیم اجمل خان حاذق الملک دہلی،	مجھکو ایک خط مین لکھتے ہین، جس حد تک وقف اولاد کی	

تاریخ	نام	مضمون	کیفیت
		تحریک پہونچ چکی ہے وہ خوشی کا باعث ہے،	
۲۲ مئی سنہ ۱۹۱۱ء	عبدالقدوس بادشاہ صاحب، مدراس،	ایک خط مین لکھتے ہین، وقف علی الاولاد کا مسئلہ بہت بھاری کام ہے جس باب مین آپ کو معلوم کرایا ہون، اور آپ بھی اِس کے لیے کوشش کر رہے ہین،	
	مولوی علی احمد شاہ صاحب بدایون پریسیڈنٹ انجمن اسلامیہ وسکرٹری ڈسٹرکٹ مسلم لیگ،	ایک خط مین لکھتے ہین مسلمانان ضلع بدایون کی طرف سے مبارکباد کامیابی مسئلہ وقف علی الاولاد دیتا ہون اور یہ مسئلہ مسلمانونکا مسلم شرعی مسئلہ ہے،	

صیغہ وقف کی رپورٹ پڑھنے کے بعد مرزا ہادی صاحب عزیز نے اپنی وہ بیش بہا و پرتاثیر نظم سنائی جس کا بیچینی سے انتظار کیا جا رہا تھا، مرزا صاحب کی نظم اور پھر طرزِ ادا ایسی نہ تھی جو کسی دل پر اثر کئے بغیر رہسکتی وہ نظم مندرجہ ذیل ہے،

نظم مرزا ہادی صاحب عزیز لکھنوی

بیدرد سہی لیکن ہم تمکو رُلا دینگے — جو گھاؤ جگر مین ہے وہ آج دکھا دینگے

ارمان ہین ناواقف آئین محبت سے — ہم مدرسۂ دل مین اب درس وفا دینگے

اسباب جہالت کو تم جمع کئے جاؤ — اک نالۂ سوزان سے ہم آگ لگا دینگے

سمجھے تھے بنائینگے اکسیر خبر کیا تھی — خاکستر دل تجھکو اس طرح اُڑا دینگے

تم جمع کئے جاؤ دامن مین ان اشکون کو — ہر قطرہ سے ہم دل کی تصویر بنا دینگے

جو حرف غلط مجھکو سمجھے ہین سمجھنے دو — دیکھون مری ہستی کو کیونکر وہ مٹا دینگے

کیا اُنسے کرین شکوہ انداز تغافل کا — جب رو کے کہینگے کچھ وہ اور رُلا دینگے

کیا داد وفا لینگے غیرون سے ترے زخمی — پیراہن خونین کو کعبہ مین چڑھا دینگے

ہم چشم تغافل کو پھر قدح کرینگے اب — غفلت کے حجابونکو اک پل مین اُٹھا دینگے

گذری ہوئی دنیا کے اوراق ذرا اُلٹو — جو بات نہین تم مین وہ تمکو دکھا دینگے

اسلام کی وہ شوکت دیکھوگے اگر پھر تم — گذرے ہوے افسانے ہم یاد دلا دینگے

سرسام جہالت کی گرمی سے ہے تم سخت اُلجھن — بڑھتے ہوے پارہ کا زور آج گھٹا دینگے

اس جادۂ علمی پر ہمراہ چلے آؤ — رفتار زمانہ کی ہم تمکو سکھا دینگے

ہوگی عُلما کو جب پیکار مین سرگرمی — ہم داغ محبت سے وہ آگ دبا دینگے

ہو فلسفۂ مغرب یا فلسفۂ مشرق — دریا کی ہم ان دونون دھارونکو ملا دینگے

تمنے جسے دامن سے غفلت کے بجھایا تھا — پھر مجلس علمی مین وہ شمع جلا دینگے

آرائش رُوحانی منظور اگر ہوگی — تعلیم کے آئینے محفل مین لگا دینگے

"پیدا تو کرو دل مین تم ذوق خود آرائی"
"پھر زیب تمھین دیگی خود بینی و خود آرائی"

ای جذبۂ روحانی اے نفس ہیولانی
وہ نقش بٹھا دل پر جو ہو نہ کبھی فانی

دنیا کی ہر اک طاقت مغلوب ہوئی جس سے
تعلیم کی قوت ہے وہ قوتِ روحانی

غالب ہے یہی عنصر دنیا کے عناصر پر
باقی ہے یہی جوہر اعراض ہین سب فانی

مبدے کی طرف اپنے مڑ کر تو ذرا دیکھو
آئیگا نظر تمکو اک جلوۂ عرفانی

تاریخ کے صفحون پر ڈالو نظرِ غائر
کردار سے پھر اپنے شاید ہو پشیمانی

تم جسکے موید ہو وہ دل ہے سراسیمہ
تم جسکے مقلد ہو وہ عقل ہے دیوانی

اسلام کی یہ حالت دیکھی نہین جاتی ہی
اس خانۂ ویران کی اللہ رے ویرانی

اب گورِ غریبان کے ذرّون مین چمکتے ہین
جو علم دکھاتے تھے سینون مین درخشانی

افسوس نہین تم مین کوئی کشش ایسی بھی
اور خاک کے پردون مین یہ جذبۂ پنہانی

یہ جذر و مد آئینہ ہے جہل مرکب کا
ہٹتے گئے مرکز سے بڑھتی گئی نادانی

آثار قدیمہ پر کب تک یہ تمھین نازش
اسلاف کی عزت پر کب تک یہ رجز خوانی

کچھ تم بھی کرو کچھ تم بھی کرو محنت
ناکارہ بنا دیگا یہ ذوق تن آسانی

معلوم بھی ہے تمکو کیا علت ہستی ہی؟
مقصود نہین اس سے آرایش جسمانی

کیا ہو گیا یہ تمکو کیون مر گئے سب جذبے
وہ جوش نہ ہی باقی وہ حالتِ وجدانی

ہر علم مین ہر فن مین ہو سکتے تھی مایہ
ہے تمکو پسندیدہ یہ بے سر و سامانی

اے قوم کے نوخیز و اب کسکی ضرورت ہی
ہین معتمدِ ندوہ جب شبلی نعمانی

پھر کیون نہین کرتے ہو تسخیر علوم اب تم
ہاتھون مین تمھارے ہے جب نقش سلیمانی

اے دین کے ہمدردو دنیا ہی مین رہنا ہی
حاصل کرو اسکو بھی تا قوتِ امکانی

تقریر گل افشان کو پہلو مین سنو آکر
ہین دامن ندوہ مین جو پھول چنو آکر

اِس نظم کے ختم ہونے کے بعد نمازِ ظہر کے لیے جلسہ برخاست کیا گیا اور تمام حاضرین محظوظ ہو کے تشریف لے گئے۔

اجلاس چہارم

تین ہی بجے سے تمام اصحاب نے تشریف لاکر ہال کو بھر دیا، آدھ گھنٹے کے بعد صدر انجمن صاحب تشریف لائے اور کارروائی شروع ہوئی، سب سے پہلے مولوی سید سلیمان صاحب مدرس دار العلوم کو موقع دیا گیا کہ وہ اپنی بیش بہا کتاب الدلیل الی المعرب والدخیل کو جو حسب تجویز نمبر ۲ منظور کردہ اجلاس دوازدہم ندوۃ العلما انھوں نے تیار کی ہے پیش کریں۔

مولوی صاحب ممدوح نے ایک مختصر اور موزون تقریر کے ساتھ اس لغت کو پیش کیا اور خاص جلسہ نے مولوی صاحب ممدوح کی اس خدمت شاقہ کو دلی اعتراف اور بیحد مسرت کے ساتھ قبول کیا

اس کے بعد ایک نہایت اہم اور ضروری تجویز پیش ہوئی جسکا منشا یہ تھا کہ چونکہ حضور نظام کی ریاست مین خطیبون اور اماموں کے لیے منجانب ریاست جاگیرین مقرر ہین اور اکثر انمین بالکل جاہل ہین اسلیے جلسۂ ندوۃ العلما کو گورنمنٹ نظام سے درخواست کرنی چاہیے کہ خطیبون اور اماموں کے لیے تعلیم لازمی کردے مولوی ابوالکلام صاحب آزاد نے اس تجویز کو پیش کرتے ہوے نہایت عمدہ و موثر تقریر فرمائی، افسوس ہے کہ وہ تقریر قلمبند نہین ہوسکی مگر ضروری خلاصہ اُسکا یہ تھا "مذہبی حیثیت سے تو اس تجویز کی ضرورت مین کلام نہین، فقہ کی رو سے علم امامت کے لیے ضروری شرط ہے لیکن دنیوی حیثیت سے بھی اُسکی اہمیت کا انکار نہین کیا جاسکتا۔

آج کل قومی تنزل کے دور کرنے کیلئے مختلف تدبیرین کی گئین لیکن واقعہ یہ ہے کہ قومی بہبود کے مسائل جس سرعت کے ساتھ اماموں اور خطیبون کے ذریعے سے پھیل سکتے ہین کسی دوسرے ذریعہ سے نہین پھیل سکتے۔ خطیب یا امام ہمیشہ ایک جماعت کو اپنے ساتھ رکھتا ہے جو پنجوقتہ اُسکے پیش نظر رہتی ہے، اس جماعت مین غریب، امیر، رذیل، شریف، غرض ہر طبقے کے لوگ ہوتے ہین اس بنا پر ان مسائل کو ہر خطیب نہایت آسانی کے ساتھ قوم کے ہر طبقے مین پھیلا سکتا ہے لیکن اس گروہ کی جہالت سے نتیجہ بالکل برعکس نظر آتا ہے" مولانا غلام محمد صاحب فاضل ہوشیارپوری نے ایک مختصر تقریر کے ساتھ اس کی تائید کی اور آپ کے بعد مولانا عبدالباسط صاحب صاحبزادۂ ملا عبدالقیوم صاحب مرحوم کھڑے ہوے اور ایک مختصر اور پر دلائل تقریر

کی تائید مزید کی جس مین آپ نے یہ بھی فرمایا کہ گورنمنٹ نظام نے خود ہی اپنی ریاست کے خطیبون اور امامون کے لیے مذہبی تعلیم لازمی کر دی ہے مگر اہلکارون کی بے توجہی سے ابتک عملدرآمد نہین شروع کیا گیا اس لیے بجاے اسکے کہ گورنمنٹ نظام سے تعلیم کے لازمی کرنے کی درخواست کیجاے اسکی درخواست کرنی چاہیے کہ مجوزہ اسکیم پر عملدرآمد شروع کیا جائے۔

اس ترمیم کی تائید مولانا میر عبدالکریم صاحب مدرس دارالعلوم نے فرمائی اس لیے رزولیوشن مین ترمیم کی گئی اور ان الفاظ کے ساتھ پیش کیا گیا۔

"یہ جلسہ گورنمنٹ عالیہ نظام حال کے اس سرکلر کے جو قاضیون"
"خطیبون اور امامون کے لئے مذہبی تعلیم لازم کر دینے کے متعلق"
"نافذ فرمایا گیا ہے دل سے قدر کرتا ہے اور یہ درخواست کرتا ہے کہ"
"انکا نصاب تعلیم اور انتظام فرمایا جاے۔"

اس کے بعد پروگرام کی ترتیب کے لحاظ سے مولوی حبیب الرحمان خان صاحب شروانی رئیس بھیکن پور ندوۃ العلما کے اغراض و مقاصد پر تقریر کرنے والے تھے لیکن وقت ختم ہو چکا تھا اسلیے وہ دوسرے دن کے لیے اُٹھا رکھی گئی اور اجلاس چہارم اس اہم تجویز پر ختم ہوا۔

اجلاس عام

اس بات کا اعلان کیا گیا تھا کہ بعد مغرب مولانا ابوالکلام صاحب آزاد فضائل و کمالات سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم پر تقریر فرما کر حاضرین کو محظوظ ہونے کا موقع دینگے لیکن سرعت کے ساتھ بے دینی کے سیلاب کا اُمڈا چلا آنا اور کثرت سے خیالہائے شکوک و شبہات کا نمودار ہو ہو کر قلوب کے تکدر کا بیّنہ بنا اس بات کا مقتضی تھا کہ اسے روکا جاوے اور ان شبہات کا ازالہ کیا جائے۔

پنجاب کے مشہور اسپیکر خواجہ کمال الدین صاحب بی۔اے وکیل چیف کورٹ بھی اس جلسہ مین تشریف لائے تھے اور پروگرام مین اور اہم تجاویز کی وجہ سے آپ کے لکچر کے لیے وقت نہ نکل سکا تھا اسلیے مولانا ابوالکلام آزاد نے آپ کی ضروری تقریر کو اپنی تقریر پر ترجیح دی۔

بعد مغرب خواجہ صاحب ممدوح اسٹیج پر تشریف لائے اور آپ نے تقریباً تین گھنٹہ تک فضائل اسلام پر ایک بسیط تقریر فرمائی، خواجہ صاحب کا طرز استدلال جدید معلومات کو قران کریم کے ساتھ مطابقت دینا اور اسلام کی افضلیت کو غیر مذاہب کے مقابلے پر بغیر کسی قسم کی دل آزاری کے جدید طریقون سے ثابت کرنا ایسا نہ تھا کہ بغیر موثر و مفید ہوے اور بغیر زنگ آلودہ دلون کو صیقل کیے رہ سکتا، تمام حاضرین نے محویت کے ساتھ تقریر سُنی، تقریباً گیارہ بجے تقریر ختم ہوئی۔

اجلاس پنجم

سب کارروائیون سے پہلے حسب قاعدہ قرآن مجید کی تلاوت کی گئی اسکے بعد خان بہادر میر جعفر حسین صاحب نے اعلان کیا کہ کل کے چندہ کی مقدار گیارہ ہزار روپیہ تک پہنچ چکی ہے اور رغبت دلائی کہ چندۂ موعودہ کو ادا کرنا چاہیے اور یہ بھی بیان کیا کہ چندہ جمع کرنے کو فوراً دورہ شروع کیا جائے اور سب سے پہلے اضلاع اودہ و گورکھپور و پٹنہ وغیرہ کا دورہ ہوگا۔

بدقسمتی سے امسال ندوۃ العلما کے چند معزز ممبرون نے وفات پائی تھی جسطرح اونھون نے قومی خدمات کو انجام دیا اور ایثار کا نیا نمونہ پیش کیا جو صرف قرون اولی مین مل سکتا ہے وہ ندوہ کو اس پر مجبور کرتا تھا کہ یہ جلسہ ونکے احسانات کو دوہرا کر اون کے لیے دعاے مغفرت کرے اور اون پس ماندون سے تعزیت ادا کرے۔

مولانا خلیل الرحمان صاحب سہارنپوری نے نہایت رقت قلب کے ساتھ اس تجویز کی تحریک کی کہ جناب مولانا مسیح الزمان خان صاحب مرحوم، جناب خان بہادر حاجی قادر بخش صاحب مرحوم، جناب قاضی علی احمد صاحب بدایونی مرحوم، جناب مولوی عزیز مرزا صاحب مرحوم،

جناب حکیم حاجی عبدالعزیز صاحب مرحوم کے لیے نہایت خضوع وخشوع سے دعاے مغفرت کی گئی اور اون کے پس ماندون سے تعزیت ادا کی گئی،

تجویز یازدہم

اسکے بعد نہایت اہم رزولیوشن پیش ہوا یعنی ملک معظم نے ازراہ مہربانی جو تعلیمی عطیہ پچاس لاکھ روپیہ کا مرحمت فرمایا ہے اوسکا تعلق تمام ملک کے ساتھ ہے اس لیے مستند عربی مدارس کو بھی اوسمین حصہ ملنا چاہیئے۔

مولوی حبیب الرحمان خان صاحب شروانی نے ایک مختصر مگر پر زور تقریر مین گورنمنٹ سے اسکے لیے درخواست کرتے ہوے تجویز بالا کی ان الفاظ کے ساتھ تحریک کی

"مجلس ندوۃ العلما گورنمنٹ سے درخواست کرتی ہے کہ شاہنشاہی عطیہ پچاس لاکھ روپے مین سے عربی مستند مدارس کو بھی حصہ ملنا چاہیے"

شمس العلما مولانا عبداللہ صاحب ٹونکی اور خان بہادر شمس العلما مولوی ابوالخیر صاحب نے اسکی تائید کی اور یہ تجویز بالاتفاق منظور ہوئی۔

خان بہادر شمس العلما مولوی ابوالخیر صاحب نے تائید کرتے ہوے چندہ کی رغبت دلائی اور آیۂ "ان اللہ اشتری من المومنین انفسہم واموالہم بان لہم الجنۃ" تلاوت کر کے دیر تک وعظ فرماتے رہے، اسکے بعد جناب منشی محمد احتشام علی صاحب معتمد صیغۂ مال نے ندوۃ العلما اور دارالعلوم کے جمع خرچ پیش کیے اور نہایت اطمینان کے ساتھ سُنے گئے،

(نوٹ) جمع خرچ وگوشوارہ حسابات ندوۃ العلما رپورٹ ہذا کے آخر مین ملاحظہ ہون،

اسکے بعد مولوی حبیب الرحمان خانصاحب شروانی نے جمع خرچ پر ریمارک

فرماتے ہوے نہایت مفید و بسیط تقریر فرمائی اور بیظاہر کیا کہ مسلمانون مین فیاضی، غیرت اور جوش موجود ہی مگر وہ مجبور ہین دے نہین سکتے اونکے مصارف بڑھے ہوے ہین لہذا سکی بنیاد یہ ہے کہ مسلمان اعتدال اور میانہ روی اختیار کرین -

افسوس ہے کہ ہم ایسی مفید تقریر کو قلمبند نہ کرسکے اسلیے درج کرنے سے معذور ہین

اشاعۃ اسلام ایسا ضروری صیغہ جو ندوۃ العلما کے اہم مقاصد مین داخل بھی ہے ایسے موقع پر کیونکر فراموش کیا جا سکتا تھا چونکہ وقت کافی بچ گیا تھا اسلیے شمس العلما مولانا شبلی نعمانی نے اس مبحث پر ایک مبسوط و موثر تقریر فرمائی اور اوسکے متعلق خاص خاص تجویزون کو ذکر کیا اور اوسکی مثالین پیش کین -

مولانا ممدوح کی یہ تقریر جسکا لفظ لفظ اثر مین ڈوبا ہوا تھا حاضرین کے دل مین چٹکیان سے رہی تھی اور اون کی اندرونی تاثیر کو امداد کی صورت مین ظاہر کر رہی تھی -

یہ حالت دیکھکر مولانا نے فرمایا کہ مدعا جو ظاہر ہے اور فوری اثر جو مسلمانون کا خاصہ ہے مین اسکا قائل نہین بلکہ آپ لوگ یہان سے جانے کے بعد اس اثر اور تحریک کو جاری کرین تو وہ قابل قدر اور اسلام کی سچی خدمت ہی وہ تقریر حسب ذیل ہے -

نوٹ، چونکہ مولانا ممدوح کی یہ تقریر بھی مختصر نویسون کے ذریعہ سے ملی ہی اس لیے اسمین وہ قوت اور زور نہین ہے جو مولانا ممدوح کے بیان مین تھا -

تقریر شمس العلما مولانا شبلی صاحب نعمانی

حضرات مین نے اسلام کی تاریخ جہانتک مجھ سے ہو سکا نہایت غور و فکر کے ساتھ پڑھی ہے مین تیرہ سو برس کی وسیع مدت کا ایک حد تک واقف کار ہون، کہ تمام ممالک اسلامیہ مین

مسلمانون کی حالتین مختلف زمانون مین مختلف سلطنتون مین مختلف دورون مین کیا رہی ہو مگر مین آپ کو صحیح شہادت دیتا ہون، کہ مجھکو نہین معلوم ہے کہ مسلمانون پر کوئی وقت اور کوئی زمانہ آج سے زیادہ مشکل شاق اور آج سے زیادہ تباہ کنندہ گذرا ہے مجھکو معلوم ہے کہ ایک زمانہ ایسا مسلمانون پر گذرا ہے چھٹی اور ساتوین صدی مین جبکہ تاتاری اوٹھے اور وہ ایک طرف سے پائمال کرتے ہوے شام تک پہونچ گئے" مورخون کا یہ بیان ہے کہ نوے لاکھ مسلمان قتل کر دیے گئے اور پیوند خاک کر دیے گئے" ایسا سخت زمانہ بھی گذرا ہے سیکڑون سلطنتین تباہ ہوئین، سیکڑون خاندان برباد ہو گئے، بغداد جو کہ ام دین اور تمام دنیا کے مسلمان جسکو بنت العرب کہتے تھے اوسکی یہ کیفیت ہو گئی کہ جو لوگ سفر مین گئے ہوے تھے جب وہ واپس آئے تو اونکو اپنا محلہ نہین ملتا تھا تو گھرون کا کیا ذکر ہے" یہ حالت گذری ہے ایسا زمانہ تھا جبکہ شیخ سعدیؒ کو یہ کہنا پڑا کہ ؎

ای محمد گر قیامت سر برون آری زخاک سر برون آرد قیامت درمیان خلق بین

خون فرزندان احمد مصطفی شد ریختہ

ایک حالت گذری ہو مگر مین اس حالت کو بھی آجکی حالت سے آسان تر اور سہلتر سمجھتا ہون، اسلیے کہ اون پر تو فقط ایک ملکی مصیبت تھی، مذہب پر اخلاق پر قوم کی معاشرت پر کوئی حملہ نہین تھا کوئی صدمہ نہین تھا تاتاری کسی مسلمان سے یہ نہین کہتے تھے کہ تم اپنے عقائد اسلام سے برگشت ہو جاؤ، اور کوئی ایسی ترغیبین تاتاری نہین دیتے تھے کہ جس سے مسلمانون کے مذہبی اعتقادات و مذہبی خیالات مین کسی قسم کی کمزوری پیدا ہو، چنانچہ اسکا یہ اثر پیدا ہوا کہ خود وہی ہلاکو خان کہ جو برباد کنندۂ دین اسلام تھا اوسکا پوتا مسلمان ہو گیا اور اسلام لایا، اسکی وجہ یہ تھی کہ چنگیز کی حالات سے مذہب سے اونکو کوئی غرض نہ تھی، مذہبی معاملات مین وہ نہایت فیاضی سے مسلمانون کو دخل دیتے تھے یہانتک کہ اون کے واعظ اور علما جو دربار مین داخل تھے اون سے وہ وعظ اور پند

سنتے تھے محقق طوسی جو باعث فخر ہی بلحاظ اپنے علم کے اور کمالات کے وہ وزیر تھا ہلاکو خان کا،
اس سے آپ قیاس کر سکتے ہین کہ یہ مصیبت یکطرفہ تھی مگر آج کل مسلمانون کی کیا حالت ہی کونسا
پہلو ہے جس طرف سے زد نہین ہے وار نہین ہے ان سب کی تفصیل کرنیکا موقع نہین ہے
مسلمانون کی پولیٹیکل حالت کیا ہی؟ اسکو جانے دیجیے مسلمانون کی تعلیمی حالت کا تناسب کیا ہی
جسکے لیے یونیورسٹی قائم ہورہی ہی یہ بھی ایک ضروری چیز ہے لیکن خیر سوال یہ ہی کہ یا تو یہ حالت
تھی کہ یدخلون فی دین اللہ افواجا یا اب اسکے مقابلے مین کیا لفظ سننے مین آتے ہین کہ ہندستان
مین (آپ لوگون کے کبھی کبھی بطور خفیف آواز کے جو کانون مین بھنک کیطرح پڑجاتی ہی) فلان
مقام پر تو مسلم مائل بہ ارتداد کردیے گئے، یا مرتد کردیے گئے، آپ یہ کہکر اپنی تسلی کرلیتے ہین کہ وہ پہلے ہی
سے ایسے تھے، یہ اتفاق کی بات ہے کسی لالچ سے کسی طمع سے کسی حرص سے اونسے قبول کرلیا ہوگا
لیکن حضرات جیسا کچھ آجکل کئی مہینون کی خط وکتابت سے معلوم ہوا ہی اشتہارات دینے
کے بعد جو تحریرات جابجا سے آئی ہین اور جو کیفیتین محقق طور سے معلوم ہوئین جو ایجنٹ وسفیرون کے
بھیجنے سے دریافت کی گئین، خاص ایک شخص حسن شاہ مقرر کرکے بھیجا گیا۔ اونھون نے بہت سے
مقامات مین جاکر خود دیکھا تو ایسی حیرت انگیز باتین معلوم ہوئی ہین کہ جسکی بنا پر مین نہین سمجھتا کہ اگر
تمام مسلمان قوت متفقہ سے متحد نہ ہونگے تو کیا ہونا ہے حضرات اس بات کی شکایت کرنا نہایت عبث
ہے میرے نزدیک یہ بالکل بدنصیبی کی بات ہی کہ ہم آپ یہ شکایت کیا کرین کہ ہمارا فریق ثانی خواہ
ہندو یا پارسی ہون خواہ مجوسی یا کوئی ہون کیون ہمکو ترغیب دیتے ہین، نعوذ باللہ اسلام سے
مرتد ہوجانیکی، کیون ہندو بنانا چاہتے ہین کیون عیسائی بنانا چاہتے ہین ہرگز دنیا میدان مسابقت
اور کشمکش ہے میدان رزم ہے اسمین آپ کسکو روک سکتے ہین، فرض کیجیے کہ ایک خاندان کے دو
لڑکے ہین اونمین آپسمین رشتہ اتحاد وارتباط ہی دونون گریجویٹ ہین، ایک عہدہ ڈپٹی کلکٹری کا خالی ہو

تو کیا دونون اوسکے حاصل کرنیکی کوشش نہ کرینگے ؟ کیا ایک یہ چاہیگا کہ مین فیل ہوجاؤن اور
اور میرا بھائی پاس ہوجاوے اور نوکر ہو جاوے نہین بلکہ دونون برابر درجہ کی قوت صرف کرینگے
اور کوشش کرینگے اور دونون حقیقتاً یہ چاہینگے کہ میرا بھائی کامیاب نہو اور مین ہوجاؤن ،
کیا یہ کسی قسم کی بدنفسی ہی یہ دنیا کی حالت ہی فطرت انسانی ہی کہ اپنے مقصد کے حاصل کرنیکے لیے
جتنی تدبیرین ممکن ہون وہ کرے ، اس لیے ہمارے مخالف اور ہمارے فریق ثانی بہت یہ کچھ
کوشش کررہے ہین تو ہمکو یہ اعتراض نہ کرنا چاہیے کہ وہ کیون کرتے ہین اونکی شرارت ہے یا
خدانخواستہ اونکی خباثت ہی یہ نہین ہے بلکہ ہمکو خود یہ دیکھنا ہے کہ ہم بجاے خود بھی ایسی ہی
کوشش کرتے ہین یا نہین اگر نہین کرینگے تو یہ میدان مسابقت ہی مین ہم ہار جائینگے -
حضرات حالت یہ ہے کہ ہم تو فخر و ناز کرتے ہین علیگڈہ کالج پر ، ہم فخر و ناز کرتے ہین دیوبند پر ،
ہم فخر و ناز کرتے ہین ندوۃ العلما پر ، لیکن مین آپکے سامنے ایک مختصرسی چیز کا جسنے کبھی اپنا
نقارہ فخر نہین بجایا ہی اوسکی حالت بیان کرتا ہون کیا کوئی ایسی مثال تمام دنیا مین اسوقت موجود
ہے کوئی دکھا سکتا ہی مین آپ کے سامنے ایک خاص بات پیش کرتا ہون کہ ہمارے جتنے کام
اس وقت تمام ہندوستان مین ہین اون سب کے ہم نقارہ نواز ہین ثنای خود بخود گفتن نمی زیبد
اگر ندوہ ہی تو ہم کو اپنے ندوہ کے متعلق ندوہ مین لکھنا پڑتا ہے کہ یہ ایسی چیز ہے ویسی چیز ہی ،
رپورٹین ہین روداد ین ہین اگر علیگڈہ ہی تو اوسکی ہر سال یہی نقارہ نوازی کیجاتی ہے ،
کانفرنسون کے ذریعہ سے لوگون کے ذریعہ سے مگر وہ لوگ بھی آج ہین اس دنیا مین اونکی
طرف کو دیکھنا چاہیے کہ سب کچھ کررہے ہین مگر اونکے حالات اونکی کوششین اونکی جدوجہد اونکی
زبان سے سننے مین نہین آتی بلکہ زمین و آسمان بولتے ہین ، مجکو گروکل کا قصہ اسوقت بیان
کرنا ہے ، کہنا پڑتا ہے کہ گروکل کے حالات کسی ہندو کے لکھے ہوے مجھے نہین ملے ، مین نے

گروکل کے حالات اوسکے بانیون سے سنے ہین نہ تحریرون سے اور نہ زبانی، بلکہ اون
مسلمانون سے جو وہان گئے ہین، اون انگریزون سے جنھون نے وہان جاکر قیام کیا ہی
پانچ پانچ اور چھہ چھہ دن وہان رہے ہین اونھون نے پانیر مین اسپر متعدد آرٹیکل لکھے ہین اونسے
سُنے ہین اور معلوم کیے ہین، وہ یہ حالات ہین، یہان تو یہ حالت ہی کہ اگر ہم کسی غریب آدمی
کو عربی پڑھوانا چاہین تو ضرور ہی کہ ہم اوسکو وظیفہ دین، اسکالرشپ دین، اگر کسی کو ہم انگریزی
پڑھوانا چاہین تو گو ہم اوسکی دنیاوی معاش کے لیے بندوبست کرتے ہین، لیکن ہمکو ضرورت
ہے کہ ہم اوسکو رشوتین دین وظیفہ اور اسکالرشپ دین، رشوتین بھی چھوٹی نہین دس دس بیس بیس
اور چالیس چالیس روپیہ کی، برادران اسلام سوال یہ ہی کہ اگر آپ مین سے کوئی ایسا مدرسہ قائم کری
جسکی مین ابھی اسوقت تشریح کرتا ہون تو آپ مجھکو بتائیے کہ تمام ہندوستان مین سے ایک شخص
بھی ایسا ہی جو ایسی تعلیم کے لیے مستعد ہو اور ایسے مدرسہ مین جانے کیلیئے طیار ہو یعنی گروکل
جو چیز ہے اوسنے اپنے مقاصد اپنے اصول اور اپنے رول یہ قرار دیے ہین کہ یہ ایک درسگاہ ہم
بناتے ہین جسمین وہ بچے لیے جائینگے جنکی عمر شاید آٹھ برس کی ہو ایسے بچے اسمین داخل کیے جائینگے
شرط یہ ہوگی کہ چوبیس برس کی عمر تک وہ گھرون پر جانے نہ پائین فقط وہان تعلیم پائین، اور کسی
مشغلہ مین نہ پڑینگے، ۲۴ - ۲۵ برس تک کی عمر کا جو زمانہ ہی نوکری کرنے کا جسکے بعد سرکاری نوکری
نہین ملتی اس زمانے کو گویا وہ کھو دینگے مقصد یہ ہے کہ وہ ناکارہ ہو جائین اور سرکاری ملازمت
کی ترغیب کا ذرا بھی موقعہ باقی نہ رہے، اونکو وہان پر زندگی کیونکر بسر کرنی ہوگی، یون کہ ایک لکڑی کا
تختہ سونے کو ملیگا، پلنگ نہین چارپائی نہین گدا نہین کمبل اوڑھنے کے لیے، پاؤن یا تو ننگے
یا کھڑاون پہننے کیلیے ملینگی، یہ تو اونکی حالت ہوگی، لذائذ اطعمہ جو ہمارے یہان سب سے بڑی چیز
کالج مین بھی اور ہمارے غریب جھونپڑے (یعنی ندوہ) مین بھی رات دن رہتی ہی وہ یہ ہے کہ

آج قورمے کا مزہ ذرا اُترا ہوا تھا پلاؤ کا رنگ اچھا نہین تھا زعفران کم تھی طلبہ کی شکایت ہے کہ آج قورمہ مین کساؤ کم تھا، مگر اونکو سیدھا سادہ بالکل غریبانہ کھانے دیے جائینگے، مگر یہ کن کے لڑکے ہین آپکو یہ خیال ہوگا کہ سڑک پر پڑے ہوے بچے چُن لیے گئے ہونگے، اُن کو تو اتنا بھی غنیمت ہی مگر یہ وہ لڑکے ہین جنکے والدین مصارف کے لیے ۲۵ روپیہ ماہوار دیتے ہین، ۲۵ روپیہ ماہوار فیس ہی ایسی سخت زندگی سے رہنے کے لیے ایسی مصیبت سے بسر کرنیکے لیئے اونکے والدین ۲۵ روپیہ ماہوار اپنے گھر بیٹھے بھیجتے ہین، ۳۰۰ لڑکے تعلیم پارہے ہین اور اونمین سے ایک بھی ایسا نہین ہے کہ جو مفلس ہو جسکو وہ اسکالرشپ دیتے ہون یا رشوت دیکر پڑھاتے ہین، پچیس روپیہ بھی دیے جائین کمبل اوڑھنے کے لیے، فرش خاک سونے کو، کھانے کے لیے ایسی سادی غذا جسپر ہم مسلمان مشکل سے راضی ہونگے، کام اونکا کیا ؟ تعلیم وہ کیا پاتے ہین؟ اونکی تعلیم یہ ہی کہ ایک طرف تو نہایت اعلیٰ درجہ کی سنسکرت اور وید اور اُن کے جو علوم دینی ہین اونکی تکمیل، مگر معاف کیجیگا، ہم لوگونکی طرح نہین کہ اتنے بڑے محقق بنے بیٹھے ہین پوچھو کہ حضرت ایک حرف انگریزی بھی پڑھ سکتے ہو تو جواب ندارد، جب مین ٹرکی سے واپس آرہا تھا اتفاق سے گھر مین علالت تھی، ایک رات کو بارہ بجے تار آیا مین نے اوسکو کھولا، دل مین دبدہا پیدا ہوا کہ کیا واقعہ ہی خدا جانے کیسا تار ہی خیر مین دوڑا ہوا سر سید مرحوم کے نواسے کے پاس گیا اونھون نے پڑھکر سنایا کہ یہ تار نواب علی حسن خانصاحب نے بھوپال سے بھیجا ہے وہ آپکو ٹرکی سے بخیر واپس آنے پر مبارکباد دیتے ہین، یہ حال ہم مولوی صاحبان کا ہے، اور اونکو دیکھیے کہ سنسکرت مین تو یہ کمال اور اپنے مذہب کی پوری واقفیت اوسکے ساتھ بھی انگریزی مین نہایت اعلیٰ درجہ کی تعلیم اس حدتک کہ نیلپ جسنے پانیر مین ایک بڑا آرٹیکل لکھا ہے کہتا ہی کہ مین نے وہان کے لڑکون کو جاکے دیکھا کہ انٹرنس کلاس مین جو لڑکے پڑھتے ہین وہ

انگریزی مین سرکاری کالجون کے بی۔ اے۔ کی برابری کرتے ہین، آلات سائنس تمام جمع کیے گئے ہین، بڑے بڑے لائق اور اعلیٰ درجہ کے پروفیسراون کو موجودہ علوم و فنون سکھاتے ہین اور سائنس کی تعلیم دیتے ہین اور اوسکے ساتھ ریاضت محنت اور جفاکشی اونکو سکھلائی جاتی ہے، اونکو دو وقت تالاب مین نہلایا جاتا ہے اور اونکو میلون دوڑایا جاتا ہے اور اونکو مجاہدین بنایا جاتا ہے، کام اونکا کیا ہوگا؟ کام اونکا یہ ہوگا کہ نہ وہ سول سروس مین جگہ تلاش کرینگے، نہ وہ ہائیکورٹ کی ججی کے متوقع ہونگے، نہ وہ کچہریون مین جاکے خاک چھانینگے، نہ وہ بیٹھکر ممبر پر وعظ کرینگے، بلکہ اون کا کام یہ ہوگا کہ گلے مین کفنی ڈالے ہوے ادنیٰ درجہ کے دیہاتون مین جاکر جہان زندگی بسر کرنا سخت مشکل ہے وہان چنے چبا چبا کر بسر کرینگے اور اپنے مذہب کو پھیلائینگے اور نعوذ باللہ مسلمانون کو ہندو بنائینگے، یہ اونکا مقصد ہے اسکے اوپر ایک طرف تو ہماری فیلنگ یہ پیدا ہوتی ہے کہ ہماری ترقی ہو، دوسری طرف جب ہم دیکھتے ہین کہ ایک شخص سرندر ناتھ یا مدن موہن مالوی اپنی قوم کے لیے کام کر رہا ہے تو ہم اوسکی تحقیر کرتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ کیون ایسا کر رہا ہے اور مسلمانون کو نقصان پہونچا رہا ہی؟ بلکہ ہمکو داد دینی چاہیے کہ اوسکا جو فرض تھا اپنی قوم کے لیے اوسکو وہ ادا کر رہا ہی اب اوسکے مقابلہ مین ہمکو کیا کرنا چاہیے؟ اونکی (یعنی ہندوونکی) تو مختلف شاخین قائم ہو چکی ہین مختلف شدہی سبھائین قائم ہو چکی ہین کیفیت یہ ہی کہ مین نے ابھی کسی اخبار مین یہ اشتہار چھپوایا ہی نہین بھیجا ہی لیکن باین ہمہ مسلم گزٹ نے اسکے پروف کو غلطی سے چھاپ دیا، اوسکا یہ اثر ہوا کہ فوراً آریہ مسافر مین اور پرکاش مین اپیل کیگئی کہ او ہو مسلمان غضب ڈھائے دیتے ہین ہماری شدہی کو روکے دیتے ہین، ہم جو نومسلمون کو شدہ کرنا چاہتے ہین اوسکو روکے دیتے ہین، لہذا ہمکو فوراً قوت کے ساتھ آمادہ ہو جانا

چاہیئے اور اس مہینے مین ہمکو دس ہزار روپیہ جمع کر دینا چاہیے جہان ایک واعظ مسلمانون
کا جائے وہان ہمکو دو بھیجنے چاہیئین، یہ اعلان چار اخبارون مین جو یہان آتے ہین آریہ مسافر
ارجن، پرکاش، اور لیڈر مین مین نے دیکھا تھا، یہان تو کچھ بھی نہین ہوا اور وہان یہ طیاریان
ہوگئی ہین، اوسکی ایک شاخ فرخ آباد مین قائم ہوئی ہے، مجھسے خود ایک وہان کے تحصیلدار
نے بیان کیا تھا کہ مین نے اپنی آنکھ سے دیکھا کہ وہان کے نصاب تعلیم مین قرآن مجید کی تفسیر حسینی
داخل ہی، کیا کسی نیک نیتی سے کیا اس لیے کہ قرآن مجید سے کوئی فائدہ حاصل کرین، کیا
اسلیے کہ ہدایت لینا چاہیئے، کیا مقصد تفسیر حسینی کے رکھنے سے، مگر اسکے مقابلہ مین مسلمانون مین
کیا ہے پورا سناٹا، پورا سناٹا، یا اگر مقابلہ کیا جاتا ہی تو اس طرح سے کہ توپ کے مقابلہ مین مکھیان،
یا اگر مقابلہ کیلیے آمادہ ہوتے ہین تو ایسی صورت سے اور ایسی بے ترتیبی سے کہ کچھ بھی اثر
نہین ہوتا، آج ہندوستان مین پانچ یا سات کروڑ مسلمان ہین مگر اونمین سے اہل عرب یا
اہل عجم بہت کم ہین، زیادہ تر وہ لوگ ہین جو کہ یہان کے لوگ تھے اور وہ مسلمان ہوگئے،
یا کیئے گئے، جیسا کہ لوگ کہتے ہین کہ جبراً وہ مسلمان کیے گئے، خیر یہ ایک تاریخی مسئلہ ہے،
لیکن جہانتک مین نے تحقیق کی ہی کوئی شخص یہانتک کہ ایک متنفس بھی جبراً مسلمان نہین کیا
گیا، سخت جاہل ہی جسکا یہ دعوی ہے کہ لوگ جبراً مسلمان کیے گئے، عالمگیر سے زیادہ لوگ کسکو
متعصب کہہ سکتے ہین، مگر عالمگیر کے متعلق خود الفنسٹن نے یہ لکھا ہے کہ عالمگیر نے جتنا بھی
ظلم کیا ہو مگر یہ مطلقاً ثابت نہین ہے کہ تمام عمر مین ایک ہندو بھی جبراً مسلمان کیا ہو،
واقعات اور حالات ایسے تھے، آج آپ اس زمانہ مین خیال فرمائین کہ ہماری گورنمنٹ
انگریزی مین کسقدر ٹالریشن اور کسقدر بی تعصبی ہی کسقدر ہماری مذہبی فیلنگ کا خیال
کرتی ہی جسطرح ایک مسلمان پادری ہوکر اسلام کے خلاف کہہ سکتا ہی اسیطرح اوس سے زیادہ

سختی کے ساتھہ ایک مسلمان پادری پر اعتراض کرسکتا ہی لیکن گورمنٹ کبھی دخل نہین دیتی، باوجود اس بے تعصبی اور باوجود اس چشم پوشی اور باوجود اس فیاض دلی کے کیا نتیجہ ہی کہ اسوقت ۳۰ لاکھہ آدمی عیسائی ہو گئے، جو مسلمان تھے یا ہندو تھے، کیا یہ جبرًا عیسائی بنائے گئے ہین؟ یورپ کا اور انگریزی خوانونکا مذاق یہ ہی کہ جہان دو واقعات کو اونھون نے ساتھہ دیکھا یہ منطق کی غلطی کرتے ہین، ایک کو علت اور دوسرے کو معلول قرار دیدیتے ہین، اونھون نے دیکھا کہ مسلمان ہندوستان مین آئے، یہ ایک بات، ہندو بہت سے مسلمان ہوگئے، یہ دوسری بات، اب اونھون نے ایک کو علت اور دوسرے کو معلول قرار دے لیا اور یہ نتیجہ نکالا کہ مسلمانون نے جبرًا ہندؤن کو مسلمان کیا، لیکن اگر یہ دلیل صحیح ہی تو کہنا چاہیے کہ خدانخواستہ انگریزی گورنمنٹ نے بھی لوگون کو جبرًا عیسائی بنایا، لیکن حضرت اگر انگریزون نے لوگون کو جبرًا عیسائی نہین بنایا ہی تو غیرون کو کیا حق ہی کہ وہ کہین کہ ہندو جبرًا مسلمان بنائے گئے، یہ ایک واقعہ ہے کہ جب حضرت معین الدین چشتی اجمیر شریف مین تشریف لائے تو راجپوتانہ بھر مین کہین اسلامی سلطنت نہ تھی کون جبر کرنے والا تھا، خواجہ صاحب کوئی تلوار نہین رکھتے تھے کوئی لاؤ لشکر نہین رکھتے تھے، ایک فقیر مسکین گوشہ نشین، وہ آکر زمین مین پہاڑ کی کھو مین بیٹھہ گئے اور راجپوتانہ بھر کو روشن کردیا (چیرز) آج کیا حالت ہے؟ مین اجمیر گیا ہون (آج اتنا تعصب اور منافرت ہندو مسلمانون مین پیدا ہوگئی) مگر باین ہمہ مین نے سُنا ہی کہ ایک ہندو آتا ہے، پہلے جناب حضرت خواجہ معین الدین چشتی کے مقبرہ کے درشن کرتا ہے اوسکے بعد اپنے شوالہ مین جاتا ہے، ان لوگون نے اسلام کو پھیلایا تھا، آج ہزارون لاکھون ہندؤن کو دیکھتے ہین کہ اون کے مزار پر جاتے ہین اور سجدہ کرتے ہین، جسکو ہم بھی جائز نہین رکھتے، وہ اتنا اعتقاد اور محبت رکھتے ہین،

کیا اسپر بھی آپ یقین کر سکتے ہین کہ اسلام جبراً پھیلایا گیا' اونھون نے اسلام کا ایسا نمونہ دکھلا دیا کہ دل اونکی طرف کھنچا جاتا تھا' جیسا کہ جناب صدر نے کل فرمایا تھا' کیا نکتہ نفیس فرمایا تھا' مین برابر تاریخین دیکھتا رہا ہمیشہ حالات پڑہتا رہا کبھی اس نکتہ کی طرف میری نظر بھی نہین پڑی تھی جیسا کہ صدر محترم نے فرمایا' آپ نے فرمایا کہ صحابہ کرام جب ایران مین گئے تو زبان سے بالکل ناآشنا تھے' کوئی صاحب یہ نہین کہ سکتے کہ وہ وہان فارسی زبان مین تقریرین کرتے تھے' یا شام مین تو بالکل گونگے تھے وہان کی زبان کے لحاظ سے' مترجم کے ذریعہ سے بولتے تھے زبان کی ضرورت نہ تھی' اونکا جسم' اونکی صورت' اونکے عادات اونکے اخلاق' اونکے حالات' یہ چیزین تھین جو لوگون کو موہے لیتی تھین اور لوگ مسلمان ہو جاتے تھے۔

ایک واقعہ یہ پیش آیا کہ سفیر روم آیا صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مجمع مین پیغام لیکر جنگ کا' یہ واقعات ہین' وہ شام کو وہان آکر ٹھہرا اور رات کا بڑا حصہ اوسنے وہان بسر کیا' دیکھتا ہے ایک عجیب محویت طاری ہے عجب لوگ ہین جنکے چہرے سے جنکی باتون سے جنکے نور سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ زمین منور ہوئی جاتی ہے جہان دیکھتا خاکساری پاتا ہے پوچھتا ہے کہ امیر المؤمنین کہان ہے؟ رئیس عساکر کہان ہے؟ لوگ کہتے ہین کہ کہین زمین پر بیٹھا ہوگا' ایک غریب آدمی فرش خاک پر بیٹھا ہوا ہے نہ کوئی تعظیم ہے نہ تکریم' اس رنگ کو دیکھکر اوسکا یہ عالم ہوا کہ اوسنے کہا کہ حضرت مین تو اب واپس نہین جاؤنگا یہین رہونگا' اونھون نے کہا کہ یہ نقض عہد ہوگا' سفیر جب کہین جایا کرتا ہے تو یہ بات بھی داخل عہد سمجھی جاتی ہے کہ وہ اوسی طرح سے بخیر و عافیت واپس بھیج دیا جاوے تاکہ یہ شکایت نہو کہ وہ جبراً روک لیا گیا' اسواسطے اگر اسلام لاتے بھی ہو تو ایک دفعہ جاؤ ادھر

واپس آؤ، ان چیزون نے مسلمان بنا دیا تمام دنیا کو، یہ چیز تھی مسلمان بنانے والی۔

حضرت ابن عباس اسکندریہ کو فتح کرتے ہین، مصر و قاہرہ فتح ہو جانے کے بعد حضرت عیسیٰ کا ایک اسٹیچو یا بت بنا ہوا تھا اتفاقاً ایک تیر کسی نے مارا وہ آنکھ مین لگ گیا، اوس تصویر کی آنکھ پھوٹ گئی، اس واقعہ کو مسلمان تو الگ خود مصر اور یورپ کے ایک مؤرخ نے جو عیسائی اور بشپ تھا اوسنے لکھا ہین نے اوسکی کتاب مین جو آکسفوڑ مین چھپی ہے خود دیکھا کہ پروفیسر تھاق نے لکھا ہے کہ لوگون نے جاکر عمر ابن عباس سے شکایت کی کہ آپ کے ایک شخص نے ہماری بزرگ تصویر کو توڑ ڈالا اور بی حرمتی کی آپ نے واقعہ پوچھا اوسنے بیان کیا تب آپ نے پوچھا کہ معاوضہ کیا چاہتے ہو اسکا کیا کفارہ ہے؟ اونھون نے کہا ہم بھی جو محمد تمھارا نبی ہے اوسکا ایک بت بنا کر اوسکی آنکھ کو پھوڑ دینا چاہتے ہین آپ نے فرمایا کہ اس سے تو کچھ حاصل نہین، ہم لوگ تو تصویر کی تعظیم نہین کرتے تصویر بنانا تو کبھی ہمارے نزدیک قابل تعظیم نہین، کیا تم اس بات پر راضی ہو سکتے ہو کہ ہم مین سے جس شخص کو چاہو اوسکی ایک آنکھ پھوڑ دو؟ اونھون نے کہا کہ ہم آمادہ ہین لیکن عیسیٰ ہمارا خدا ہے سب سے بڑا شخص تھا اسواسطے ہمارا ایک فوجی ادنیٰ درجہ کے شخص کے ساتھ یہ برتاو کرنا پورا انتقام نہین ہے، اگر تمھارا رئیس عسکر یعنی سپہ سالار فوج اس بات پر آمادہ ہو تو البتہ ہم راضی ہو سکتے ہین، حضرت ابن عباس نے پوچھا کونسی آنکھ اوسکی پھوٹی تھی؟ اوسکے بعد تلوار لی اور اپنی آنکھ پیش کی اور کہا کہ اسکو نکال لو تلوار اوسکے ہاتھ سے چھوٹ گئی اور اوس نے کہا کہ حیف ہے تم لوگون سے مقابلہ کرنا، غرض کہ ان باتون نے مسلمان بنا دیا، بہرحال جو لوگ کہ برکات اولیا سے، اور جو حضرت صوفیہ کرام کی روشنی کے اثر سے مسلمان ہوے تھے، آج اونکی کیا حالت ہے؟ ہم نے جو تحقیقاتین کی ہین ہم نے جو رپورٹین

حاصل کی ہین ہمارے پاس ایک پشتارہ ہے نہایت کثیر خطوط کا جسمین سے چند نام مین نے
اس اشتہار مین شایع کر دیے ہین، ان سے معلوم ہوا کہ وہان کے نو مسلمون کی کیا حالت
ہے؛ اون کے نام تو ہین لچھمن سنگھہ دیال سنگھہ اگر اونسے پوچھا جاوے کہ تم جانتے ہو
کہ خدا ہے کوئی؟ رسول خدا کوئی شخص گذرا ہے؟ نہین معلوم صحابہ کرام کوئی چیز نہین معلوم
نماز روزہ وغیرہ کبھی سنا ہے؟ نہین کسی کسی گاؤن مین مسجد ہے مگر اوس مسجد کو گوبر سے لیپتے
ہین، بعض مسجدون مین بت رکھے ہوے ہین جنکو وہ جاکر پوجتے ہین، یہ حالت ہے، اگر
کسیکو شک ہو تو جاکر دیکھہ آئے یہ کسکا قصور ہے اونکا یا ہمارا، ہم مسلمانون کا، ہم واعظین کا،
ہم داعات کا، حضرات یہ بے شبہ نہایت آسان بات ہے کہ ہم وعظ کہنے کے لیے
ایسے مقامات پر جائین کہ جہان ہم آرام و آسائش سے کھا سکتے ہین پی سکتے ہین ہماری
دعوت ہوسکتی ہے ہمارا کھانا جو ہم گھر مین کھاتے ہین وہ کم از کم ہمکو وہان ضرور ملسکتا ہے،
مگر اون مقامات مین جانیکی ضرورت ہی نہین، ان مقامات مین جانا تو ع گفتن دعاے
زلف تو تحصیل حاصل ست؛ جانا تو وہان ہے جو قصبات اور شہرون سے پندرہ پندرہ
بیس بیس میل پر مقامات ہین جہان خود ہمارے ندوہ کا ایک طالبعلم عبدالودود گیا ہے
اوسنے خود بیان کیا ہے کہ مین تین وقت وہان رہا ہون کوئی چیز کھانے کو نہین ملی،
وہان نہ کوئی دوکان تھی نہ بازار، تین وقت متصل فاقہ کرنا پڑا کسی نے مجھے روٹی نہین
دی، چوتھے وقت شہر مین آکر مین نے کھانا کھایا، اوسی جگہ جانے والا تلاش کرنا چاہیے،
وہان جانے کے لیے لوگ طیار نہین ہین، خطوط جو میرے پاس آتے ہین آپ اون کو
پڑھیے، اوسمین یہ ہے کہ شہرون مین تو آپ واعظ بھیجتے ہین، شہرون مین آپ مناظرہ
کرتے ہین، آپ اون مقامات مین علاج کرتے ہین جہان مریض ہی نہین، جہان بیماری ہے

جہان موت ہے وہان کیا ہورہا ہے -

حضرات میرے اوپر ابتدا اس اثر کی یون ہے کہ دو سال ہوے کہ شاہجہانپو
سے ایک خط میرے پاس سفید خان سوداگر کا آیا تھا کہ شاہجہان پور سے آٹھ کوس پر
ایک گانون ہے جمال پور وہان کے رئیس راجپوت جو مسلمان ہین وہ ہندو ہونا چاہتے
ہین، آریہ وہان پہونچ گئے ہین اونکو ہندو کرنا چاہتے ہین، آپ جلد آئیے اور مدد کیجیے،
انھون نے اسکے ساتھ ہی دہلی کی انجمن ہدایت الاسلام کے مولانا عبدالحق حقانی کو لکھا تھا
وہان سے دو واعظ تشریف لائے تھے اور مین ندوہ سے گیا جس وقت مین یہان سے
چلا ہون میری جو حالت تھی نہایت سخت، یہ طلبہ ندوہ کے جو یہان بیٹھے ہین وہ اسکے
شاہد ہون گے کہ مین نے اوسوقت کوئی گالی کوئی سب وشتم نہین اوٹھا رکھی تھی جو
مین نے ان ندوہ والون کو نہ سنائی ہوگی کہ اے بے حیاؤ اور اے کم بختو ڈوب مرو یہ
واقعات پیش آئے ہین، ندوہ کو آگ لگا دو اور علیگڈھ کو بھی پھونک دو، یہی الفاظ
مین نے اوسوقت کہے تھے جو آج کہتا ہون، اوسوقت نہایت افسوس مین مین یہان
سے گیا تھا، وہان جاکر مین نے پوچھا کہ کیا واقعہ ہے لوگون نے یہ بیان کیا کہ آریہ
اس گاؤن مین آئے ہوے ہین اونکو ہندو بنانا چاہتے ہین مسلمان علماء کو بلوایا ہی
جمال پور سے ایک کوس پر خیمہ کھڑا کیا گیا ہی، تین سو روپیہ کھانے مین صرف ہوے ہین،
چندہ وغیرہ کیا گیا ہے، وہ نومسلم بیچارے یہ کہتے تھے کہ مناظرہ ہم جانتے نہین،
پڑھے لکھے نہین، آپ ہمارے اس گاؤن مین آئیے اور یہان آکر ہمکو سمجھائیے، جو
باتین ہمارے دل مین ہونگی ہم آپ سے کہین آپ اونکا جواب دیجیے، پھر جو کچھ بھی ہو
یہ واقعہ ہے اسمین ذرا بھی غلط نہین کہتا ہون، اسکے شاہد سید وزیر حسن صاحب

وکیل شاہجہان پور مین وہ اسکی گواہی دیسکتے ہین، اسپر ایک شخص راضی نہوا کہ گاؤن مین جائے، اس بات کا کوئی ڈر نہین تھا کہ وہ لوگ خدانخواستہ فوجداری کرینگے یا مارینگے، کیونکہ پولیس اور تحصیلدار وہان موجود تھے کہ امن وامان قائم رہے۔

مین نے بالآخر یہ کہا کہ بھائیو مجھے تو پالکی مین ڈال کر وہان لیچلو مین چلتا ہون، لیکن کوئی شخص نہین لیگیا، غرض تین دن تک مین وہان پڑا رہا، بالآخر ان لوگون نے اعلان کردیا کہ ہم ہندو ہین۔

کیا یہ واقعات آپ کے کانون مین پڑتے ہین، اگر نہین پڑتے تو آپکی بیخبری کی داد دینی چاہیے، اور اگر پڑتے ہین تو آپ کا دل جل نہین جاتا، جھلک نہین جاتا، کڑھ نہین جاتا، اس سے زیادہ کیا بے حمیتی ہوگی؟ کیا یہ باتین ایسی ہین کہ جس سے چشم پوشی کیجائے؟ لیکن اصل مین غور یہ کرنا ہے کہ جب انسان کسی مشکل مین گرفتار ہوجائے تو اوسکو کرنا کیا چاہیئے؟ یہ نہین ہو کہ مسلمانون کو احساس نہین ہوتا، خدا کے فضل سے اب بھی اولاً مسلمانون مین علما وفضلا ہین جو جابجا جاتے ہین، دوسرے انجمنین قائم ہوگئی ہین، مثلاً انجمن تبلیغ الاسلام اور انجمن ہدایت الاسلام دہلی اور اور انجمنین ہین واعظ ہین مگر ایک بات مجھے یہ کہنا ہے جسکے لیے مین نے یہ اشتہار دیا تھا اور آپ صاحبان سے خواہش کی تھی کہ ندوہ مین آئیے مجھے آپ سے مشورہ کرنا ہے اور باتین پوچھنا ہے، بعض صاحبان نے اسمین بہت دلچسپی لی ہے، مثلاً مولوی علی احمد صاحب آگرہ۔

غور یہ کرنا ہے کہ آیا یہ تدبیرین کافی ہین یا نہین اور یہ پراگندہ کوششین حقیقت مین قوت بخش ہین یا نہین؟ جو تدابیر اسوقت اختیار کیگئی ہین اونکو آپ غور سے سنیئے آپ کا کھانے کا وقت آتا جاتا ہے خیر کچھ پرواہ نہین، آپ کو زحمت ہوتی ہے اوسکو

تھوڑی دیر کے لیے برداشت کیجیے، یہ مسئلہ حیات و ممات اسلام کا ہے، فقط اسوقت ہی نہین بلکہ گھرون مین جائیے اور اون تدبیرون کا جو یہان پیش کیجا ئین اونکا لحاظ کیجیے اور سوچیے کہ اب کیا کرنا ہے ؟ ایک مرتبہ صحیح خاکہ بن جاتا ہے، تمام ملک مین اسکے لیے دورہ کرنا ہے، ایک تدبیر تو یہ کیگئی تھی کہ علما، واعظین رکھے گئے وہ شہرون مین بھیجے گئے اور اونھون نے مناظرے کیے ایک لحاظ سے یہ تدبیر بہت مفید ہے، وجہ اسکی یہ ہے کہ اون کے حملے ہر پہلو سے ہین، ایک پہلو اونکا یہ ہے کہ قرآن مجید پر اعتراض، اور مسائل اسلام پر اعتراض، قرآن شریف کے احکام پر اعتراض شہرون مین جو بڑی بڑی انجمنین قائم ہین اور مناظرے ہوتے ہین اون کے لیے اکثر ایسے لوگ ہین جیسے مولوی ثناء اللہ صاحب پانی پتی، اور اور لوگ ہین جنھون نے اسمین خاص مہارت پیدا کی ہے وہ جاتے ہین اور مناظرے کرتے ہین، یہ تدبیر ایک حد تک مفید ہے اور ایک حد تک کام کر رہی ہے لیکن وہ جو سوال ہے ان دیہات مین جانے کا اور وہان کام کرنیکا اوسکے متعلق مین نے جتنی رپورٹین پڑھی تھین وہ یہ ہین کہ یا تو وہ اُن ہی مقامات پر گئے ہین جہان کھانا آسانی سے مل سکتا ہے، یا اگر کسی ایسے مقام پر گذر ہو گیا جہان زیادہ مشکلات و دشواریان تھین، اونھون نے جو خانہ پُری کی ہے مین نے اوسکو پڑھا تو معلوم ہوا کہ کسی جگہ ایسے گانون مین دس دن بھی کام نہین کیا کیونکہ اون تکلیفون کے برداشت کرنے کے عادی نہین ہین، آپ لوگون نے جو ہم لوگون پر نوازشین کین ہین اب وہ ہمارے لیے ظلم ہو گئین، آپ نے ہمارے علما کی ابتک جو خاطر داریان کی ہین پالا پوسا ہے اور تربیت دی ہے اوسکا نتیجہ یہ ہوا کہ جبتک نرم گدے نہون پلنگ و چارپائی نہون اوس وقت تک ہم سے رہا نہین جاتا، اسی وجہ سے دیہاتون مین جانا سخت مشکل ہے،

اب صرف دو تدبیرین نظر آتی ہین، ایک یہ کہ ایسے دیہات مین نومسلمون کے لیے مسلمانون کے لیے چھوٹے چھوٹے مکاتب قائم کیے جائین، ۵ - ۶ - ۷ - گانون کا ایک حلقہ قرار دے کر ایک صدر مقام جہان سے آدہ آدہ کوس کے فاصلے پر دیہات ہون وہان ایک مکتب ہو، جسمین نہ آپ کا یہ فلسفہ یونانی اور نہ انگریزی کا ایک لفظ ہو بلکہ صرف قرآن شریف کا متن اور اُردو و اتنی کہ جس سے محض مسائل عبارت و نماز و روزہ اور وہ بھی نہایت آسان آسان، مشکل اور دشوار مسائل فقہ بھی نہین، یہ اون کو پڑہائے جائین، بلکہ حضرات مین زور کیساتھ اس بات کو کہتا ہون چاہے حامیان اُردو بگڑین یا نہین مگر ہمکو ناگری مین ان سالون کو شایع کرنا چاہیے۔ وجہ اسکی کیا ہے۔

ہم دیکھتے ہین کہ ایک شخص مزدور اگر اُردو پڑہنے بیٹھے تو اوسکے چار برس صرف ہوجاتے ہین، بیچارہ کب تک پڑہیگا، لیکن ہندی کے لیے کیا مشکل ہے اگر یہ ایک حرف بھی روز سیکھے تو اٹھائیس تیس دن مین سیکھ لیگا کیونکہ اسمین مفرد حروف ہین، اگر سورۂ قرآن شریف کے علاوہ جو اپنی عبارت مین مخصوص ہے، بقیہ مسئلہ مسائل کو ہم ناگری مین کردین تو اسمین کیا دشواری ہے، کوئی ہرج نہین، آپ جانتے ہین کہ چین مین دو کروڑ مسلمان ہین اونکی تمام تصنیفات چینی زبان مین ہین، قرآن شریف کا ترجمہ تک چینی زبان مین ہے، یا تو اس قسم کے مکاتب جابجا قائم کیے جائین، یا دوسری یہ تدبیر ہے کہ ایسے لوگ جو بڑے عالم نہون جو فارغ التحصیل نہون، جو بہت جید طالبعلم نہون، اسواسطے کہ اگر ایسے ہون گے تو پانچ دس روپیہ مین وہ آپ کا کام نہین کرسکتے اونکی شان کے بھی خلاف ہے، بلکہ ایسے معمولی خواندہ آدمی ہون کہ جو اُردو فارسی معمولی پڑہ لکھ لیتے ہون، اونکو ایک ٹرینگ کے طور پر ندوہ مین یا مدرسۂ الٰہیات کانپور مین ایک سال بھر مزید تعلیم و ظیفے دیکر دلائی جائے اسکے بعد

دس دس بارہ بارہ روپیہ تنخواہیں مقرر کرکے اون کو دیہات میں بھیجا جائے کہ دو دو
تین تین مہینے قیام کریں اور وعظ کریں اور سمجھائیں، مل جل کر نصیحت کریں اور زبانی باتوں
میں تعلیم دیں، جب ایک گانوں درست ہو جائیگا تو دوسرے گانوں پر اثر ہوگا۔

یہ کام تدریج کا ہے صحیح خیالات اور تدبیروں سے کام کیجیے، ہزار نشانے ماریے
اگر نشانے پر نہیں پڑتا تو سارا زور آپ کا بیکار جاتا ہے، ساری تیراندازی فضول جاتی ہے،
اگر آپ راستہ چلتے ہیں اور سیدھے راستہ پر پڑ گئے تو چاہے آپ چیونٹی کی چال بھی چلیں گے
تو توقع ہے کہ ایک دن آپ منزل مقصود پر پہونچ جائینگے لیکن اگر آپ ریل کی چال چلتے
ہیں اور اُلٹے چلتے ہیں تو تمھاری تمام کوششیں قومی اور ملکی خواہ کیسی ہی زور کیسا تھ ہوں
حقیقت میں اگر وہ راستہ سے ہٹی ہوئی ہیں تو آپ منزل مقصود تک نہیں پہونچ سکتے۔

اب میں اسکے متعلق اسوقت آپ سے کچھ بھی تحریک نہیں کرتا، مگر میں یہ کہتا ہوں
کہ جتنے بزرگ یہاں بیٹھے ہوے ہیں اونکو اپنی اپنی جگہوں پر جاکر ان باتوں پر غور کرنا چاہیے
سوچنا چاہیے ہر شہر میں اسکے متعلق کمیٹیاں قائم کرنا چاہیے، شہر کے لوگوں کو ایسے کم
درجہ کے واعظین اور مدرسین تلاش کرنا چاہیے۔

حضرات میں کہ سکتا ہوں کہ گو میں ندوۃ العلماء کا فدائی ہوں، مگر اس کام کیلیے
کاش میرے ایک پاؤں کے سوا تمام جسم بھی کام آسکتا تو میں اور زیادہ مشکور ہوتا، کیونکہ
میں سب کام سے زیادہ اس تحریک کو مقدم سمجھتا ہوں اسمیں کچھ چندہ جمع کرنا نہیں ہی بلکہ
ایثار النفس والے آدمی پیدا کیے جائیں، جہانتک ہو سکے عملی آدمی پیدا کیے جائیں،
شاید ایسا وقت آئیگا کہ ایسے لوگ پیدا ہو جائینگے کہ جو ماہوار کچھ رقم چار آنہ آٹھ آنہ ایک روپیہ
خاص اس کام کے لیے مقرر کر دیں، آپکو معلوم ہی کہ میں نے کوئی نوٹس چندہ کا نہیں دیا لیکن

محض ایک ذرا سا نوٹس دینے سے کہ کہان کہان نو مسلم پائے جاتے ہین لوگون نے میرے پاس خطوط بھیجنے شروع کر دیے کسی نے لکھا کہ ایک روپیہ ماہوار میرا لکھ لیجیے (ایک صاحب نے ایک روپیہ پیش کیا بطور چندہ کے) مین جوش کا فوری اندازہ نہین کیا کرتا چندے دو قسم کے ہوتے ہین ایک فوری جیسے کہ ندوہ کی عمارت کیلیے آج صبح دیا جا چکا ہی اسکو ہم نہایت غنیمت سمجھین گے' اسوقت فوری جوش کی ضرورت ہوتی ہی اسکے بعد اگر آپ کا جوش ٹھنڈا ہو جائے تو کچھ پرواہ نہین لیکن ایک وہ ضرورتین ہوتی ہین جو مستمر ہین پائدار ہین انکے لیے کوئی ٹکیس ہونا چاہیے۔ آپکے قلب پر اور دل پر ثبت ہونا چاہیے کہ وہ ٹکیس ہی اسوقت مین دیکھتا ہون کہ اتنے صاحب یہان جو تشریف فرما ہین پانچ چھہ سو آدمی ہو نگے' اگر یہان سے جانیکے بعد جو کچھ بھی تجویز ہو اوسکے متعلق مجھے خط لکھین کسی قسم کی راے مجھے اسکے متعلق دین کوئی تدبیر بتلائین کمیٹی قائم کرین اور مجھکو اطلاع دین مجھکو خود وہان بلائین خود ایک روپیہ ماہوار کے لیے مجھے وہان سے خط لکھین اور اپنے دوستون کو اسکے لیے آمادہ کرین تب مین سمجھونگا کہ آپ کے قلب پر صحیح اثر ہوا ہی اس سے ہمکو کام لینا ہی' یہ ہے دلی جوش' ورنہ سخن سازی سے کوئی نتیجہ نہین۔

اسکے بعد جناب خواجہ کمال الدین صاحب بی اے۔ وکیل چیف کورٹ پنجاب نے اسی مسئلہ پر تقریر کی اور آپ کے بعد مولوی ابو الکمال عبد الودود صاحب نے اسکی تائید کی۔

ان تقریرون کا مسلمانون پر جو اثر ہوا اُسکی دیرپائی کی دلیل یہ ہی کہ شب کو جب مولوی ابو الکمال صاحب نے اون مسلمانون کے نام لکھنے چاہے جو واپسی کے بعد اس تجویز مین عملی مدد دین گے تو تقریباً ڈیڑھ سو مسلمانون نے اپنے نام فہرست مین لکھوائے۔

اس کے بعد نماز ظہر کے لیے جلسہ برخاست کیا گیا۔

اجلاس ششم

سب سے پہلے قرآن مجید کی چند آیتون کی تلاوت کیگئی۔ اوسکے بعد دار العلوم کی تعلیم کا نمونہ پیش کیا گیا، اول درجہ بھاکا کے ایک طالبعلم سید امداد حسین نے بھاکا مین اس خوبی سے تقریر کی کہ لوگون کو اوسکے پنڈت ہونے کا دھوکا ہوتا تھا۔

اسکے بعد معین الدین و عبد الرحمن دو کمسن بچون نے فضائل اسلام اور اسباب تنزل و ترقی پر اس خوبی و دلیری سے تقریر کی کہ تمام جلسہ دنگ رہگیا۔

ندوہ کے مختلف النوع امتیازات و خصوصیات مین سے ایک بڑی خصوصیت یہ ہے کہ یہان ادب عربی کی کامل تعلیم دی جاتی ہے جس سے طالبعلم بے تکلف تحریر و تقریر پر حاوی ہوجاتا ہے، اسکی مثالین متعدد مواقع پر کامیابی کے ساتھ پیش کی جاچکی ہین لیکن یہ موقع اس حیثیت سے اور موقعون سے ممتاز اور اس امتحان کے لیے مشکل تھا کہ پریسیڈنٹ عربی نژاد تھا اور اس مرتبہ کا تھا کہ رعب غالب آجانا بعید نہ تھا۔

باایں ہمہ اونھون نے نہایت فصاحت و بلاغت کے ساتھ تقریر کی اور ندوہ کی عزت کو

قائم رکھا، افسوس ہے کہ یہان پر ہم اونکی تقریرین قلمبند نہ ہونیکی وجہ سے درج نہین کرسکتے
اسکے بعد مولوی حبیب الرحمان خان صاحب شروانی نے اُن حضرات
کا شکریہ ادا کیا جنھون نے اس اجلاس مین ندوۃ العلما کے خدمات انجام دی تھین اور جن سے
مفصل طور سے آپ واقف ہو چکے ہین۔

اسکے بعد مسٹر ممتاز حسین بیرسٹر ایٹ لا نے معزز مہمانون کا شکریہ ادا کیا،
آخر مین علامہ سید رشید رضا صدر انجمن اجلاس کھڑے ہوے اور اس جوش کیساتھ
اپنی پرمغز اختتامی تقریر کی کہ تمام جلسہ کو اپنا ہمرنگ بنا لیا۔

یہ اونکی آخری اور یادگار تقریر تھی اور اون کو نظر آرہا تھا کہ اونکی صرف ان چند
تقریرون سے مسلمانان ہندوستان کی اصلاح نہین ہوسکتی، اس بنا پر مریض کو مرض
الموت مین چھوڑکر جانا اون پر کسقدر شاق تھا؟ ہمارے خیال مین بھی نہین آسکتا،
اس خیال نے اونکی آواز مین رقت پیدا کردی اور اس پاک رقت نے تمام درد آشنا
دلون کو تڑپا دیا۔

اس تقریر کے بعد شمس العلما مولانا شبلی نعمانی نے صدر انجمن کا اردو مین شکریہ
ادا کیا اور مولوی سید سلیمان صاحب نے اوسی وقت عربی مین اوسکا ترجمہ سنا دیا۔
شکریہ کے ضمن مین اونکی تکالیف و شدائد کا ذکر بھی کیا گیا تھا جو اونکی قومی اصلاح
مین پیش آئے تھے خصوصاً اون تکالیف کا جو اون کو صرف ندوہ کے لیے مصر سے ہندوستان
آنے کے لیے برداشت کرنی پڑین، جسوقت مولوی سید سلیمان نے اسکا ذکر کیا ہے اور
آخری تحیت کے الفاظ ادا کیے ہین علامہ ممدوح کے چہرے سے آثار وفور الم نمایان
ہونے لگے، جوش غم مین کھڑے ہوگئے اپنی تکالیف و شدائد کے ذکر مین سرور کائنات

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صعوبات وتکالیف کا ذکر زبان پر لائے تھے کہ فرط غم نے زبان خشک کر دی، قطرات اشک نے تری پہنچانے کے بجائے اس آتش غم پر تیل کا کام کیا، اور دیر تک یہ حالت (جسکے لیے لیل ونہار کی آنکھیں بھی ترستی رہنگی) قائم رہی۔

اس تقریر نے اون حاضرین کے قلوب مین ایک حرکت پیدا کر دی جو مقرر کی زبان سے ناآشنا تھے لیکن محبت نبوی کی سچی تاثیر اون کے قلوب کو گرم کیے ہوئے تھی۔

معزز مقرر کے بیٹھ جانے کے بعد حاضرین نے (فداک دعا) تین نعرے اونکے لیے بلند کیے۔

اسکے بعد آخری کارروائی یہ ہوئی کہ نہایت خشوع وخضوع سے دعا کیگئی کہ خداوند تعالی ہم مین خلوص، حسن نیت، وایثار پیدا کر کے نیک تجاویز کو عمل مین لانے کے لیے توفیق خیر عطا فرمائے اور نور اسلام کو شوائب ظلمات سے پاک رکھے۔

واللہ متم نورہ ولو کرہ المشرکون ؁

سید عبدالحی
نائب ناظم ندوۃ العلماء
لکھنؤ

یکم ستمبر ۱۹۱۲ء

آمدنی چندہ ندوۃ العلماء من ابتدای اپریل ١٩١١ء لغایت مارچ ١٩١٢ء

نمبر ۱	سرکار عالی والی ریاست حیدرآباد دکن خلد اللہ ملکہم	الـعـــ ۹ /
	اوقاف	
نمبر ۱	از وقف شاہجہان پور	صماسہ /
نمبر ۲	از وقف مولوی خدا یار خان صاحب موضع بھتر نا پور ضلع بریلی	ہـللعـہ /
نمبر ۳	از وقف دوکان چندوسی معرفت جناب مولوی عبدالحی صاحب وکیل	صعـہ /
نمبر ۴	از وقف مکان واقع جھانسی معرفت منشی تسلیم حسین صاحب اہلمد کلکٹری	صہ /
نمبر ۵	از جناب منشی محمد احتشام علی صاحب متولی بابت وقف حاجی قادر بخش مرحوم	صعـہ /
نمبر ۶	کرایہ مکانات وصیتی واقع لال باغ لکھنؤ	ماعـہ ۸ /
	(کرایہ دوکانات)	
۱	کرایہ دوکانات متعلقہ مکان دارالعلوم ندوۃ العلماء واقع گولہ گنج لکھنؤ	ہـللعـہ ۹ / ۶ پائی
	میزان الـللعـصہ ۱ / ۶ پائی	

آمدنی چندہ تعلیم دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ من ابتدای اپریل ١٩١١ء لغایت مارچ ١٩١٢ء

(۱)	گرانٹ ان ایڈ عطیہ پراونشیل گورنمنٹ ممالک متحدہ آگرہ واودھ	صمسماسہ ۱۱ / ۴ پائی
(۲)	عطیہ سرکار عالیہ والیہ ریاست بھوپال خلد اللہ ملکہا	سماصہ
(۳)	عطیہ حضور نواب صاحب بہادر والی ریاست رامپور خلد اللہ ملکہم	صما /
(۴)	عطیہ ہز ہائینس سر آغا خان بہادر بالقابہ	صما /

چندہ ممبری

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد رقم
۱	جناب عبداللطیف صاحب خلف برگڈیر احمد جان صاحب پشاور معرفت مولوی فضل الرحمان صاحب وکیل ندوۃ العلماء	صہ ر	۶	جناب منشی محمود عالم صاحب رئیس مغلپورہ لسبعی ایضًا	صہ ر
۲	جناب منشی محمد اسمٰعیل خان صاحب رئیس نائی کی منڈی آگرہ معرفت شمس العلما شبلی نعمانی	عہ ر	۷	جناب چودھری نعمت اللہ صاحب بی۔اے۔ وکیل " لسبعی ایضًا	صہ ر
۳	جناب مولوی محمود علی صاحب پروفیسر رندھیر کالج۔ کپورتھلہ پنجاب لسبعی جناب مولوی غلام محمد صاحب شملوی وکیل ندوہ	صہ ر	۸	جناب محمد روشن خان صاحب مالک نیوڈاک بنگلہ چھاؤنی انبالہ لسبعی ایضا	صہ ر
۴	جناب حافظ سلطان احمد صاحب ٹھیکہ دار کمسریٹ۔ فیض آباد لسبعی ایضًا	صہ ر	۹	جناب سردار الٰہی بخش صاحب توپ خانہ بازار " لسبعی ایضا	صہ ر صہ ر
۵	جناب منشی امتیاز علی صاحب بی۔اے۔ وکیل۔ لسبعی ایضًا	صہ ر	۱۰	جناب بابو محمد یوسف صاحب احمدی لسبعی ایضا	صہ ر
			۱۱	جناب سید غلام بھیک صاحب بی اے پلیڈر شہر انبالہ۔ لسبعی ایضا۔	صہ ر
			۱۲	جناب ماسٹر غلام نبی صاحب پشاوری بازار لال کرتی چھاؤنی انبالہ	صہ ر

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد رقم
۱۳	جناب منشی حاجی عبدالرحیم صاحب رئیس بستی، ریاست پٹیالہ	صہ/
۱۴	جناب حافظ محمد امیر اللہ صاحب سوداگر محلہ غلزیان //	صہ/
۱۵	جناب منشی مولابخش صاحب ٹھیکیدار //	صہ/
۱۶	جناب مولوی قاضی عبدالرحمن صاحب وکیل ریاست پٹیالہ متعینہ فیروزپور	صہ/
۱۷	جناب قاضی عبدالعزیز صاحب منیجر امی اینڈ کو ریاست پٹیالہ	صہ/
۱۸	جناب خان غلام محمد خان صاحب منصرم متصل تکیہ رحیم شاہ پٹیالہ	صہ/
۱۹	جناب شیخ وارث علی صاحب وکیل عدالت پٹیالہ	صہ/
۲۰	جناب ڈاکٹر شیخ ظہورالاسلام صاحب لاہوری دروازہ پٹیالہ	صہ/
۲۱	جناب ڈاکٹر حاجی کریم اللہ صاحب ریاست پٹیالہ	صہ/
۲۲	جناب خلیفہ سید حامد حسین صاحب جج چیف کورٹ ریاست پٹیالہ	صہ/
۲۳	جناب ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب ایم۔بی اسسٹنٹ سرجن //	صہ/
۲۴	جناب شیخ محمد شفیع صاحب اسسٹنٹ سپلائی ڈیپارٹمنٹ پٹیالہ و سکرٹری معین ندوہ //	صہ/
۲۵	جناب شیخ فضل الرحمن صاحب ایل ایم۔ اے لاہوری دروازہ پٹیالہ	صہ/
۲۶	جناب فیق محمد خان صاحب بیرسٹر ایٹ لا ریاست نابھہ	عہ/
۲۷	جناب بابو نظیر حسین صاحب افسر تعمیرات //	معہ/
۲۸	جناب ڈاکٹر فیض محمد خان صاحب چیف میڈیکل افسر //	صہ/
۲۹	جناب ڈاکٹر عبداللطیف صاحب محلہ حکیمان // //	صہ/
۳۰	جناب حکیم عبدالرحیم صاحب // //	صہ/

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد رقم
۳۱	جناب حکیم محمد حسن صاحب خلف حکیم قادر بخش صاحب مرحوم نائب (بسعی جناب قاضی تلمذ حسین صاحب ایم۔ اے۔ ہیڈ ماسٹر ندوۃ العلما)	صہ ر	۳۸	جناب میر عنایت حسین صاحب وکیل و آنریری مجسٹریٹ بستی (معرفت معین ندوہ شملہ)	صہ ر
۳۲	جناب مولوی سیف اللہ صاحب وکیل، بستی (بسعی جناب قاضی تلمذ حسین صاحب ایم۔ اے۔ ہیڈ ماسٹر ندوۃ العلما)	صہ ر	۳۹	جناب بابو فتح الدین صاحب سپرنٹنڈنٹ کامرس ڈیپارٹمنٹ شملہ	صہ ر
۳۳	جناب مولوی عطاء اللہ صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی وکیل بستی،	صہ ر	۴۰	جناب بابو نور الدین صاحب کلرک ریونیو ڈیپارٹمنٹ (بذریعہ جناب قاضی تلمذ حسین صاحب ایم۔ اے ہیڈ ماسٹر ندوۃ العلماء)	صہ ر
۳۴	جناب مولوی محمد فاروق صاحب سب رجسٹرار بستی	صہ ر	۴۱	جناب سید احمد علی شاہ صاحب گورکھپور	عہ ر
۳۵	جناب مولوی محمد محسن صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی	صہ ر	۴۲	جناب مولوی حمید اللہ صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ	عہ ر
۳۶	جناب مولوی وکیل احمد صاحب مختار	صہ ر	۴۳	جناب مولوی سبحان اللہ صاحب رئیس اعظم	عہ ر
۳۷	جناب مولوی عبد الغفار صاحب وکیل عدالت "	صہ ر	۴۴	جناب علامہ مولانا محمد حسان اسعد صاحب عباسی رئیس و وکیل گورکھپور	صہ ر
			۴۵	جناب قاضی فراست حسین صاحب وائس چیرمین میونسپل بورڈ "	عہ ر

نمبر	نام مع پتہ	چندہ
۴۶	جناب مولوی حکیم برہم صاحب اڈیٹر مشرق اخبار گورکھپور	صہ/
۴۷	جناب شاہ محمد نظیر صاحب اسسٹنٹ اڈیٹر مشرق اخبار "	صہ/
۴۸	جناب مولوی محمد اسماعیل صاحب رئیس "	صہ/
۴۹	جناب مولوی صدیق صاحب گورکھپور	صہ/
۵۰	جناب مولوی سعید اللہ صاحب رئیس ومیونسپل کمشنر "	صہ/
۵۱	جناب مسٹر شاکر علی صاحب بیرسٹر ایٹ لا "	صہ/
۵۲	جناب مسٹر انور علی صاحب بیرسٹر ایٹ لا۔	صہ/
۵۳	جناب قاضی تجمل حسین صاحب بیرسٹر ایٹ لا۔ "	صہ/
۵۴	جناب قاضی نعیم الحق صاحب آنریری مجسٹریٹ "	صہ/
۵۵	جناب شیخ رحمت اللہ صاحب "	صہ/
۵۶	جناب مولوی نثار اللہ صاحب بی۔ اے۔ منیجر فیکٹری	صہ/
۵۷	جناب قاضی وجاہت حسین صاحب رئیس "	صہ/
۵۸	جناب خان بہادر منشی محمد خلیل صاحب چیئرمین میونسپل بورڈ	صہ/
۵۹	جناب قاضی تلمذ حسین صاحب ایم اے۔ ہیڈ ماسٹر دار العلوم ندوۃ العلما لکھنؤ (معرفت شمس العلما مولانا شبلی نعمانی)	صہ/
۶۰	جناب چودھری محمد حسن صاحب انھونہ ضلع رائے بریلی	صہ/
۶۱	جناب چودھری انوار حسن صاحب سبیہہ ضلع بارہ بنکی	صہ/
۶۲	جناب ڈاکٹر وزیر محمد صاحب میران حسنی نائی منڈی آگرہ	صہ/
۶۳	جناب منشی مرتضی صاحب چیف کلرک ریلوے مراد آباد	صہ/
	میزان کل	۳۶۲ ساعہ۵ /

چندہ وزیٹری

نمبرشمار	نام مع پتہ	تعداد چندہ	نمبرشمار	نام مع پتہ	تعداد چندہ
	(بسعی جناب مولوی غلام محمد صاحب شملوی وکیل ندوۃ العلما لکھنؤ)		٨	جناب بابو احمد جان صاحب کلرک آف کورٹ انبالہ	عا ر
١	جناب مولوی محمد فائق صاحب وکیل۔ فیض آباد	عا ر	٩	جناب منشی سعید الدین خان صاحب سب انسپکٹر پولیس "	عا ر
٢	جناب منشی یوسف حسین صاحب مختار معرفت منشی امتیاز علی صاحب وکیل۔ فیض آباد	عا ر		(بسعی جناب قاضی تلمذ حسین صاحب ایم۔ اے۔ ہیڈ ماسٹر ندوۃ العلما)	
			١٠	جناب مولوی محمد سلیم صاحب بستی	عا ر
٣	جناب حافظ محمد ابراہیم و عبدالغنی صاحبان توپخانہ بازار چھاؤنی انبالہ	عا ر	١١	جناب سید عبدالحمید صاحب "	عا ر
			١٢	جناب سید تفضل حسین صاحب "	عا ر
٤	جناب بابو فتح شاہ خان صاحب ہیڈ کلرک پی، ڈبلیو۔ ڈی "	عا ر	١٣	جناب مولوی ضامن حسین صاحب "	عا ر
			١٤	جناب مولوی محمود الحسن صاحب "	عا ر
٥	جناب بابو عبدالرحیم صاحب کیمپ کلرک دفتر انسپکٹر جنرل ریلوے "	عا ر	١٥	جناب مولوی عبدالرحمن صاحب " قانون گو "	عا ر
٦	جناب مرزا اعجاز حسن صاحب بی۔ اے۔ وکیل شہر انبالہ	عا ر	١٦	جناب مولوی حبیب اللہ خان صاحب	عا ر
٧	جناب منشی نظر محمد صاحب "	عا ر	١٧	جناب مولوی مرتضیٰ حسین صاحب " انسپکٹر آبکاری "	عا ر

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد چندہ	نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد چندہ
	(معرفت معین ندوہ شملہ)			(معرفت جناب قاضی تلمذ حسین صاحب	
۱۸	جناب ابوالخیر صاحب خلف			ایم-اے-ہیڈ ماسٹر دار العلوم	
	جناب مولوی منعم الدین صاحب			ندوۃ العلماء لکھنؤ)	
	کوہ شملہ	عا ر	۲۳	جناب مولوی محمد نظیر صاحب محکمہ	
۱۹	جناب محمد احمد صاحب " "	عا ر		افیون گورکھپور	عا ر
۲۰	جناب عبد الرزاق صاحب "	عا ر		جناب منشی شمس الدین صاحب وکیل "	عا ر
۲۱	جناب عبد الرب صاحب "	عا ر		میزان کل	
۲۲	جناب منشی منعم الدین صاحب "	عا ر		للعہ ر	

عام اغراض ندوۃ العلماء

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد چندہ	نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد چندہ
	(بسعی جناب مولوی غلام محمد صاحب		۶	سلوتریان انگریزی ۲ نفر فی ۴ ر "	۸ ر
	شملوی وکیل ندوۃ العلماء)		۷	سلوتریان ولیسی ۲ نفر فی ۲ ر "	۴ ر
۱	جناب سید دین محمد شاہ صاحب		۸	نالگان ۱۶ نفر فی ۲ ر "	عا ر
	رسالدار بہاول پور	عا ر	۹	سلحداران ۲۸۲ نفر فی ا ر "	معہ ۱۰ ر
۲	جناب سردار رب نواز خان صاحب "	عہ ر	۱۰	دفعدار جناب رب نواز خان صاحب "	۴ ر
۳	جناب تارا سنگھ صاحب رسالدار "	عہ ر	۱۱	جناب عبد الرحمن خان صاحب "	
۴	جناب سید مختار الحسین شاہ صاحب "	عہ ر		صوبہ دار منشنر "	عہ ر
۵	کوت دفعداران ۸ نفر فی ۴ ر "	عا ر	۱۲	جناب غلام مرتضی صاحب کوت دفعدار "	عہ ر

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد چندہ	نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد چندہ
۱۳	جناب مولاداد خان صاحب کوارٹر ماسٹر	عہ/	۲۹	جناب سردار عبدالغفور خان صاحب	
۱۴	جناب شیر خان صاحب	عہ/		جمعدار بہاولپور	عہ/
۱۵	جناب لال خان صاحب لیس		۳۰	جناب عظیم خان صاحب میجر "	۲/
	نائک ریاست بہاولپور	عہ/	۳۱	جناب عظیم خان صاحب کوٹ فوڈ "	
۱۶	جناب ڈاکٹر عبدالستار صاحب "	سے/		ریاست بہاولپور "	۲/
۱۷	جناب خدا بخش خان صاحب "		۳۲	جناب اللہ دتہ صاحب حولدار	۲/
	ایجنٹمن	عہ/	۳۳	جناب بچایا خان صاحب "	۲/
۱۸	جناب عیسیٰ خان صاحب صوبہ دار "	عہ/	۳۴	جناب خواجہ محمد خان صاحب "	۲/
۱۹	جناب رحمت خانصاحب جمعدار "	عہ/	۳۵	جناب قادر بخش صاحب "	۲/
۲۰	جناب محمد جعفر خان صاحب کوارٹر ماسٹر	۲/	۳۶	جناب رب نواز خان صاحب نائک	۱/
۲۱	جناب شہاب الدین صاحب ثانی حولدار "	۲/	۳۷	جناب جان محمد صاحب نائک	۱/
۲۲	جناب نظام الدین صاحب حولدار "	۲/	۳۸	جناب حق نواز خان صاحب "	۱/
۲۳	جناب محمد عالم خان صاحب "	۲/	۳۹	جناب ہارون خانصاحب نائک	۱/
۲۴	جناب محمد شریف خانصاحب "	۲/	۴۰	جناب رحیم اللہ صاحب حولدار "	۲/
۲۵	جناب اللہ رکھا خان صاحب مستری "	۲/	۴۱	لیسان ۶ نفر فی ۱/ "	۶/
۲۶	سپاہیان ۱۰ نفر کمپنی نمبر ۲ "	للعہ/		ہاتھران ۶ نفر فی ۱/ "	۶/
۲۷	جناب سردار محمد فضل خان صاحب "	عہ/	۴۲	سپاہیان ۵۰ نفر فی ۱/ "	۱۰ سے/
۲۸	جناب سردار اللہ دتہ خانصاحب صوبہ دار "	عہ/	۴۳	جناب شیخ خدا بخش صاحب ڈاکٹر	۵عہ/

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد چندہ
۴۴	متفرق چندہ بھاولپور	۱۴ سے
۴۵	بالاسازان ۱۲ نفر فی ار	۱۲ ار
۴۶	نامعلوم الاسم معرفت شمس العلماء مولانا شبلی صاحب نعمانی	عار
۴۷	جناب غلام نبی صاحب کمپازیٹر بی آئی پریس بھائی کلہ بمبئی	صہ ر
۴۸	جناب احمد اللہ خان صاحب شفاخانہ نینی تال، معرفت شمس العلما مولوی شبلی نعمانی	عار
۴۹	جناب مولوی احسن خانصاحب نرسنگ کٹرہ	عہ ر
۵۰	جناب منشی علی گوہر صاحب کلارک دفتر انگریزی صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کوہاٹ	صہ ر
۵۱	جناب حاجی میاں محمد صاحب چوب فروش، معرفت مولوی فضل الرحمن صاحب وکیل ندوہ، پشاور	عار
۵۲	جناب سید اسد جان صاحب پیزار فروش معرفت ایضاً، پشاور	عہ
۵۳	جناب مرزا صاحب پیزار فروش معرفت ایضاً، پشاور	عار
۵۴	جناب رمضان صاحب معرفت ایضاً پشاور	عہ ر
۵۵	جناب میاں محمد صاحب پیزار فروش معرفت ایضاً، پشاور	عار
۵۶	جناب خلد الدین صاحب معرفت ایضاً، پشاور	عار
۵۷	جناب غلام محمد صاحب چوب فروش معرفت ایضاً ”	عہ ر
۵۸	جناب میاں نتھو پیزار فروش معرفت ایضاً ”	عہ ر
۵۹	جناب حاجی فضل احمد صاحب پیزار فروش معرفت ایضاً ”	عار
۶۰	جناب عبدالحکیم صاحب چوب فروش معرفت ایضاً ”	عہ ر

نمبر	نام مع پتہ	قیمت	نمبر	نام مع پتہ	قیمت
۶۱	معرفت جناب سید فخر الحسن صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ چورو، ریاست بیکانیر	للعہ/	۶۹	جناب اکرام الٰہی صاحب سوداگر چوک فیض آباد	عہ/
۶۲	جناب مولوی ابوالفضل سید شاہ عباس صاحب لاڑکانہ، ضلع سکر سندھ (بسعی مولوی غلام محمد صاحب شملوی وکیل ندوۃ العلما، از فیض آباد)	عسا/	۷۰	جناب حافظ انعام الٰہی و حافظ اسماعیل و حاجی عبد الغفار صاحبان سوداگران چوک فیض آباد	صہ/
۶۳	اہلیہ محترمہ جناب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب بی اے وکیل فیض آباد	دعہ/	۷۱	جناب منشی صابر علی صاحب فیض آباد	عہ/
۶۴	جناب حافظ سلطان احمد صاحب کمسریٹ ٹھیکہ دار "	دعہ/	۷۲	جناب عبد الغنی صاحب اٹاوہ	عہ/
۶۵	جناب منشی امتیاز علی صاحب بی اے وکیل "	صہ/	۷۳	جناب محمد قاسم صاحب فیض آباد	عہ/
۶۶	خواتین خاندان منشی امتیاز علی صاحب بی اے وکیل "	معہ/	۷۴	جناب حافظ ممتاز حسین صاحب سوداگر سنگ "	عا/
۶۷	جناب شیخ جیون بخش صاحب اینڈ کمپنی سوداگر چوک "	صہ/	۷۵	جناب دین محمد صاحب "	عہ/
۶۸	جناب عبد الرحمان صاحب "	عہ/	۷۶	جناب محمد شریف صاحب "	عا/
			۷۷	جناب بہادر خان صاحب "	عا/
			۷۸	جناب ڈاکٹر کرم حسین صاحب "	عہ/
			۷۹	جناب امیر حسن صاحب "	عہ/
			۸۰	جناب شیخ الٰہی بخش صاحب "	عہ/
			۸۱	جناب محمد علی صاحب "	عہ/
			۸۲	جناب حافظ امجد علی صاحب "	۴/

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد چندہ	نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد چندہ
	نامعلوم الاسم	۲ر	۹۳	جناب امین الدین خان صاحب ٹھیکہ دار بصیغہ صدر بازار (بسعی جناب مولوی غلام محمد صاحب شملوی وکیل ندوۃ العلماء)	عہ؍
۸۴	جناب روشن خان صاحب مالک نیوٹراک بنگلہ چھاونی انبالہ مابقیہ عہ	عــہ؍	۹۴	جناب منشی رحمان بخش صاحب سررشتہ دار مجسٹریٹ کنٹونمنٹ چھاونی انبالہ	عہ؍
۸۵	جناب بابو احمد ہارون صاحب ہیڈ کلرک محکمہ نہر چھاونی انبالہ	للعہ؍	۹۵	جناب بابو عبدالواحد صاحب کلرک محکمہ نہر چھاونی انبالہ	۸ر
۸۶	جناب بابو میر اکمل حسین صاحب کلرک پی ڈبلو ڈی "	عہ؍	۹۶	جناب حافظ عبدالرحمان صاحب کلرک " "	۸ر
۸۷	جناب مولوی کمال الدین صاحب جفت فروش صدر بازار "	عہ؍	۹۷	جناب شیخ عبدالمجید صاحب سوداگر صدر بازار چھاونی انبالہ	عہ؍
۸۸	جناب میر یوسف علی صاحب توکلی " "	عہ؍	۹۸	جناب شیخ عبدالعزیز صاحب "	عہ؍
۸۹	جناب منشی رشید احمد خان صاحب ہیڈ کلرک محکمہ انسپکٹر جنرل ریلوے میل سروس انبالہ	عہ؍	۹۹	جناب مستری فضل الدین صاحب روئی گودام کمسرئیٹ صدر بازار	عہ؍
۹۰	جناب عبداللطیف خان صاحب صدر بازار چھاونی انبالہ	۸ر	۱۰۰	جناب خواجہ عبدالعزیز صاحب شال مرچنٹ بازار لال کرتی چھاونی انبالہ	عہ؍
۹۱	جناب بابو شیخ احمد بخش صاحب	عہ؍			
۹۲	جناب محمد رضا صاحب مینڈار	عہ؍			

نمبرشمار	نام مع پتہ	تعداد چندہ
۱۰۱	جناب محمد صدیق صاحب چھاونی انبالہ	عہ/
۱۰۲	جناب غیاث الدین صاحب ؍	۸/
۱۰۳	جناب محمد شفیع صاحب ؍؍	۴/
۱۰۴	جناب عبدالرشید صاحب ؍	۸/
۱۰۵	جناب میاں منظور احمد صاحب	
	عطار۔ صدر بازار ؍؍	۴/
۱۰۶	متفرق چندہ از صدر بازار	
	چھاونی انبالہ معرفت جناب	
	محمد روشن خان صاحب	عـ۳ا/ ۶ پائی
۱۰۷	جناب بابو نعمت اللہ خان صاحب	
	کلرک دفتر انسپکٹر ریکو جنرل ریلی	
	سروس چھاونی انبالہ	عہ/
۱۰۸	جناب قاضی علی احمد صاحب	
	ممبر و وائس پریسیڈنٹ	
	میونسپل کمیٹی شہر انبالہ	عہ/
۱۰۹	جناب بابو عبدالرحمان	
	صاحب کلرک خزانہ شہر	
	انبالہ	عہ/

نمبرشمار	نام مع پتہ	تعداد چندہ
۱۱۰	جناب منشی رحمت الٰہی صاحب	
	مثل خوان عدالت ڈسٹرکٹ	
	جج شہر انبالہ	عہ/
۱۱۱	جناب خان عبداللطیف خان	
	صاحب نقل نویس عدالت جج ؍	عہ/
۱۱۲	جناب شیخ اللہ بخش صاحب سوداگر ؍	۸/
۱۱۳	جناب منشی امام الدین صاحب	
	ناظر عدالت ضلع ؍؍	۸/
۱۱۴	جناب منشی منیر فیض محمد صاحب انسپکٹر	۴/
۱۱۵	جناب منشی حاجی محمد بلال و منشی	
	رحمت اللہ صاحبان سوداگران ؍	عہ/
۱۱۶	جناب منشی عبدالرزاق صاحب	
	عدالت ججی ؍؍	۸/
۱۱۷	جناب منشی عبداللہ صاحب	۴/
۱۱۸	متفرق چندہ از جامع مسجد ؍؍	۹/
۱۱۹	چندہ متفرق از محلہ چوک ؍	
	بسی ریاست پٹیالہ معرفت	
	جناب شیخ رحمت اللہ صاحب	عـ۵/

رقم	نام مع پتہ	نمبر	رقم	نام مع پتہ	نمبر
۸ ر	جناب محمد تقی صاحب نعلبند دیہاتی بسی ریاست پٹیالہ	۱۲۸	عـ۵ر	جناب حاجی منشی عبدالرحیم صاحب رئیس بسی، ریاست پٹیالہ	۱۲۰
۸ ر	جناب حافظ نور بخش صاحب "	۱۲۹	صہ ر	متفرق چندہ از محلہ ماموں زادان بسی، پٹیالہ، معرفت چودھری جاتا و ماگھی صاحبان	۱۲۱
۸ ر	جناب جانی و عبدالصمد صاحبان برقصابان "	۱۳۰	للعہ ر	متفرق چندہ از محلہ غلزیان، بسی ریاست پٹیالہ، معرفت، حافظ قدرت اللہ و محمد بخش و عیدو صاحبان	۱۲۲
عـ۵ر	جناب خلیفہ سید حامد حسین صاحب بی۔ اے چیف کورٹ ریاست پٹیالہ	۱۳۱	سے ۵ ر	حافظ و امیر اللہ صاحبان	۱۲۳
صہ ر	جناب ڈاکٹر حاجی کریم اللہ صاحب	۱۳۲	عہ ر	جناب چودھری نبی بخش صاحب محلہ حسن زئی، بسی ریاست پٹیالہ	۱۲۴
صہ ر	جناب ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب ایم۔ بی۔ اسسٹنٹ سرجن "	۱۳۳	عہ ر	جناب حکیم محمد سعید صاحب معرفت حافظ امیر اللہ صاحب "	۱۲۵
صہ ر	جناب ڈاکٹر ظہور الاسلام صاحب لاہوری دروازہ "	۱۳۴	عہ ر	جناب منشی رحیم بخش صاحب ٹھیکیدار بسی ریاست پٹیالہ	۱۲۶
للعہ ۲ ر	متفرق چندہ از جامع مسجد بوقت وعظ	۱۳۵	عہ ر	جناب کریم بخش صاحب بضعیہ فروش محلہ غلزیان "	۱۲۷
عہ ر	جناب مرزا یعقوب بیگ صاحب منیجر دہرم پور "	۱۳۶			
عہ ر	جناب شیخ محمد حنیف صاحب سوداگر "	۱۳۷			
عا ر	جناب حافظ عبدالحکیم صاحب سوداگر گوٹہ "	۱۳۸			

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد چندہ	نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد چندہ
۱۳۹	جناب فضل علیم صاحب متصل اولڈ جیل پٹیالہ	عا ر	۱۴۹	ایل-ایم-اسے-لاہوری دروازہ	
۱۴۰	جناب قاضی حبیب الرحمان صاحب			ریاست پٹیالہ	عہ ر
	محلہ قاضیان ریاست پٹیالہ	عا ر	۱۵۰	جناب قاضی عبدالعزیز صاحب	
۱۴۱	جناب بابو احمد شاہ صاحب			بی-اے-ریاست پٹیالہ	عہ ر
	منیجر سنگر کمپنی ״	عہ ر	۱۵۱	جناب مولوی نیاز احمد صاحب	
۱۴۲	جناب بابو نور الدین صاحب			چوک ناردانہ ״ ״	عہ۸ر
	ٹیلیگراف ماسٹر ریاست پٹیالہ	عا ر	۱۵۲	جناب ولی محمد صاحب معرفت	
۱۴۳	جناب بابو سکندر خان صاحب			قاضی محمد سلیمان صاحب ״	عہ ر
	سرہندی دروازہ ״	عہ۴ر	۱۵۳	جناب حافظ محمد اسحٰق صاحبؒ	۸ ر
۱۴۴	جناب جمعدار اللہ بخش صاحب	عہ ر	۱۵۴	جناب سید محمد کاظم صاحب	
۱۴۵	متفرق چندہ از ملازمان نہر ״	للعہ۴ر		اہلمد جوڈیشل سرہند ״	۴ ر
۱۴۶	جناب مولوی غلام محمد صاحب		۱۵۵	جناب حافظ خیرات محمد صاحبؒ	۸ ر
	ہیڈ ماسٹر کندہ میر ״	عہ ر	۱۵۶	معرفت جناب شید محمد خان صاحب ״	۱۵عہ۳ر
۱۴۷	ایک صاحب، معرفت مولوی		۱۵۷	متفرق چندہ از بازار معرفت	
	غلام محمد صاحب ״	عہ ر		جناب قاضی عبدالعزیز صاحب ״	۱۴ر۳
۱۴۸	جناب مولوی غلام محمد صاحب		۱۵۸	جناب مولوی مختار احمد صاحب	
	شملوی، وکیل ندوہ ״	عہ ر		ناردانہ، ریاست پٹیالہ	عہ ر
۱۴۹	جناب شیخ فضل الرحمن صاحب،		۱۵۹	جناب فتح محمد صاحب خیاطؒ	۸ ر

	نام مع پتہ	
۱۶۰	جناب عطا محمد صاحب اسسٹنٹ مینیجر امی اینڈ کو ریاست پٹیالہ	۸/
۱۶۱	ریکارڈس کیپر صاحب امی اینڈ کو	۸/
۱۶۲	جناب عبدالرزاق صاحب چپراسی امی اینڈ کو "	۴/
۱۶۳	والدہ صاحبہ بابو دلبر حسین صاحب بند نقری محلہ حکیمان ریاست نابھہ	لعہ/
۱۶۴	جناب منور علی خان صاحب ممبر کونسل بند نقری محلہ حکیمان "	للعہ/
۱۶۵	جناب حکیم عبدالکریم صاحب "	۶/
۱۶۶	جناب منشی فیض بخش صاحب " افسر منڈی محلہ بلو خان "	۶/
۱۶۷	جناب منشی محمد رمضان صاحب چٹھی نویس بخشی خانہ "	۶/
۱۶۸	جناب بابو حسین بخش صاحب "	عہ/
۱۶۹	جناب حکیم نظام الدین صاحب وکیل "	عہ/
۱۷۰	جناب بابو الہ بخش صاحب "	عہ/
۱۷۱	جناب حسین بخش صاحب کھجوہ "	عہ/

	نام مع پتہ	
۱۷۲	جناب منشی محمد رمضان صاحب پٹواری ریاست نابھہ	عہ/
۱۷۳	جناب منشی مہربان علی صاحب "	عہ/
۱۷۴	جناب منشی محمد اسلام صاحب "	۶/
۱۷۵	جناب منشی ظہور الحق صاحب سپرنٹنڈنٹ محکمہ کمیشن "	عہ/
۱۷۶	جناب غربت حسین صاحب "	۸/
۱۷۷	جناب رحیم بخش صاحب "	۸/
۱۷۸	چندہ متفرق "	۱۲/
۱۷۹	جناب منشی غلام قادر صاحب "	عہ/
۱۸۰	جناب منشی عبدالحکیم صاحب لیڈر "	۶/
۱۸۱	جناب فتو کشمیری صاحب "	عہ/
۱۸۲	جناب عمر محمد صاحب جمعدار "	عہ/
۱۸۳	چندہ متفرق در مجلس عید میلاد بمحلہ ملتان "	صہ/
۱۸۴	جناب کرنیل محمد رمضان خان صاحب بہادر امپیریل سروس ترپ پٹیالہ	۵عہ/

نمبر شمار	نام مع پتہ	قیمت چندہ
۱۸۵	جناب ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب میڈیکل سٹور کیپر صدر شفاخانہ پٹیالہ	صہ/
۱۸۶	جناب جمال الدین صاحب کھیاٹ بازار رندہ گران ،،	عہ/
۱۸۷	جناب منشی فتح محمد صاحب اوورسیر احاطہ مولوی محمد جعفر صاحب صدر بازار چھاؤنی انبالہ	عہ/
۱۸۸	جناب منشی نور محمد صاحب کلرک جنرل ڈاکخانہ ،،	عہ/
۱۸۹	جناب میر حشمت علی صاحب کلرک دفتر انسپکٹر جنرل ریلوے میل سروس ،،	عہ/
۱۹۰	جناب میراں محمد یٰسین صاحب معرفت منشی نعمت اللہ صاحب دفتر انسپکٹر جنرل ریلوے میل سروس چھاؤنی انبالہ	۸/
۱۹۱	جناب منشی خدا بخش صاحب سٹیمپیر ملٹیری ورکس سروس چھاؤنی انبالہ	۴/

نمبر شمار	نام مع پتہ	قیمت چندہ
۱۹۲	جناب ڈاکٹر سید فخر الحسن صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ سردار شہر ریاست بیکانیر	عا/
	(معرفت جناب سکرٹری معین ندوہ شملہ	
۱۹۳	جناب بابو محمد شعبان صاحب کلرک خزانہ، کوہ شملہ	عا/
۱۹۴	جناب بابو تاج الدین احمد صاحب کلرک کاؤنس ڈپارٹمنٹ شملہ	سے/
۱۹۵	جناب خواجہ کبیر جو صاحب شال مرچنٹ اپر بازار ،،	صہ/
۱۹۶	جناب عبدالخالق صاحب ،،	۴/
۱۹۷	جناب محمد عمر جو صاحب امرتسری	عہ/
۱۹۸	جناب رحمت اللہ صاحب میوہ فروش	۴/
۱۹۹	جناب عبدالرحمن صاحب ؎	۴/
۲۰۰	جناب احمد جو صاحب کشمیری	۴/
۲۰۱	جناب محمد سلطان صاحب شال مرچنٹ	۵/
	جناب شیخ علی محمد صاحب جام مرچنٹ ،،	عہ/

نمبر شمار	نام مع پتہ	چندہ
۲۰۳	جناب عبدالکریم صاحب شال مرچنٹ	
	اپر بازار کوہ شملہ	۸/
۲۰۴	جناب عبدالعزیز صاحب ،،	۴/
۲۰۵	جناب میاں محمد صاحب کابل ہاؤس"	عہ/
۲۰۶	جناب میاں عزیزالدین صاحب	
	ٹیلر، اپر بازار، کوہ شملہ	عہ/
۲۰۷	جناب شیخ محمد زکریا صاحب	
	واچ مرچنٹ ،، ،،	عہ/
۲۰۸	جناب خواجہ عبدالواحد صاحب	
	شال مرچنٹ ،، ،،	۴/
۲۰۹	جناب میاں جان محمد صاحب	
	گھڑی ساز ،، ،،	۸/
۲۱۰	جناب میاں اکبر خان صاحب	
	کابل کمپنی ،، ،،	۶/
۲۱۱	جناب ڈاکٹر محمد عمر صاحب مالک	
	میڈیکل ہال ،، ،،	عہ/
۲۱۲	جناب شیخ علی الدین صاحب	
	گھڑی ساز ،، ،،	۴/

نمبر شمار	نام مع پتہ	چندہ
۲۱۳	جناب حاجی عبدالصمد صاحب	
	شال مرچنٹ اپر بازار شملہ	عہ/
۲۱۴	جناب حاجی محمد جو صاحب امرتسری"	عہ/
۲۱۵	جناب سلطان ڈار صاحب"	۸/
۲۱۶	جناب خواجہ عبدالقدوس صاحب	
	امرتسری ،، ،،	عہ/
۲۱۷	جناب ڈاکٹر ایم۔ اے سعید صاحب"	عہ/
۲۱۸	جناب محمد جو صاحب سوداگر ،،	۸/
۲۱۹	جناب غلام رسول صاحب	
	گھڑی ساز ،، ،، ،،	۸/
۲۲۰	از پرشین ہاؤس ،، ،، ،،	عہ/
۲۲۱	جناب جان سرور صاحب سوداگر	عہ/
۲۲۲	جناب بابو غلام تقی صاحب	
۲۲۳	سنیٹری انسپکٹر کوہ شملہ	صہ/
۲۲۳	جناب منشی محمد عمر صاحب نعمانی	
	سوداگر لوئر بازار ،،	۱۲/
۲۲۴	جناب حسن محمد صاحب خیاط ،،	۱/
۲۲۵	جناب عبدالغنی و محمد رفیع صاحبان سوداگران"	۴/

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد چندہ
۲۲۶	جناب شیخ محبوب الٰہی صاحب سوداگر، کوہ شملہ	عہ/
۲۲۷	متفرق چندہ معرفت جناب مولوی منعم الدین صاحب "	۵ر ۶ پائی
۲۲۸	جناب محمد امیر صاحب شال مرچنٹ "	۴/
۲۲۹	جناب ماسٹر عبد العزیز صاحب کتب فروش "	۴/
۲۳۰	جناب محمود خان صاحب دوکاندار "	۲/
۲۳۱	جناب صدر الدین و امام الدین صاحبان "	۴/
۲۳۲	جناب شیخ محمد مشرف و عبد الغنی صاحبان تماکو فروش "	عہ/
۲۳۳	جناب سخاوت حسن صاحب جفت فروش "	عہ/
۲۳۴	جناب شاہ میر خان صاحب و ملاجی صاحب تماکو فروش "	۴/
۲۳۵	جناب صوفی یاد محمد صاحب "	۴/
۲۳۶	جناب عبد الغنی صاحب ٹین ساز، لوہا بازار "	۴/

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد چندہ
۲۳۷	جناب عمر بخش صاحب قلعی گر لوہا بازار	۴/
۲۳۸	جناب محمد سعید اینڈ برادرس لوہا بازار شملہ	۲/
۲۳۹	جناب شیخ عبد الغنی صاحب جفت فروش "	عہ/
۲۴۰	جناب رشید احمد صاحب عطار "	۱/
۲۴۱	جناب قدرت اللہ خان صاحب جام مرچنٹ "	۲/
۲۴۲	جناب عبد القادر صاحب کباڑی "	۴/
۲۴۳	جناب مستری کفایت اللہ صاحب "	۴/
۲۴۴	جناب شیخ احمد خان صاحب کابلی نان پز "	۸/
۲۴۵	جناب مرزا محمد بیگ صاحب دندان ساز "	عہ/
۲۴۶	جناب عزیز دار صاحب ٹل بازار "	عہ/
۲۴۷	جناب احمد خان صاحب شال مرچنٹ "	۸/
۲۴۸	جناب مرزا ہدایت بیگ صاحب کلرک عدالت "	عہ/
۲۴۹	جناب منشی عبد المجید صاحب محرر عدالت "	۸/

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد چندہ	نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد چندہ
۲۵۰	جناب میاں سوندھا صاحب		۲۶۴	جناب منشی اشرف خانصاحب شملہ	۸ ر
	تاجر چرم مارکٹ، کوہ شملہ	عا ر	۲۶۵	جناب منشی مبارک حسن صاحب ،،	۴ ر
۲۵۱	جناب سید محمد شاہ صاحب		۲۶۶	جناب فرخ حسن صاحب ،،	۴ ر
	ٹھیکہ دار سنجولی ،،	عہ ر	۲۶۷	جناب منشی علی شیر صاحب دفتری	۴ ر
۲۵۲	جناب علی محمد صاحب ،،	عہ ر	۲۶۸	جناب منشی قادر بخش صاحب ،،	۲ ر
۲۵۳	جناب بابو محمد عبداللہ صاحب		۲۶۹	جناب منشی خواجہ بخش صاحب ،،	۲ ر
	کلرک بارنس کورٹ ،،	عا ر	۲۷۰	جناب منشی بندہ علی صاحب ،،	۲ ر
۲۵۴	جناب منشی محمد عبداللہ صاحب		۲۷۱	جناب بابو فیروز الدین صاحب	
	مہاسو دفتر شاہ جواد خانصاحب	عہ ر		کلرک فنانس ڈیپارٹمنٹ ،،	صہ ر
۲۵۵	جناب منشی مولابخش صاحب ،،	عہ ر	۲۷۲	جناب بابو دین محمد صاحب کلرک	
۲۵۶	جناب منشی کریم بخش صاحب ،،	عہ ر		آرمی ڈیپارٹمنٹ ،،	سے ر
۲۵۷	جناب منشی شہاب الدین صاحب ،،	عہ ر	۲۷۳	جناب بابو حبیب اللہ صاحب	
۲۵۸	جناب منشی برکت علی صاحب ،،	عہ ر		ہیڈ کلرک میونسپل بورڈ ،،	عا ر
۲۵۹	جناب منشی شمس الحق صاحب ،،	عہ ر	۲۷۴	جناب بابو غلام محمد صاحب	
۲۶۰	جناب حافظ محمد بخش صاحب ،،	عہ ر		سٹور کیپر ،،	عہ ر
۲۶۱	جناب منشی میر احمد صاحب ،،	۸ ر	۲۷۵	جناب مرزا بدر الدین صاحب	
۲۶۲	جناب منشی محمد بخش صاحب ،،	۸ ر		ٹھیکہ دار سنجولی ،،	عا ر
۲۶۳	جناب منشی جان محمد صاحب بٹ ،،	۸ ر	۲۷۶	جناب شیخ قدرت اللہ صاحب ٹھیکہ دار ،،	عہ ر

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد چندہ
۲۷۷	جناب سکرٹری صاحب انجمن احمدیہ شملہ	عا/
۲۷۸	جناب منشی منظور محمد صاحب کلرک آف دی کورٹ، کوہ شملہ	عه/
۲۷۹	جناب منشی کریم بخش صاحب عدالت کوہ شملہ	۸/
۲۸۰	جناب خان صاحب بابو عبدالاحد صاحب اسسٹنٹ انجینئر	عـ٥/
۲۸۱	جناب منشی عبداللطیف صاحب محرر وکیل ؍؍	۸/
۲۸۲	جناب خواجہ عبدالصمد صاحب بی اے منصف و رئیس اعظم ؍؍	عسه/
۲۸۳	جناب بابو فتح دین صاحب کلرک کامرس ڈیپارٹمنٹ ؍؍	عـ٥/
۲۸۴	جناب منشی محمد حسن خان صاحب سپرنٹنڈنٹ فنانس ڈیپارٹمنٹ	صه/
۲۸۵	جناب میر مشتاق احمد صاحب کلرک آرمی ڈیپارٹمنٹ ؍؍	صه/
۲۸۶	جناب بابو عبدالعزیز صاحب اوورسیر	
۲۸۶	میونسپل بورڈ، کوہ شملہ	عا/
۲۸۷	جناب بابو امام الدین صاحب کلرک پنجاب بینک ؍؍	عه/
۲۸۸	جناب حاجی محمد جہانگیر صاحب بٹ پنشنر ؍؍ ؍؍	عا/
۲۸۹	جناب شیخ محمد اکبر صاحب ہیڈ ریڈر گورنمنٹ پریس ؍؍	عه/
۲۹۰	متفرق از بیضہ فروشان مارکٹ ؍؍	معه/
۲۹۱	جناب منشی الٰہ بخش صاحب، مونوٹائپ پریس ؍؍	ـــ/
۲۹۲	جناب عبدالستار صاحب شال مرچنٹ	عه/
۲۹۳	جناب عزیز جان صاحب ؍؍	۸/
۲۹۴	جناب عبدالعزیز صاحب سٹون مرچنٹ ؍؍	۸/
۲۹۵	جناب بابو نورالدین صاحب کلرک ریونیو ڈیپارٹمنٹ ؍؍	۴/
۲۹۶	جناب بابو ممتاز حسین صاحب پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ ؍؍	عه/

نمبر	نام مع پتہ	تعداد چندہ	نمبر	نام مع پتہ	تعداد چندہ
۲۹۷	جناب بابو محی الدین صاحب پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ کوہ شملہ	عا/	۳۱۲	جناب بابو عبدالاحد صاحب شملہ	۸/
۲۹۸	جناب بابو مطلوب حسن صاحب "	عہ/	۳۱۳	جناب بابو سراج الدین صاحب "	۸/
۲۹۹	جناب حافظ میر غیاث الدین صاحب فارن ڈیپارٹمنٹ "	عہ/	۳۱۴	جناب بابو امیرالدین صاحب "	۸/
۳۰۰	جناب بابو محمد اسمعیل صاحب آرڈننس ڈیپارٹمنٹ "	عا/	۳۱۵	جناب بابو سیف اللہ شاہ صاحب "	عہ/
۳۰۱	جناب مولوی ابو صالح عبدالمجید صاحب	عہ/	۳۱۶	جناب بابو عبدالحکیم صاحب "	۸/
۳۰۲	جناب بابو محمد عبداللہ صاحب ڈالی	عہ/	۳۱۷	جناب بابو عبدالمجید صاحب "	۸/
۳۰۳	جناب بابو غلام نبی صاحب "	عہ/	۳۱۸	جناب بابو عبدالرحمٰن صاحب "	۸/
۳۰۴	جناب محمد رشید خانصاحب "	۸/	۳۱۹	جناب بابو محمد امین صاحب "	عہ/
۳۰۵	جناب بابو عبدالغفار صاحب "	۸/	۳۲۰	جناب بابو محمد نصیر اللہ صاحب "	۸/
۳۰۶	جناب بابو نجم الدین صاحب "	۴/	۳۲۱	جناب بابو عبدالحمید صاحب "	۸/
۳۰۷	جناب فضل الٰہی صاحب "	۴/	۳۲۲	جناب خان بہادر مولا بخش صاحب نقاشی فارن ڈیپارٹمنٹ "	۵عہ
۳۰۸	جناب بابو سندھے خانصاحب "	۸/	۳۲۳	جناب مرزا شیر محمد صاحب ہیڈ ڈرافٹس مین "	للعہ/
۳۰۹	جناب محمد حسن خان صاحب "	عہ/	۳۲۴	بقایا سال گذشتہ	۸ پائی
۳۱۰	جناب بابو عبدالغنی صاحب آسلم "	۸/		جملہ میزان عام اغراض	سما سے/ ۵/۲ پائی
۳۱۱	جناب بابو محمد احسن خانصاحب "	۴/			

اشاعۃ الاسلام

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد چندہ	نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد چندہ
۱	جناب کریم احمد و محمد اصغر صاحبان		۱۲	جناب محمد صدیق ولد نجف علی صاحب	۴ر
	معرفت مولوی سید حکیم الدین صاحب		۱۳	جناب شیخ گھیاون صاحب ״	۵ر
	واعظ	سے/	۱۴	جناب شیخ الٰہ بخش صاحب ״	۲ر
۲	جناب قادر بخش صاحب شیشہ گر ״	للعہ/	۱۵	جناب شیخ واحد علی صاحب ״	۴ر
۳	منجانب شیخ وہاج الدین صاحب		۱۶	جناب شیخ حیدر علی صاحب ״	۴ر
	مرحوم، معرفت مولوی سلیمان		۱۷	جناب شیخ تفضل حسین صاحب ״	۸ر
	صاحب واعظ	سے ۴ر	۱۸	جناب شیخ شیر محمد صاحب ״	۲ر
۴	جناب شیخ افضل احمد صاحب ״	عار	۱۹	جناب دین محمد صاحب ״	۴ر
۵	جناب شیخ تفضل حسین صاحب		۲۰	جناب لال محمد صاحب ״	عہ ر
	رحمان پور ״	۴ر	۲۱	جناب غلام حسین صاحب ״	۱ر
۶	جناب شیخ خدا بخش صاحب ״	۴ر	۲۲	جناب محمد شفیع صاحب ״	۶ر
۷	جناب شیخ فضل احمد صاحب ״	۸ر	۲۳	جناب شیخ للو صاحب ״	۴ر
۸	جناب شیخ قوت علی صاحب ״	۸ر	۲۴	جناب عبد الرحیم صاحب ״	۱ر
۹	جناب عبد الغفور صاحب ״	۴ر	۲۵	جناب قادر بخش صاحب ״	۲ر
۱۰	جناب عبد الشکور صاحب ״	۳ر	۲۶	جناب میری حجام صاحب ״	۴ر
۱۱	جناب شیخ محمد صدیق صاحب ״	سے مر	۲۷	منجانب ابا الدہ مرحوم ماجد علی صاحب ״	عہ ر

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد رقم
۲۸	جناب کلو صاحب جراح معرفت مولوی سید سلیمان صاحب واعظ	عہ/	۴۱	انجمن الفرض ضلع ہمیرپور	سے/
۲۹	اہلیہ ماجد علی صاحب ″	۶/	۴۲	جناب پیر محمد صاحب تمباکو فروش سیمپرپور، ضلع ″ ″	عہ/
۳۰	جناب لال محمد صاحب نداف ″	۲/	۴۳	جناب حافظ محمد صدیق صاحب پنشنر تھانہ دار سیمپرپور ″	عہ/
۳۱	جناب دوست محمد صاحب ″	۲/			
۳۲	جناب عبدالحمید صاحب ″	۱/۶	۴۴	جناب مرزا رحمت اللہ بیگ صاحب قانون گو راٹھ ″	عا/
۳۳	جناب رمضان صاحب ″	۶/			
۳۴	جناب سعداللہ صاحب ″	۲/	۴۵	جناب حبیب احمد صاحب کلرک نہر راٹھ ″	عہ/
۳۵	جناب رحیم صاحب ″	۳/			
۳۶	جناب حسن علی صاحب ″	۴/	۴۶	جناب غلام مصطفےٰ و شاہ بہادر خان و نور علی صاحبان راٹھ	عا/
۳۷	جناب اقبال حسن صاحب ″	۱/			
۳۸	جناب چمن صاحب ″	۱/	۴۷	جناب کفایت علی صاحب تحصیلدار۔ راٹھ ″ ″	۴/
۳۹	جناب بچو صاحب ″	۴/			
	(بذریعہ جناب مولوی سید حکیم الدین صاحب واعظ)		۴۸	جناب حیدر بخش صاحب ٹھیکیدار راٹھ، ضلع ″	۸/
۴۰	جناب محمد اسمٰعیل، سعداللہ، عبدالحق، عزیز حسن، محمد عادل، وطفیل احمد صاحبان صوفی گنج ضلع ہمیرپور	سے/ ۶/	۴۹	جناب محمد جمیل احمد صاحب ″	۴/
			۵۰	جناب محمد موسیٰ کاظم صاحب نائب تحصیلدار ″ ″	عہ/

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد چندہ	نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد چندہ
۵۱	جناب محمد امیر اسد صاحب اڈر نویس بذریعہ جناب مولوی سید حکیم الدین صاحب ہمیرپور	عہ/	۶۰	جناب میر حاتم علی، و سید امجد علی صاحبان راٹھ ضلع ہمیرپور	عہ/
۵۲	جناب محمد احسان اللہ خان و محمد کامل صاحبان " "	۸/	۶۱	جناب منشی عبد الرزاق صاحب سب انسپکٹر " "	عہ/
۵۳	جناب مٹھو بیگ صاحب پدہری	عہ/	۶۲	جناب مرزا احمد بیگ صاحب وغیرہ ۱۶ نفر " "	عصہ ۹/۲
۵۴	جناب ولی محمد صاحب قلندر، و زکیہ و حسینی، و کریم صاحبان " "	عہ/	۶۳	نجف خان و نور محمد و مظفر حسن صاحبان " "	عا ۶/
۵۵	جناب عبد الباسط، خدا بخش و عوض علی صاحبان " "	عا ۸/	۶۴	جناب نواب و وزیر صاحبان وغیرہ راٹھہ، ضلع ہمیرپور	عہ ۱/
۵۶	جناب عبد الکریم، احمد خان، عالم خان، حسن خان صاحبان راٹھہ، ضلع ہمیرپور "	عہ ۴/	۶۵	جناب تمیز الدین و قاضی صاحبان ٹھیکیداران " "	صہ/
۵۷	جناب غازی و چاہو، و جھمن و گھسیٹے صاحبان " "	عہ/	۶۶	معرفت جناب مولوی حکیم الدین صاحب واعظ ندوہ از مہوبہ ضلع ہمیرپور	سے ۱۵/
۵۸	جناب عید شاہ و جنگو وغیرہ صاحبان " "	عا/	۶۷	جناب شیخ محمد اصغر علی صاحب ساکن مدن ہوت، معرفت مولوی محمد سلیمان صاحب واعظ	عا ۸/
۵۹	جناب عطاء اللہ خان و گلاب صاحبان راٹھہ، ضلع ہمیرپور	۱۰/			

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد رقم
۶۸	مسلمانان جمال پور معرفت سلیمان صاحب عظ	عہ ۱۰ر ۶ پائی	۸۵	جناب عبد الرب صاحب "	۴ر
۶۹	جناب محمد یوسف صاحب		۸۶	جناب شیخ محمد اصغر علی صاحب معرفت محمد سلیمان صاحب اعظم	۶ ۸ر
	ساکن جمال پور "	۴ر	۸۷	مسلمانان جمال پور " "	۱۰ ۹
۷۰	جناب نور محمد خان صاحب "	۴ر	۸۸	جناب محمد یوسف صاحب ساکن جمال پور "	۴ر
۷۱	جناب حسن خان صاحب "	۲ر	۸۹	جناب نور محمد خان صاحب "	۴ر
۷۲	جناب محمد عیسیٰ صاحب "	عہ ر	۹۰	جناب حسن خان صاحب "	۲ر
۷۳	جناب بچو صاحب "	۸ر	۹۱	جناب بندہ خدا صاحب "	۸ر
۷۴	جناب محمد شعیب صاحب "	۴ر	۹۲	جناب نانی صاحبہ طٰہٰ صاحب "	۸ر
۷۵	جناب کریم صاحب حجام "	۶ پائی	۹۳	جناب عبد الستار صاحب "	۸ر
۷۶	جناب عبد الخالق صاحب "	۲ر	۹۴	جناب محمد عثمان صاحب "	۴ر
۷۷	جناب کالے خان صاحب "	۱ر	۹۵	جناب کریم صاحب حجام	۶ پائی
۷۸	مسماۃ سکونت صاحبہ "	۱ر	۹۶	جناب محمد اسحاق صاحب "	۸ر
۷۹	جناب رحمان صاحب "	۱ر	۹۷	جناب حکیم خیاط صاحب "	۱ر ۳ پائی
۸۰	گنگوہی صاحب معرفت مولوی		۹۸	جناب ظہور خان صاحب "	۸ر
	سلیمان صاحب عظ ندوۃ العلما	۲ر	۹۹	جناب امجد علی صاحب "	۴ر
۸۱	جناب محمد یعقوب صاحب "	۱ر	۱۰۰	بقایا مئی سنہ ۱۱ء	۶ پائی
۸۲	جناب جمال الدین صاحب "	۱ر	۱۰۱	معرفت جناب مولوی حکیم الدین صاحب عظ ندوہ	للعہ ۶ر
۸۳	جناب اسماعیل خان صاحب "	۶ پائی	۱۰۲	معرفت مولوی محمد سلیم صاحب عظ "	
۸۴	جناب ظہور خان صاحب "	۸ر		بذریعہ مولانا شاہ سلیمان صاحب پھلواری	عـــہ

نمبر	نام مع پتہ	تعداد رقم	نمبر	نام مع پتہ	تعداد رقم
١٠٣	جناب منشی عبدالغفور خانصاحب انجینیر اٹاوہ، معرفت جناب شاہ مولانا سلیمان صاحب پھلواروی	صہ/	١٠٦	معرفت جناب مولوی سید حکیم الدین صاحب واعظ بذریعہ جناب مولانا شاہ سلیمان صاحب پھلواروی	عہ ١١/
١٠٤	معرفت جناب مولوی محمد سلیمان صاحب واعظ از ٹھیری، ڈاکخانہ سیف اللہ گنج ضلع سلطانپور	صہ/	١٠٧	جناب مسماۃ آمنہ بی بی صاحبہ معرفت جناب مولانا شاہ سلیمان صاحب پھلواروی	عمہ/
١٠٥	معرفت جناب مولوی محمد سلیم صاحب واعظ، از ٹھیری ڈاکخانہ سیف اللہ گنج، ضلع سلطان پور	صہ/	١٠٨	معرفت مولوی محمد سلیم صاحب واعظ سابق	للعہ ٣/
			١٠٩	معرفت مولوی محمد سلیمان صاحب واعظ سابق	للعہ ٥/
	جملہ میزان عام اغراض ماعہ ٤/٣ پائی				

قیمت چرم قربانی وزکوۃ وغیرہ ندوۃ العلماء

نمبر	نام مع پتہ	تعداد رقم	نمبر	نام مع پتہ	تعداد رقم
	بسعی مولوی غلام محمد صاحب شملوی		٣	جناب ڈاکٹر عبدالستار صاحب بہاولپور	صہ/
١	جناب ڈاکٹر محمد دین صاحب میڈیکل آفسر بہاولپور	عہ/	٤	جناب سید محمد اطہر صاحب دارا گنج، الہ آباد معرفت جناب معتمد صاحب تعلیمات	صہ/
٢	جناب غلام حسن خان صاحب ریاست بہاولپور	عہ/	٥	جناب مولوی تمیز الدین صاحب	

نمبر	نام مع پتہ	قیمت	نمبر	نام مع پتہ	قیمت
۵	وکیل امیٹھی ضلع اورنگ آباد دکن معرفت یوسف الدین قادری متعلم ندوۃ العلماء	عہ/	۱۲	جناب ابوالفضل سید شاہ عباس صاحب لاڑکانہ ضلع سکھر سندھ (بذریعہ معین ندوہ شملہ)	عہ/
۶	جناب سید فخرالدین صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ چورو، بیکانیر	عہ/	۱۳	جناب مولوی غلام محمد صاحب شملوی وکیل ندوۃ العلماء کوہ شملہ	عہ/
۷	جناب منشی فیض الحسن صاحب سپلی کوٹھی گولا گنج لکھنؤ قیمت یک کھال بکرہ	۶؎/	۱۴	جناب مولوی منعم الدین صاحب ریڈر مونوٹائپ پریس کوہ شملہ	عہ/
۸	جناب مولوی محمد نصیح صاحب وکیل لکھنؤ، دو کھال بھیڑہ چرم قربانی	۱۲ر		**قیمت چرم قربانی**	
۹	جناب مولوی عبدالسمیع صاحب نزول آفیسر لکھنؤ، دو کھال بھیڑہ چرم قربانی	عہ/	۱۵	جناب بابو عبدالقادر صاحب سکریٹری معین ندوہ کوہ شملہ	دو کھال بکرہ
			۱۶	جناب بابو عبدالعزیز صاحب	یک کھال بکرہ
			۱۷	جناب میاں عبدالغفور صاحب کاذی	یک کھال بکرہ
۱۰	جناب سردار سبحان خان صاحب ملازم مسٹر وائٹ صاحب پروفیسر کیننگ کالج لکھنؤ قیمت یک کھال بکرہ	۸؎/	۱۸	جناب میاں عبدالقادر صاحب ٹھیکہ دار "	یک کھال بکرہ — مبلغ ۱۲/
			۱۹	جناب مولوی غلام محمد صاحب شملوی وکیل ندوہ "	یک کھال بکرہ
۱۱	جناب مولوی برکت علی صاحب ایم اے۔ ایل۔ ایل۔ بی ہیڈ ٹرانسلیٹر چیف کورٹ پنجاب	عـہ/	۲۰	جناب منشی عبدالقادر صاحب اڈیٹر ین ریلوے بورڈ "	یک کھال بکرہ

نمبرشمار	نام مع پتہ	تعداد رقم
	امداد یتامیٰ	
۲۱	منجملہ چندہ عید الفطر کوہ شملہ حصہ امداد یتامیٰ	۵ /۳۰ ۱۰/۱۰ پائی
۲۲	جناب اہلیہ محترمہ مولوی غلام محمد صاحب شملوی وکیل ندوہ شملہ	۵ /۳۰
۲۳	جناب اہلیہ محترمہ جناب عبد القادر صاحب، کوہ شملہ	لعہ ۵/
۲۴	معرفت جناب سید ہاشم علی صاحب ،، امداد یتامیٰ معرفت معین ندوہ شملہ	عہ ۱۲
۲۵	جناب منشی قلندر بخش صاحب ریکارڈ کیپر ریلوے بورڈ شملہ	۱۲
۲۶	جناب مرزا غلام حسن صاحب ریلوے بورڈ ،،	عہ/
۲۷	جناب سید مہدی علی صاحبؒ	عہ/
۲۸	جناب منشی محمد ابراہیم صاحب ،،	عہ/
۲۹	جناب مرزا شیر محمد صاحب ہیڈ ڈرافٹس مین ریلوے بورڈ، کوہ شملہ	عہ/

نمبرشمار	نام مع پتہ	تعداد رقم
	آمدنی مد زکوٰۃ ندوۃ العلماء	
۳۰	جناب میر جمال الدین صاحب ہیڈ ڈرافٹس مین ریلوے بورڈ، شملہ	سے/
۳۱	جناب بابو عبد الرحیم صاحب کلرک ریلوے بورڈ ،،	۶/
۳۲	جناب بابو غلام احمد صاحب کلرک	عہ/
۳۳	چندہ عید الفطر نصف حصہ ،،	۵ ۱۵
۳۴	چندہ عید الضحیٰ نصف حصہ ،،	۱۰/۹
۳۵	قیمت چرم قربانی از زنانہ جناب عبد القادر صاحب ٹھیکہ دار شملہ ۲۔ کھال،	۱۲
	جملہ میزان چرم قربانی و زکوٰۃ ۲۶۰ ۷/ ۱ پائی	
	آمدنی فروخت کتب کتبخانہ ندوۃ العلما معرفت ناظر کتبخانہ	
۱	کتب متفرقہ مکررات	۱۵
۲	مسالک السالکین فی تذکرۃ الواصلین جلد دوم	للعہ/
	میزان ۱۵	

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد چندہ
	چندۂ دار العلوم من ابتداء اپریل ۱۹۱۱ء لغایت مارچ ۱۹۱۲ء	
۱	قیمت دو عدد انگشتری نقرئی آمدہ جلسۂ پٹنہ	عا/
۲	جناب مولانا سید شبیر علی صاحب سابق مہتمم دار العلوم لکھنؤ	منعٰ۵/
۳	جناب منشی گلزار علی صاحب منشی تحصیلدار محمود آباد ضلع سیتاپور معرفت جناب معتمد صاحب تعلیمات (بذریعہ معین ندوہ شملہ)	عا/
۴	جناب روشن خان صاحب انبالوی، کوہ شملہ	صہ/
۵	جناب محمد ایوب صاحب کلاہ فی شاپ جتوک، کوہ شملہ	عہ/
۶	جناب بابو غلام قادر صاحب کلرک دفتر اگزامینر ملٹیری اکس شملہ	عہ/
۷	جناب منشی عبد الرحمان صاحب مارکٹ، کوہ شملہ	عہ/
۸	جناب بابو تاج الدین احمد صاحب کلرک کامرس ڈیپارٹمنٹ کوہ شملہ	صہ/
۹	جناب بابو عبد القادر صاحب رئیس و سکرٹری معین ندوہ 〃	صہ/
۱۰	جناب بابو بدر الدین صاحب ٹھیکہ دار سنجولی 〃	عا/
۱۱	جناب بابو برکت علی صاحب ریلوے بورڈ 〃	عا/
۱۲	انجمن احمدیہ 〃	سے/
۱۳	جناب بابو محمد عبد اللہ صاحب اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ ٹور آفس بارنس کوارٹ کوہ شملہ	صہ/
۱۴	جناب منشی عبد القادر صاحب نائب مالک آرمی پریس کوہ شملہ	۶/
۱۵	جناب مرزا محمد بیگ صاحب دندان ساز 〃	عہ/
۱۶	جناب جان محمد صاحب گھڑی ساز، کوہ شملہ	۸/

نمبر شمار	نام مع پتہ	مقدار چندہ	نمبر شمار	نام مع پتہ	مقدار چندہ
۱۷	جناب خواجہ کبیر جو صاحب		۲۷	جناب شیخ عبدالرزاق صاحب	
	زمیں کوہ شملہ	۵ ر		جام مرچنٹ، کوہ شملہ	۸ ر
۱۸	جناب حاجی عبدالصمد صاحب		۲۸	جناب احمد جو صاحب کشمیری	
	اپر بازار ،،	عہ ر		اپر بازار ،،	۸ ر
۱۹	جناب محمد سلطان صاحب		۲۹	جناب خان سرور صاحب سوداگر	عہ ر
	شال مرچنٹ ،،	۸ ر	۳۰	جناب محمد زکریا صاحب گھڑی ساز	
۲۰	جناب غلام محمد صاحب			اپر بازار ،،	عہ ر
	امرتسری ،،	عہ ر	۳۱	جناب نظیر احمد صاحب ،،	عہ ر
۲۱	جناب محمد عمر جو صاحب ،،	عہ ر	۳۲	جناب محمد امیر صاحب گھڑی ساز	
۲۲	جناب نورالدین صاحب			اپر بازار ،،	۸ ر
	سٹون مرچنٹ ،،	۳ ر	۳۳	جناب محمد عمر صاحب نعمانی	
۲۳	جناب محمد اکبر خان صاحب			لوئر بازار ،،	۸ ر
	مالک کابل کمپنی ،،	عہ ر	۳۴	جناب شیخ محمد مشرف صاحب	
۲۴	جناب ڈاکٹر محمد عمر صاحب			تمباکو فروش ،،	عہ ر
	مالک میڈیکل ہال ،،	عہ ر	۳۵	جناب شیخ کرم صاحب آئینہ فروش	عہ ر
۲۵	جناب نور محمد و محمد حسن صاحبان		۳۶	جناب عبدالغنی صاحب جفت فروش	۸ ر
	سوداگران ظروف ،،	عہ ر	۳۷	جناب فیض محمد صاحب ،،	۸ ر
۲۶	جناب سیف الدین صاحب سٹون مرچنٹ	۸ ر	۳۸	جناب میاں محمد اسمٰعیل صاحب ،،	۴ ر

نمبر	نام مع پتہ	چندہ	نمبر	نام مع پتہ	چندہ
۳۹	جناب اشفاق الرحمن صاحب عطار، کوہ شملہ	۴/	۵۱	جناب مہدی حسین صاحب خانساماں کوہ شملہ	عہ/
۴۰	متفرق چندہ از لوئر بازار ״	۱۲عہ/	۵۲	جناب شیخ علی محمد صاحب جام فروش اپر بازار ״	صہ/
۴۱	جناب مستری میاں خان صاحب ردٹی گودام ״	عہ/	۵۳	متفرق چندہ از بعضیہ فروشان و میوہ فروشان ״	سے٦/
۴۲	جناب بابو عبد العزیز صاحب سب اوورسیر سیون پلٹن ״	عہ۲	۵۴	جناب بابو دین محمد صاحب بی۔ اے۔ ״	سے/
۴۳	جناب مرزا شیر محمد صاحب ہیڈ ڈرافٹس مین ״	صہ/	۵۵	جناب بابو حبیب اللہ صاحب مینوسپلیٹی ״	۸عہ/
۴۴	جناب میر جمال الدین صاحب نقشہ نویس ریلوے بورڈ ״	سے/	۵۶	جناب بابو محمد حسن خان صاحب کلرک دفتر اگزامینر ملٹری ورکس ״	عہ/
۴۵	جناب بابو نور بخش صاحب ״	عا/	۵۷	جناب بابو عبد اللطیف صاحب	۸/
۴۶	جناب منشی عبد الرحیم صاحب ״	عا/	۵۸	جناب بابو محمد جہانگیر صاحب	عہ/
۴۷	جناب بابو غلام محمد صاحب ٹکٹی ار ״	عہ/	۵۹	جناب بابو عبد الاحد صاحب	عہ/
۴۸	جناب بابو بشیر حسین صاحب کلرک ریلوے بورڈ ״	عہ/	۶۰	جناب بابو عبد الغفور صاحب	۸/
۴۹	جناب منشی محمد حسن صاحب کلرک ״	عہ/	۶۱	جناب بابو محمد یوسف صاحب	۸/
۵۰	جناب منشی عبد الحق صاحب ״	عہ/	۶۲	جناب بابو عبد الحکیم صاحب	عہ/

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد رقم
۶۳	جناب بابو سراج الدین صاحب کلرک دفتر		۷۸	جناب محمد شہاب الدین صاحب	
	اگزامنر ملٹری ورکس کوہ شملہ	۴/		کوہ شملہ	عہ/
۶۴	جناب بابو عبد الغنی صاحب ″	۴/	۷۹	جناب بابو شیخ محمد اکرام اللہ صاحب	عہ/
۶۵	جناب محمد حسن خان صاحب ″	۴/	۸۰	جناب بابو سید مبارک حسن صاحب	۸/
۶۶	جناب بابو عبد الغفار صاحب ″	۸/	۸۱	جناب محمد بخش صاحب ″	۸/
۶۷	جناب بابو غلام قادر صاحب ″	۲/	۸۲	جناب بابو میر احمد صاحب ″	
۶۸	نامعلوم الاسم ″	۲/		دفتر کائنات فضائیہ ″	۸/
۶۹	جناب بابو محمد شریف صاحب ″	۴/	۸۳	جناب بابو فرخ حسن صاحب ″	۲/
۷۰	جناب بابو عبد الکریم صاحب ″	۲/	۸۴	جناب بابو عطا محمد صاحب ″	۳ پائی
۷۱	جناب بابو محمد عبد اللہ صاحب ڈار ″	عہ/	۸۵	منجملہ چندہ عید الفطر حصہ دار العلوم	[illegible]
۷۲	جناب بابو محمد حفیظ صاحب ″	۸/	۸۶	جناب بابو تمیز الدین خان صاحب	
۷۳	جناب بابو محمد عظمت اللہ خان صاحب ″	۴/		ریلوے ٹیلیگراف انسپکٹر ″	عہ/
۷۴	جناب بابو ولایت علی شاہ صاحب		۸۷	جناب بابو عبد الرحمان خان صاحب	
	دفتر کائنات فضائیہ ″	عہ/		سٹور کیپر مونو ٹائپ پریس ″	۸/
۷۵	نامعلوم الاسم ″	۸/	۸۸	جناب بابو بشیر احمد صاحب	
۷۶	جناب بابو مولا بخش صاحب ″	عہ/		کلرک ″ ″	ے/
۷۷	جناب بابو محمد عبد الصمد صاحب		۸۹	جناب بابو عبد العزیز خان	
	منہاس ″	عہ/		صاحب ڈسپیچر ″	۸/

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد چندہ
۹۰	جناب بابو محمد عثمان صاحب کیوٹر کوہ شملہ	۴؍
۹۱	جناب بابو آرد تا صاحب کاپی ہولڈر	۴؍
۹۲	جناب سید مشتاق علی صاحب ؍؍	۴؍
۹۳	جناب سید جلال الدین صاحب ؍؍	۴؍
۹۴	جناب بابو کرم بخش صاحب ؍؍	۴؍
۹۵	جناب منشی عبد الغفار صاحب ؍؍	عمہ؍
۹۶	جناب منشی لہ بخش صاحب سکشن ہولڈر کریٹنگ برانچ ؍؍	عمہ؍
۹۷	جناب منشی محمد خان صاحب گل انچارج پریس ڈیپارٹمنٹ ؍؍	۸؍
۹۰	جناب منشی محمد عثمان صاحب کنٹریکٹر ؍؍	۸؍
۹۹	جناب منشی محمد خلیل صاحب ؍؍	۲؍
۱۰۰	جناب منشی روشن علی صاحب ؍؍	۲؍
۱۰۱	جناب منشی شرافت حسین صاحب ؍؍	۲؍
۱۰۲	جناب بابو عبد الرشید خان صاحب کریٹنگ تراجہ ٹائپ پریس ؍؍	۴؍

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد چندہ
۱۰۳	جناب منشی عبد الغفار صاحب کوہ شملہ	۲؍
۱۰۴	جناب منشی شمس الدین صاحب ؍؍	۴؍
۱۰۵	جناب شیخ گھسیٹے صاحب دفتری ؍؍	۲؍
۱۰۶	جناب سید حیدر حسین صاحب ؍؍	۲؍
۱۰۷	جناب علی بخش صاحب ؍؍	۲؍
۱۰۸	جناب میاں حمید الدین صاحب ؍؍	۲؍
۱۰۹	جناب شیخ نیاز احمد صاحب ؍؍	۱؍
۱۱۰	جناب بابو شہزادہ خان صاحب کیو لورڈ ایر مونو ٹائپ پریس ؍؍	۴؍
۱۱۱	جناب بابو بھگت رام صاحب ؍؍	۴؍
۱۱۲	چندۂ متفرق عید الفطر نصف حصہ ؍؍	عـہ ۵ پائی
۱۱۳	چندۂ عید الضحیٰ نصف حصہ	صہ ۱۰ پائی
۱۱۴	جناب محمد محمود اللہ بادشاہ صاحب رئیس مدراس	[illegible]

جملہ میزان چندۂ دار العلوم

اکماعـہ للعـہ؍ ۴؍۳ ۲ پائی

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد رقم
	چندہ وظائف ندوۃ العلما		۸	جناب الحاج خان بہادر عبد العزیز بادشاہ سفیر سلطان روم مدراس	صہ/
۱	جناب نواب صاحب بہادر بالقابہ، والی ریاست بہاولپور خلد اللہ ملکہ دو سال	سما/	۹	جناب ایم۔ اے حیات پاچھا صاحب مدراس	صہ/
۲	جناب امیر الامرا، ناصر الاسلام شیخ بہاء الدین صاحب سابق وزیر ریاست جوناگڑھ –	ماعہ/	۱۰	جناب محمد محمود اسد بادشاہ صاحب	للعہ/
			۱۱	جناب حاجی بدر الدین صاحب	دللعہ
			۱۲	جناب ٹی امین الدین صاحب	للعہ/
۳	جناب مولانا حبیب الرحمن خان صاحب رئیس شروانی بھیکن پور ضلع علیگڈھ	ماصہ/	۱۳	جناب بلیالم حاجی عبد الرحمن صاحب	للعہ/
			۱۴	جناب کنم باڈی عبد القادر صاحب	سہ/
			۱۵	جناب محمد عبد الکریم صاحب فاروقی	لعہ/
۴	جناب منشی محمد احتشام علی صاحب رئیس کاکوری معتمد مال ندوۃ العلما	ماعہ	۱۶	جناب منشی امداد حسین صاحب موضع اساس، پوسٹ مئو، ضلع گیا	صر/
۵	جناب سیٹھ حاجی محمد حنیف صاحب رئیس و تاجر انگاناپانک اسٹریٹ مدراس	ہ/	۱۷	جناب منشی محمود حسین صاحب ہیڈ کانسٹبل محرر تھانہ اہرورہ ضلع مرزاپور	۳عہ/
۶	جناب مولوی حمید الدین صاحب پروفیسر میور کالج الہ آباد	معہ			
۷	جناب مولوی ظفر اللہ خان صاحب ڈسٹرکٹ جج سیالکوٹ	صہ/	۱۸	جناب بھنگو خان صاحب تاجر عطر، فرخ آباد	دعہ/

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد چندہ
	(بذریعہ معین ندوہ شملہ)	
۱۹	جناب شیخ رحمت اللہ صاحب بیضہ فروش کوہ شملہ	۱عسہ/
۲۰	جناب مولوی علاء الدین صاحب واعظ ״	عہ/
۲۱	جناب سردار نتھا سنگھ صاحب ریلوے بورڈ ״	عہ/
۲۲	جناب بابو محمد حسن خان صاحب ״	عہ/
۲۳	جناب منشی برکت علی صاحب ״	ے/
۲۴	جناب منشی بشیر حسن صاحب ״	عہ/
۲۵	جناب مولوی ابو المعالی جواد صاحب	عہ/
۲۶	جناب منشی عبد الغفار صاحب ״	عہ/
۲۷	جناب مولانا عبد السبحان صاحب تاجر ورمیس گوڈون اسٹریٹ نمبر ۲۳ مدراس	۵عہ
	جملہ میزان چندۂ وظائف ندوۃ العلما	السہ معہ للعہ عہ/ ۳

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد چندہ
	تعلیم سنسکرت و بھاشا	
۱	جناب مولانا محمد حبیب الرحمٰن خان صاحب شروانی رئیس بھیکن پور ضلع علیگڈہ	۵عسہ/
۲	جناب مولوی علی الدین حسن صاحب ناظم عدالت دیوانی اورنگ آباد، دکن	۵عہ/
۳	جناب مولوی نواب علی صاحب پروفیسر بڑودہ کالج بڑودہ	عہ/
	(چندہ تعلیم سنسکرت بذریعہ معین ندوہ شملہ)	
۴	جناب مولوی منعم الدین صاحب لائبریرین کوہ شملہ	عا/
۵	جناب عبد الرب صاحب مچن لوی	
	منعم الدین صاحب ״	عا/
۶	جناب عبد الرزاق صاحب	عا/
	جناب محمد احمد صاحب ״	عا/
	جناب ابو الخیر صاحب ״	عا/
	جناب بابو عبد اللہ بیگ صاحب	صہ/ ۲
	میزان کل	۵سہ ۲

[illegible]	نام مع پتہ	[illegible]
	تعلیم عربی	
۱	جناب منشی محمد اسحاق صاحب بھدوہی، ضلع مرزاپور	عہ/
	تعمیر مسجد	
۱	جناب ڈاکٹر عبدالستار صاحب بھاولپور، بذریعہ مولوی غلام محمد صاحب شملوی۔	عا/
	تعمیر بورڈنگ ندوۃ العلماء	
۱	جناب مولوی سید علی صاحب زینبی، قائم مقام ادیب ندوۃ العلماء لکھنؤ،	عہ/
	عام تعلیم	
۱	جناب ناظر حسن صاحب، معرفت جناب مولانا عبدالحی صاحب، نائب ناظم ندوۃ العلماء، بستی	للعہ/

[illegible]	نام مع پتہ	[illegible]
	(انعام تفسیر و حدیث)	
۱	جناب مولوی محمد حفیظ اللہ صاحب نائب تحصیلدار تحصیل صفی پور ضلع اناؤ	عہ/
	تعلیم دینیات	
۱	جناب خواجہ سید ضیاء الدین صاحب گسیاری منڈی لکھنؤ بتقریب بسم اللہ خوانی دختر خود۔	للعہ/
۲	جناب مولوی حکیم سید عبدالحی صاحب نائب ناظم ندوۃ العلماء لکھنؤ	عہ/
	میزان [illegible]	
	چندہ مستقل سالانہ	
۱	جناب ڈاکٹر محمد عظیم صاحب، اسسٹنٹ سرجن ٹپاور	[illegible]

نقشہ تنخواہ ملازمین کتبخانہ ندوۃ العلماء لکھنؤ من ابتدائے اپریل ۱۹۱۱ع لغایت مارچ ۱۹۱۲ع

نمبر شمار	نام ملازمین مع عہدہ	شرح تنخواہ	ایام کارکردگی	رقم واجب الوصول	کیفیت
١	ناظر کتبخانہ	[illegible]	یکسال	مالـــہ /	
٢	فراش کتبخانہ	صہ /	١١ ماہ ٥ یوم	[illegible]	
	میزان کل			[illegible]	

نقشہ تنخواہ کارندۂ جائداد موقوفہ شاہجہانپور من ابتدائے اپریل ۱۹۱۱ع لغایت مارچ ۱۹۱۲ع

١	منشی ناظم علی صاحب مختار متعینہ وقف ضلع شاہجہانپور	[illegible]	یکسال	مالـــہ /	

نقشہ تنخواہ ملازم و اعظین اشاعۃ الاسلام ندوۃ العلماء لکھنؤ من ابتدائے اپریل ۱۹۱۱ع لغایت مارچ ۱۹۱۲ع

١	مولوی سید حکیم الدین صاحب واعظ	ســہ /	٠ ماہ ٢٢ یوم	[illegible]	
٢	مولوی محمد سلیم صاحب واعظ	عـــہ /	٩ ماہ	مالـــہ /	
٣	مولوی محمد سلیمان صاحب واعظ	عـــہ	٩ ماہ	مالـــہ /	
	میزان الکل			[illegible]	

نقشہ تنخواہ ملازمین دفتر ندوۃ العلماء لکھنؤ من ابتدائے اپریل ۱۹۱۱ع لغایت مارچ ۱۹۱۲ع

١	مہریاں ندوۃ العلماء	[illegible]	یکسال	مالـــہ /	

نمبر شمار	نام ملازمین مع عہدہ	شرح تنخواہ	ایام کارکردگی	تنخواہ واجب الوصول	کیفیت
۲	محرر دفتر مراسلات	عہ و عـــہ	یکساں	ماعہ للعہ	یکم اکتوبر سنہ ۱۱ء سے اضافہ پانچ روپیہ ماہوار کا ہوا
۳	چپراسی	صہ	۱۰ ماہ ۲۰ یوم	[illegible] ا ر ۱۱ پائی	
	میزان کل			[illegible] ا ر ۱۱ پائی	
نقشہ تنخواہ ملازمین وکلاء ندوۃ العلماء لکھنؤ من ابتدائے اپریل سنہ ۱۱ء لغایت مارچ سنہ ۱۹۱۲ء					
۱	مولوی غلام محمد صاحب شملوی وکیل ندوۃ العلماء	سہ / ثہ	یکساں	للعہ	جنوری سنہ ۱۹۱۲ء سے عہ ماہوار کا اضافہ ہوا
۲	وکیل دوم ہنگامی	صہ	۹ یوم فروری سنہ ۱۲ء	عہ ۱۴ ا ر ۱ پائی	
	میزان کل			للعہ ۱۴ ا ر ۱	
نقشہ تنخواہ ملازمین دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ من ابتدائے اپریل سنہ ۱۱ء لغایت مارچ سنہ ۱۹۱۲ء					
۱	قاضی تلمذ حسین صاحب ایم اے ہیڈ ماسٹر	ماعہ	یکساں	الـ للعہ	
۲	مولانا شیخ محمد صاحب ادیب	لہ	۱۱ ماہ ۲۷ یوم	مالعہ ر ا پائی	
۳	مولوی میر عبدالکریم صاحب فقیہ اول	صعہ	۵ ماہ ۶ یوم	مالعہ ۱۵ ا ر ا پائی	انکا تقرر ۲۵ ستمبر سنہ ۱۱ء سے ہوا
۴	مولوی سید علی صاحب قائم مقام ادیب	صہ	یکساں	لعہ ۲ ر ۳ پائی	انکو عہ ماہوار الاونس قائم مقام ادیب ہونیکی وجہ سے ملتا ہے اور معاوضہ اہتمام من ابتدائے ۵ فروری سنہ ۱۲ء بحساب عہ
۵	سید پیارے صاحب بی اے قائم مقام سکنڈ ماسٹر	سہ	۳ ماہ ۲۹ یوم	مالعہ ۸ ر ۹ پائی	انکا تقرر ۲ مارچ سنہ ۱۲ء سے بطور قائم مقامی ہوا

نمبر شمار	نام ملازمین مع عہدہ	شرح تنخواہ	ایام کارگزاری	تنخواہ واجب الوصول	کیفیت
۶	مولوی سید سلیمان صاحب نائب ادیب	صـه ر	یکساں	سمار	
۷	مولوی محمد شبلی صاحب مدرس عربی	سـه ر	یکساں	ماسه ر	
۸	مولوی سلطان احمد صاحب مدرس عربی	صعـه	یکساں	ما ر	
۹	مولوی عبد السلام صاحب مدرس عربی	صعـه ر	۱۱ ماہ ۲۹ یوم	مالعـه ۶ ر ۳ پائی	
۱۰	مولوی فضل الرحمن صاحب مدرس عربی	عـه ر	یکساں	ماللعـه ر	
۱۱	مولوی محمد یوسف صاحب مدرس عربی	عـه ر	۹ ماہ ۳ یوم	مالبـه ۱ ر ۹ پائی	
۱۲	ماسٹر دین محمد صاحب تھرڈ ماسٹر	عـه ر	۹ ماہ ۱۶ یوم	مالعـه ۱۵ ر پائی	
۱۳	ماسٹر عبد الجلیل صاحب فورتھ ماسٹر	عـه ر	یکساں	ماللعـه ر	
۱۴	پنڈت لوکناتھ صاحب معلم بھاشا	عـه ر	۱۱ ماہ ۴ یوم	مالعمـه ۵ ر ۴ پائی	
۱۵	ماسٹر فدا حسین صاحب معلم ریاضی	صعـه ر	یکساں	مالـه ر	
۱۶	مولوی قمر الدین صاحب مدرس عربی	صعـه ر	یکساں	مالـه ر	
۱۷	منشی عبد الحفیظ صاحب محرر دار العلوم	سے و عـه	۹ ماہ ۱۳ یوم	لـه ۱۲ ر	۱۰-اپریل ۱۹۱۱ء کو
۱۸	منشی سید علی صاحب مہتمم		۹ یوم فروری		بمشاہرہ سے ماہوار
	محرر دار العلوم	عـه ر	۱۹۱۱ء	بے ۹ ر ۸	تقرر ہوا اور ۲-نومبر
۱۹	منشی فضل حسین صاحب محرر		۷ ماہ		۱۹۱۱ء سے عہ ماہوار
	معتمد صاحب دار العلوم	صہ ر	۲۹ یوم	لعـه ۱۳ ر ۶ پائی	ترقی ہوئی،
۲۰	منصو علی چپراسی دار العلوم	صہ ر	یکماہ ۲ یوم	سـے ۶ ر ۲ پائی	

۷۸۶

فہرست عطیات چندہ ندوۃ العلما

من ابتدائے یکم اپریل سنہ ۱۹۱۲ء لغایت ۱۰ اکتوبر سنہ ۱۹۱۲ء

نمبر	تفصیل	رقم
نمبر ۱	پراونشل گورنمنٹ گرانٹ اِن ایڈ۔	[illegible] ۱۰/۹/
۲	عطیہ سرکار عالیہ والیہ ریاست بھوپال خلد اللہ ملکہا	[illegible]
۳	عطیہ سرکار عالی والی ریاست حیدر آباد دکن خلد اللہ ملکہٗ۔ بحساب سو روپیہ ماہوار حالی	[illegible] ۳/
۴	آمدنی وقف حمزہ پور ضلع شاہجہانپور	ما/
۵	آمدنی جائداد موقوفہ مولوی خدایار خان صاحب موضع بھرتنا پور ضلع بریلی	[illegible] ۴/
۶	آمدنی جائداد موقوفہ خان بہادر حاجی شیخ قادر بخش صاحب مرحوم معرفت منشی احتشام علی صاحب ٹرسٹی اوقاف رئیس کاکوری	[illegible]
۷	آمدنی کرایہ دوکان موقوفہ چندوسی ضلع مراد آباد	[illegible]
۸	آمدنی مکان موقوفہ واقع للت پور ضلع جھانسی	[illegible] ۱۴/
۹	کرایہ مکانات وصیتی واقع لال باغ لکھنؤ	[illegible]
	میزان	[illegible] ۸/۱۵

من ابتدئے یکم اپریل سنہ ۱۹۱۲ء

چندہ ممبری

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد رقم
	بذریعہ جناب بابو نظام الدین صاحب امرت سر		۸	جناب میاں نور محمد صاحب تاجر چرم امرت سر	صہ/
۱	جناب حافظ محمد حلیم صاحب تاجر چرم وآنریری مجسٹریٹ کانپور	صہ/	۹	جناب حاجی قادر بخش و مولا بخش صاحبان تاجران چرم امرتسر	صہ/
۲	جناب بابو نظام الدین صاحب تاجر چرم امرتسر	صہ/	۱۰	جناب میر حبیب اللہ صاحب آنریری مجسٹریٹ امرت سر	صہ/
۳	جناب شیخ شمس الدین و پیر بخش صاحبان تاجر چرم امرتسر	صہ/	۱۱	جناب شیخ محمد جمیل صاحب سوداگر آنریری مجسٹریٹ امرت سر	صہ/
۴	جناب شیخ علی بخش صاحب تاجر چرم و مینوسپل کمشنر امرتسر	صہ/	۱۲	جناب شیخ علی محمد صاحب تاجر چرم	صہ/
۵	جناب میاں نظام الدین صاحب ٹھیکہ دار امرت سر	صہ/	۱۳	جناب بابو شمس الدین صاحب تاجر چرم	صہ/
۶	جناب میاں قمر الدین صاحب سوداگر و مینوسپل کمشنر امرت سر	صہ/	۱۴	جناب مولوی محمد حکمت اللہ خان صاحب سپرنٹنڈنٹ چنگی امرت سر	صہ/
۷	جناب میاں فیروز الدین صاحب سوداگر و آنریری مجسٹریٹ	صہ/	۱۵	جناب میاں اللہ جوایا صاحب تاجر چرم امرت سر	صہ/

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد رقم
۱۶	جناب حاجی غلام حسین و خدا بخش صاحبان تاجر چرم امرتسر	صہ ر
۱۷	جناب خان بہادر شیخ غلام صادق صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ امرتسر	صہ ر
۱۸	جناب حاجی پیر محمد احمد الدین صاحبان و صدر الدین صاحب تاجر چرم امرتسر	صہ ر
۱۹	جناب خانصاحب شیخ فضل کریم صاحب بی اے افسر مال بند وبست امرتسر	صہ ر
۲۰	جناب خواجہ غلام محی الدین صاحب بی اے - ایل ایل بی وکیل امرتسر	صہ ر
۲۱	جناب میاں غلام مصطفےٰ صاحب سوداگر و میونسپل کمشنر امرتسر	صہ ر
۲۲	جناب میاں غلام نبی صاحب سوداگر پشمینہ موری گنج امرتسر	صہ ر
۲۳	جناب میاں عبداللہ لو صاحب سوداگر پشمینہ کٹڑہ اہلووالیاں امرتسر	صہ ر
۲۴	جناب میاں حسام الدین صاحب ٹھیکہ دار امرتسر	صہ ر
۲۵	جناب میاں محمد بخش صاحب سوداگر پشمینہ کٹڑہ اہلووالیاں امرتسر	صہ ر
۲۶	جناب میاں حبیب اللہ صاحب سوداگر پشمینہ چٹی دروازہ گھنٹہ گھر امرتسر	صہ ر
۲۷	جناب میاں کریم الدین صاحب سوداگر مشین ہال بازار امرتسر	صہ ر
۲۸	جناب ماسٹر عبدالرحمٰن خانصاحب مدرس ریاضی و سائنس ایم۔ اے - او ہائی اسکول امرتسر	صہ ر
۲۹	جناب میاں محمد نظر احمد صاحب طالب علم ہائی کلاس ایم اے - او ہائی اسکول امرتسر	صہ ر
۳۰	جناب میاں بڈھے شاہ صاحب سوداگر کٹڑہ موری گنج امرتسر معرفت جناب مولوی مولانا غلام محمد صاحب فاضل ہوشیارپوری بسعی جناب مولوی مرزا محمد ظفر اللہ خان صاحب سب جج۔	صہ ر

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد رقم
	چندہ ہوشیارپور	
۳۱	جناب خان بہادر منشی محمد علی خان صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر نابور ضلع ہوشیارپور	صر
۳۲	جناب شیخ جان محمد صاحب رئیس اعظم	صر
۳۳	جناب مولوی الٰہی بخش صاحب پلیڈر	صر
۳۴	جناب شیخ نیاز محمد صاحب ایم-اے پلیڈر	صر
۳۵	جناب خان صاحب یار محمد صاحب رئیس و ذیلدار جاخیلان	صر
۳۶	جناب فقیر سید افتخار الدین صاحب مہتمم بندوبست	صر
۳۷	جناب مرزا امین اللہ صاحب نائب مہتمم بندوبست	صر
۳۸	جناب راجہ ولی اللہ خان صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس	صہ
۳۹	جناب مولوی محمد اشرف صاحب سکنڈ ماسٹر	
	گورنمنٹ ہائی اسکول	صر
۴۰	جناب ڈپٹی احمد بخش صاحب پنشنر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر قصبہ شام چوراسی ضلع ہوشیارپور	صر
۴۱	جناب مولوی جان محمد صاحب ہوشیارپوری تحصیلدار پالم پور ضلع کانگڑا	صر
	چندہ قصور ضلع لاہور	
۴۲	جناب مولوی عبدالقادر صاحب وکیل چیف کورٹ پنجاب	صر
۴۳	جناب مولوی غلام محی الدین صاحب پلیڈر	صر
۴۴	جناب مولوی محمد داؤد صاحب مختار	صر
۴۵	جناب میاں فضل دین صاحب گورا	صہ
۴۶	جناب میاں حاجی محمد صاحب مالک کارخانہ	صر

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد رقم
	وزیر آباد ضلع گجرانوالہ	
۴۷	جناب راجہ محمد اکرام اللہ خانصاحب رئیس اعظم	صہ/
۴۸	جناب مولوی مرزا محمد ظفر اللہ خانصاحب سب جج	صہ/
۴۹	جناب قاضی باقر شاہ صاحب	صہ/
۵۰	جناب چودھری حیات خانصاحب ذیلدار	صہ/
۵۱	جناب بابو غلام حسن صاحب	صہ/
۵۲	جناب شیخ نیاز احمد صاحب سوداگر	صہ/
۵۳	جناب حاجی ملک غلام مصطفےٰ خانصاحب سوداگر	صہ/
۵۴	جناب حاجی ملک بوٹا صاحب سوداگر	صہ/
۵۵	جناب حاجی عمر بخش صاحب سوداگر	صہ/
۵۶	جناب شیخ دین محمد صاحب سوداگر	صہ/
۵۷	جناب شیخ مولا بخش صاحب سوداگر	صہ/
۵۸	جناب میاں محمد دین صاحب سوداگر	صہ/
۵۹	جناب شیخ عبد القادر صاحب سوداگر	صہ/

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد رقم
۶۰	جناب سردار عظمت اللہ خان صاحب	صہ/
۶۱	جناب قاضی مرید صابر صاحب	صہ/
۶۲	جناب چودھری امیر بخش صاحب چمرنگ معہ برادری پوسٹ نظام آباد ضلع گجرانوالہ	صہ/
	چندہ سیالکوٹ	
۶۳	جناب شیخ پیر محمد و محمد جان صاحبان سوداگران چھاونی	صہ/
۶۴	جناب شیخ مہر بخش صاحب سوداگر	صہ/
۶۵	جناب چودھری کلو خانصاحب بزقصاب	صہ/
۶۶	جناب پیراہی صاحب سوداگر	صہ/
۶۷	جناب شیخ محمد سلطان صاحب سوداگر	صہ/
۶۸	جناب شیخ نبی بخش و خدا بخش صاحبان سوداگران چرم	صہ/
۶۹	جناب شیخ چراغ دین صاحبان وغیرہ	صہ/

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد رقم
	سوداگران چرم	صر	۸۳	جناب بابو خورشید عالم صاحب کلرک	
۷۰	جناب بابو علی گوہر صاحب	صر		آف دی کورٹ	صر
۷۱	جناب میاں اللہ رکھا صاحب	صر	۸۴	جناب شیخ مولا بخش صاحب سوداگر چوب	صر
۷۲	جناب چودہری نصیر الدین و		۸۵	جناب حاجی میاں غلام علی صاحب	
	امام الدین صاحبان	صر		ٹھیکہ دار	صر
۷۳	جناب احمد حامد صاحب سوداگر		۸۶	جناب بابو فضل احمد صاحب سٹور کیپر	
	چرم	صر		چھاؤنی	صر
۷۴	جناب مولوی محمد شفیع صاحب افسر مال	صر		**چندہ گجرات پنجاب**	
۷۵	جناب سائیں محمد فاضل صاحب ٹھیکہ دار	صر	۸۷	جناب نواب ملک خدا بخش خانصاحب	
۷۶	جناب حاجی چودہری سلطان محمد			ڈسٹرکٹ جج	صر
	صاحب بیرسٹر ایٹ لا	صر	۸۸	جناب سردار یار محمد خانصاحب	
۷۷	جناب چودہری محمد امین صاحب پلیڈر	صر		پنشنر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر	صر
۷۸	جناب چودہری نصر اللہ خانصاحب ر	صر	۸۹	جناب خان بہادر احمد حسین خانصاحب	
۷۹	جناب شیخ ظہور الٰہی صاحب ر	صر		اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر	صر
۸۰	جناب شیخ علی بخش صاحب مختار	صر	۹۰	جناب شہزادہ محمد یوسف خان	
۸۱	جناب میاں حسین الدین صاحب			صاحب پنشنر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر	صر
	پلیڈر ر	صر	۹۱	جناب ملک شیر محمد خانصاحب	
۸۲	جناب راجہ عطا محمد خانصاحب آنریری سب جج	صر		سپرنٹنڈنٹ دفتر فارسی ضلع گجرات	صر

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد رقم
۹۲	جناب چودہری فضل علی خانصاحب آنریری سول جج	۵ر	۱۰۲	جناب ڈاکٹر فیض محمد خانصاحب چیف میڈیکل افسر ریاست نابھہ	۵ر
	چندہ گجرانوالہ پنجاب				
۹۳	جناب نواب اسلم حیات خانصاحب اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گجرانوالہ	۵ر	۱۰۳	جناب قاضی محمد خلیل صاحب بریلی	عـــہ ر
۹۴	جناب میاں عبدالحمید صاحب سب جج	۵ر	۱۰۴	جناب حکیم محبوب علی صاحب رئیس انولہ ضلع بریلی	عـــہ ر
۹۵	جناب فقیر سید جلال الدین صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر	۵ر	۱۰۵	جناب مولوی سید عبدالودود صاحب رئیس بریلی	۵ر
۹۶	جناب مولوی فضل الدین صاحب پلیڈر	۵ر	۱۰۶	جناب حاذق الملک حکیم حافظ اجمل خانصاحب رئیس دہلی	عـــہ
۹۷	جناب بابو عبدالعزیز صاحب پلیڈر	۵ر	۱۰۷	جناب سید باقر صاحب بی۔اے ایل۔ایل۔بی وکیل بستی	۵ر
۹۸	جناب بابو عطا محمد صاحب ″	۵ر			
۹۹	جناب مولوی عبدالحق صاحب ″	۵ر			
	چندہ متفرق				
۱۰۰	جناب مولوی سید محمد اسماعیل صاحب وکیل و آنریری سکرٹری ڈسٹرکٹ بورڈ ہمیرپور	۵ر	۱۰۸	جناب مولوی نور محمد صاحب موضع لکھا۔ ضلع موتیہاری	۵ر
			۱۰۹	شیخ ابوالحسن صاحب موضع جہازپوری ڈاکخانہ بلندر ضلع موتیہاری	۵ر
۱۰۱	جناب حاجی محمد یعقوب خانصاحب رئیس پیلی کوٹھی علیگڈہ	۵ر	۱۱۰	جناب شیخ عبدالکریم صاحب موضع کندہو	

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
	ڈاکخانہ سوریا ضلع موتی ہاری	صہ/
۱۱۱	جناب شیخ امیر الحسن صاحب	صہ/
۱۱۲	جناب منشی ریاضیت حسن صاحب موضع لگھی ڈاکخانہ سوریا ضلع موتی ہاری	صہ/
۱۱۳	جناب شیخ ولی محمد صاحب موضع لگھی۔ ڈاکخانہ سوریا ضلع موتی ہاری	صہ/
۱۱۴	جناب شیخ امانت حسین صاحب موضع سرہرو ڈاکخانہ سوریا ضلع موتی ہاری	صہ/
۱۱۵	جناب مولوی ضیاء الدین صاحب وکیل بارہ بنکی	صہ/
۱۱۶	جناب مولوی ولایت علی صاحب وکیل بارہ بنکی	صہ/
۱۱۷	جناب مولوی نواب علی صاحب وکیل بارہ بنکی	صہ/
۱۱۸	جناب مولوی نصیر الدین حیدر صاحب	

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
	ڈپٹی کلکٹر	صہ/
۱۱۹	جناب مسیح الدین صاحب بیرسٹر بارہ بنکی	صہ/
۱۲۰	جناب فصیح الدین صاحب نعمانی ردولی ضلع بارہ بنکی	صہ/
۱۲۱	جناب قاضی ولی الحق صاحب ردولی۔ ضلع بارہ بنکی	صہ/
۱۲۲	جناب شیخ مختار احمد صاحب وکیل بارہ بنکی	صہ/
۱۲۳	جناب شیخ انوار الرحمان صاحب قدوائی ٹیچر سیوٹ اسکول بارہ بنکی	صہ/
۱۲۴	جناب شیخ عبد العلی صاحب بہسارہ ضلع بارہ بنکی	صہ/
۱۲۵	جناب حاجی قربان احمد صاحب وکیل بارہ بنکی	صہ/
۱۲۶	جناب چودھری رشید الدین صاحب تعلقدار بارہ بنکی	صہ/
۱۲۷	جناب چودھری مجید الدین صاحب تعلقدار	صہ/

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۱۲۸	جناب شیخ محمود ... صاحب رئیس بہیارہ ضلع بارہ بنکی	صہ/	۱۳۵	جناب مولوی عبد الخالق صاحب وکیل علیگڈھ	صہ/
۱۲۹	جناب شیخ زین العابدین صاحب بہیارہ ضلع بارہ بنکی		۱۳۶	جناب مولوی محمد صالح صاحب رئیس علیگڈھ	صہ/
۱۳۰	جناب حافظ عبد الصمد صاحب تاجر امین آباد لکھنؤ	صہ/	۱۳۷	جناب حاجی سید وارث علی شاہ صاحب آگرہ	ع۵/
۱۳۱	جناب شیخ مشتاق علی صاحب رئیس گدیہ ضلع بارہ بنکی	صہ/	۱۳۸	جناب حافظ عبد العزیز صاحب تحصیلدار پنشنر علیگڈھ	صہ/
۱۳۲	جناب حافظ محمد نقی صاحب تاجر علیگڈھ	صہ/	۱۳۹	جناب نواب حاجی محمد اسمٰعیل خان صاحب رئیس دتاولی ضلع علیگڈھ	صہ/
۱۳۳	جناب مولوی امانت اللہ صاحب علیگڈھ	صہ/	۱۴۰	جناب علی احمد صاحب وکیل آگرہ	صہ/
۱۳۴	جناب مولوی حبیب الرحمان خانصاحب شروانی علیگڈھ	صہ/	۱۴۱	جناب حافظ محمد محسن صاحب کراولی آگرہ	صہ/
			۱۴۲	جناب خان بہادر سید آل نبی صاحب بیرسٹر آگرہ	صہ/

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۱۴۳	جناب مرزا قسیم بیگ صاحب چغتائی ڈپٹی کلکٹر آگرہ	صہ/
۱۴۴	جناب صوفی قادر علی خانصاحب مالک مفید عام آگرہ	صہ/
۱۴۵	جناب مولوی محمد شفیع صاحب سکریٹری مینوسپل بورڈ اٹاوہ	صہ/
۱۴۶	جناب مولوی تاج الدین صاحب جج خفیفہ کانپور	صہ/
۱۴۷	جناب سید ممتاز حسن صاحب رزاقی بانسوی لکھنؤ	صہ/
۱۴۸	جناب شیخ نیاز علی صاحب رئیس پنچھیل ضلع بارہ بنکی	صہ/
۱۴۹	جناب شیخ عبدالرحمان	

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
	صاحب بڑاگاؤں ضلع بارہ بنکی	صہ/
۱۵۰	جناب مولوی الطاف حسین صاحب تحصیل دار۔ لکھنؤ	صہ/
۱۵۱	جناب حافظ محمد یونس صاحب سررشتہ دار ضلع اناؤ	صہ/
۱۵۲	جناب شیخ محبوب علی صاحب دریاباد ضلع بارہ بنکی	صہ/
۱۵۳	جناب شیخ ریاست علی صاحب دریاباد ضلع بارہ بنکی	صہ/
۱۵۴	بیوہ مشیر الزمان صاحب	صہ/
۱۵۵	والدہ مسعود الزمان صاحب	صہ/

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۱۵۶	جناب چودہری شرف الزماں صاحب تعلقدار گڈہی	صہ/	۱۶۵	جناب بابو محمد ابراہیم صاحب رئیس ٹیڑہی گھاٹ پٹنہ	صہ/
۱۵۷	جناب شیخ غلام حسین صاحب تحصیلدار ریاست محمود آباد	صہ/	۱۶۶	جناب بابو عبدالمجید صاحب رئیس ٹیڑہی گھاٹ پٹنہ	صہ/
۱۵۸	جناب مولوی علی بخش صاحب وکیل گیا	صہ/	۱۶۷	جناب شاہ محمد عثمان صاحب عینک ساز مرادپور بانکی پور	صہ/
۱۵۹	مسٹر ریاض الحق بیرسٹر ایٹ لا گیا	صہ/	۱۶۸	جناب مولوی محمد مسلم صاحب تاجر کتب بانکی پور	صہ/
۱۶۰	جناب مولوی خواجہ محمد نور صاحب وکیل گیا	صہ/	۱۶۹	جناب مولوی محمد حسین صاحب وکیل ہائیکورٹ بانکی پور	صہ/
۱۶۱	جناب مولوی سید نور الدین احمد صاحب بلخی گیا	صہ/	۱۷۰	جناب آنریبل مولوی فخرالدین صاحب وکیل بانکی پور	صہ/
۱۶۲	جناب مولوی فضیلت حسین صاحب وکیل گیا	صہ/	۱۷۱	جناب داروغہ عبداللطیف صاحب تاجر مرادپور بانکی پور	صہ/
۱۶۳	جناب مولوی سید ظفر نواب صاحب رئیس گیا	صہ/	۱۷۲	جناب مولوی نصیرالحق صاحب رئیس پٹنہ بہار	صہ/
۱۶۴	جناب حاجی میر مدد بخش صاحب صنع کشتی کورہ ضلع مونگیر	صہ/	۱۷۳	جناب مرزا محمد عابد علی بیگ صاحب ملیح آباد	صہ/

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۱۷۴	جناب محمد یونس خانصاحب ملیح آباد	صہ/
۱۷۵	جناب حبیب احمد خانصاحب ملیح آباد	صہ/
۱۷۶	جناب ڈاکٹر عبدالکریم صاحب ملیح آباد	صہ/
۱۷۷	جناب محمد اسحاق خانصاحب ملیح آباد	صہ/
۱۷۸	جناب محمد اسمٰعیل خانصاحب ملیح آباد	صہ
۱۷۹	جناب محمد اسماعیل خانصاحب	صہ/
۱۸۰	جناب نظیر احمد خانصاحب ملیح آباد	صہ/
۱۸۱	جناب مولوی حمید الدین صاحب پروفیسر میور کالج الہ آباد	صہ/
۱۸۲	جناب مولوی اسحاق صاحب وکیل الہ آباد	صہ/
۱۸۳	جناب مسٹر بن احمد صاحب بیرسٹر ایٹ لا الہ آباد	صہ/

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۱۸۴	جناب خان بہادر حاجی عبدالرشید خانصاحب سکریٹری ڈسٹرکٹ بورڈ مرزاپور	صہ/
۱۸۵	جناب مصطفیٰ خانصاحب رئیس بارگھاٹ مرزاپور	صہ/
۱۸۶	جناب شیخ عبدالکریم صاحب آنریری مجسٹریٹ مرزاپور	صہ/
۱۸۷	جناب شیخ رحمت اللہ صاحب ابن شیخ عبدالکریم صاحب مرزاپور	صہ/
۱۸۸	جناب لطیف خانصاحب رئیس مرزاپور	صہ/
۱۸۹	جناب مولوی عبدالباقی صاحب سب انسپکٹر پولیس مرزاپور	صہ/
۱۹۰	جناب مولوی عزیزالدین صاحب وکیل عدالت دیوانی مرزاپور	صہ/
۱۹۱	جناب منشی لطیف احمد صاحب سب انسپکٹر سپرنٹنڈنٹ جیل مرزاپور	صہ/

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۱۹۲	جناب حشمت علی صاحب			دال کی منڈی بنارس	صہ ر
	بازگھاٹ معرفت [illegible]		۲۰۱	جناب محمد علی صاحب	
	[illegible] صاحب مرزا [illegible]			تاجر غلہ لشیشر گنج بنارس	صہ ر
۱۹۳	جناب مولوی حبیب احمد صاحب		۲۰۲	جناب عبد الستار صاحب	
	رئیس [illegible] بازار بنارس	صہ ر		بنارس	صہ ر
۱۹۴	جناب مولوی مقبول عالم		۲۰۳	جناب مسٹر اقبال صاحب	
	صاحب وکیل بنارس	صہ ر		بنارس	عہ ر
۱۹۵	جناب مرزا اختر بخت صاحب		۲۰۴	جناب شیخ حسین صاحب	
	رئیس سوالا بنارس	صہ ر		بنارس	صہ ر
۱۹۶	جناب خان بہادر محمد طیب		۲۰۵	جناب حاجی لبو صاحب بنارس	صہ ر
	صاحب کوتوال بنارس	صہ ر	۲۰۶	جناب قاضی سراج احمد صاحب	
۱۹۷	جناب حاجی قادر بخش صاحب			رائے بریلی	صہ ر
	بخشی بنارس	صہ ر	۲۰۷	جناب شیخ کفایت اللہ صاحب	
۱۹۸	جناب منشی تصور حسین صاحب			رئیس پرتاب گڈھ	صہ ر
	سب انسپکٹر چوک بنارس	صہ ر	۲۰۸	جناب شیخ محمد باقر صاحب	
۱۹۹	جناب مولوی عزت حسین			رئیس پرتاب گڈھ	صہ ر
	صاحب وکیل بنارس	صہ ر	۲۰۹	جناب خان بہادر ڈپٹی محمد باقر	
۲۰۰	جناب مرزا اسحاق صاحب رئیس			صاحب سلطان پور	صہ ر

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۲۱۰	جناب مولوی محمد لطیف صاحب منصف صدر سلطانپور	صہ؍	۲۱۹	جناب منشی صابر علی صاحب فیض آباد	صہ؍
۲۱۱	جناب محمد یعقوب خانصاحب تعلقدار بیرہ مئو رائے بریلی	صہ؍	۲۲۰	جناب منشی حبیب اللہ صاحب فیض آباد	صہ؍
۲۱۲	جناب مولوی علاد الحسن صاحب ڈپٹی کلکٹر سلطانپور	صہ؍	۲۲۱	جناب مسٹر حامد علی خانصاحب بیرسٹرایٹ لا فیض آباد	صہ؍
۲۱۳	جناب شیخ محمد رضا صاحب سلطانپور	صہ؍	۲۲۲	جناب چودہری رسول بخش صاحب سوداگر فیض آباد	صہ؍
۲۱۴	جناب شیخ محمد رضا صاحب سلطان پور	صہ؍	۲۲۳	نا معلوم الاسم فیض آباد	صہ؍
۲۱۵	جناب محمد شفیع صاحب مختار فیض آباد	صہ؍	۲۲۴	جناب محبوب احمد صاحب فیض آباد	صہ؍
۲۱۶	جناب محمد حامد صاحب ایڈیٹر قیصر ہند فیض آباد	صہ؍	۲۲۵	جناب مولوی سید علی صاحب مدرس دار العلوم ندوہ لکھنؤ	صہ؍
۲۱۷	جناب محمود عالم صاحب وکیل فیض آباد	صہ؍	۲۲۶	جناب رمضان علیصاحب تعلقدار بیرہ مئو ضلع رائے بریلی	صہ؍
۲۱۸	جناب شیخ حافظ یار محمد صاحب ٹانڈہ فیض آباد	صہ؍	۲۲۷	جناب شیخ شہاب الدین صاحب وکیل رائے بریلی	صہ؍

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۲۲۸	جناب شیخ محمد ذکریا صاحب رائے بریلی	عہ
۲۲۹	جناب شیخ محمد شعیب صاحب رائے بریلی	عہ
۲۳۰	جناب سید احمد سعید صاحب رائے بریلی	عہ
۲۳۱	جناب سید محمد سلیم صاحب رائے بریلی	عہ
۲۳۱	جناب سید محمد عبداللہ صاحب رر	عہ
۲۳۲	جناب سید محمد صاحب رائے بریلی	عہ
۲۳۴	جناب مولوی عین الحق صاحب فیض آباد	عہ
۲۳۵	جناب منشی التفات رسول صاحب تعلقدار سندیلہ ضلع ہردوئی	سے
۲۳۶	جناب چودہری عبدالباسط صاحب رئیس سندیلہ ضلع ہردوئی	عہ

نمبر شمار	نام معہ پتہ	نمبر شمار
۲۳۷	جناب چودہری عبدالقیوم صاحب رئیس ضلع ہردوئی	عہ
۲۳۸	جناب سید کرامت حسین صاحب پنشنر ڈپٹی کلکٹر سندیلہ ضلع ہردوئی	عہ
۲۳۹	جناب سید قمرالدین احمد صاحب سندیلہ ضلع ہردوئی	عہ
۲۴۰	جناب شیخ نثار الرحمان صاحب تعلقدار بڑاگاؤں ضلع بارہ بنکی	عہ
۲۴۱	جناب سید سعید الحسن صاحب رئیس بانسہ ضلع بارہ بنکی	عہ
۲۴۲	جناب مولوی صالح حسن صاحب چھپرہ	عہ
۲۴۳	جناب خواجہ محمد احسن صاحب چھپرہ	عہ
۲۴۴	مسٹر ممتاز حسین بیرسٹر ایٹ لا سکریٹری کمیٹی استقبالیہ ندوہ	عہ

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام معہ پتہ	نمبر شمار
۲۴۵	نامعلوم الاسم	۵عہ			
۲۴۶	جناب حافظ قطب الدین صاحب لکھنؤ	صہ/			
۲۴۷	جناب شیخ سخاوت حسین صاحب تاجر عطر چوک لکھنؤ	صہ/			
۲۴۸	جناب منشی رفیع القدر صاحب ڈپٹی کلکٹر بنارس	صہ/			
۲۴۹	جناب میاں غلام رسول صاحب ٹھیکہ دار کٹڑا امرتسر	صہ/			
۲۵۰	جناب منشی عبدالغنی صاحب امرتسر	صہ			
۲۵۱	جناب چودھری شفیق الزمان صاحب تعلقدار بہول ضلع بارہ بنکی	صہ/			
۲۵۲	جناب منشی اظہر علی صاحب وکیل لکھنؤ	صہ/			
۲۵۳	جناب شاہ محمد خان صاحب تاجر لکھنؤ	صہ/			
۲۵۴	جناب غلام محمد صاحب منشی			بیرسٹر راجکوٹ	صہ/
			۲۵۵	جناب خواجہ مظاہر حسین صاحب آنریری مجسٹریٹ سہارنپور	صہ/
			۲۵۶	جناب مسٹر محمد صدیق صاحب بیرسٹر لکھنؤ	صہ/
			۲۵۷	جناب سید نبی اللہ صاحب بیرسٹر لکھنؤ	صہ/
			۲۵۸	آنریبل مسٹر محمد رفیق جوڈیشل کمشنر لکھنؤ	صہ/
			۲۵۹	جناب مولوی شمس الحسن صاحب ڈپٹی کلکٹر بدایون	صہ/
		صہ/	۲۶۰	جناب مولوی بدر الحسن صاحب منصف لکھنؤ	
			۲۶۱	جناب ممتاز علی خان صاحب صدر بازار لکھنؤ	صہ/
			۲۶۲	جناب سید محمد محسن صاحب بریلی	۱/
			۲۶۳	جناب عبدالحکیم صاحب بی اے علیگڈھ	صہ/

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۲۶۴	جناب مسٹر حبیب اللہ صاحب جوائنٹ مجسٹریٹ کانپور	صہ/		وکیل لکھنؤ	صہ/
۲۶۵	جناب مولوی غلام صفدر خانصاحب آگرہ	صہ/	۲۷۳	جناب مولوی احسان اللہ صاحب وکیل گورکھپور	صہ/
۲۶۶	جناب مولوی میر عبدالکریم صاحب علوی مدرس فقہ اول دار العلوم ندوہ لکھنؤ	صہ/	۲۷۴	جناب حبیب اللہ صاحب فیض آباد	صہ/
۲۶۷	جناب بابو عبدالعزیز خانصاحب تعلقدار سہرکچور ضلع سلطانپور	صہ/	۲۷۵	جناب شیخ عبدالرؤف صاحب رئیس مہتوررانہ ضلع الہ آباد	صہ/
۲۶۸	جناب بابو محمد زمان خانصاحب تعلقدار سہرکچور ضلع سلطانپور	صہ/	۲۷۶	جناب منشی امتیاز علی صاحب وکیل فیض آباد	صہ/
۲۶۹	جناب رشید الدین صاحب موضع بہرا ضلع علیگڈہ	صہ/	۲۷۷	جناب سید فضل الرحمان صاحب وکیل کانپور	صہ/
۲۷۰	جناب سید ظہور احمد صاحب وکیل لکھنؤ	صہ/	۲۷۸	جناب ضیاء الحسن صاحب علوی کاکوری لکھنؤ	صہ/
۲۷۱	جناب مرزا سمیع اللہ بیگ صاحب وکیل لکھنؤ	صہ/	۲۷۹	جناب سید یٰسین صاحب تاجر چرم کانپور	صہ/
۲۷۲	جناب سید وزیر حسن صاحب		۲۸۰	جناب شاہ محمد خانصاحب تاجر لکھنؤ	صہ/
			۲۸۱	جناب صفی الدولہ حسام الملک	

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام معہ پتہ	نمبر شمار
	نواب سید علی حسن خانصاحب لکھنؤ	ص/	۲۹۰	جناب خواجہ سید رشید الدین صاحب لکھنؤ	ص/
۲۸۲	جناب نواب امیر حسن خانصاحب لکھنؤ	ص/	۲۹۱	جناب غلام زین العابدین صاحب رئیس میرٹھ	ص/
۲۸۳	جناب نواب مقتدی خانصاحب لکھنؤ	ص/	۲۹۲	جناب منشی واحد علی صاحب کاکوری لکھنؤ	ص/
۲۸۴	جناب خواجہ حمید الدین صاحب لکھنؤ	ص/	۲۹۳	جناب وصی الحسن صاحب وکیل لکھنؤ	ص/
۲۸۵	جناب مولوی عبد الحی صاحب بھوپالی لکھنؤ	ص/	۲۹۴	جناب عبد الرشید خانصاحب فتحپور	ص/
۲۸۶	جناب نواب مسعود حسن خانصاحب لکھنؤ	ص/	۲۹۵	جناب خان بہادر شیخ احمد حسن صاحب تعلقدار سپرانوان ضلع پرتابگڈھ	ص/
۲۸۷	جناب نواب سید مرتضیٰ حسن خانصاحب لکھنؤ	ص/	۲۹۶	جناب مولوی محمد اشرف صاحب وکیل کوہاٹ	ص/
۲۸۸	جناب نواب ابن ارتضیٰ حسین خان صاحب لکھنؤ	ص/	۲۹۷	جناب بابو چراغ الدین صاحب نائب سکرٹری انجمن اسلامیہ قصور ضلع لاہور	ص/
۲۸۹	جناب سید عبد الرحمان صاحب لکھنؤ	ص/			

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۲۹۸	جناب محمد علم خانصاحب رئیس گوتنی ضلع پرتاپگڈھ	صہ/		ڈپٹی کلکٹر پنشنر لکھنؤ	صہ/
۲۹۹	جناب مولوی حفیظ الدین صاحب بارہ بنکی	صہ/	۳۰۷	جناب حبیب الزمان خان صاحب بر بنگلہ عبدالقادر صاحب صوبہ دار حیدرآباد	صہ/
۳۰۰	جناب شیخ نظیر حسین تعلقدار گدیہ ضلع بارہ بنکی	صہ/	۳۰۸	جناب شیخ عبدالحی بچھرانوان ضلع رائے بریلی	صہ/
۳۰۱	جناب حکیم محمد خلیل اللہ صاحب رئیس بریلی	صہ/	۳۰۹	جناب ابوالاعجاز عبدالرشید صاحب عرشی گنیش پور ڈاکخانہ صدر بستی	صہ/
۳۰۲	جناب عبدالرحمان صاحب وکیل ضلع آرہ	صہ/	۳۱۰	جناب سید احمد شبیر صاحب مکان حکیم احمد خان قاضی جیلان پشاور	صہ/
۳۰۳	جناب مولوی حبیب الزمان خانصاحب شاہجہان پور	صہ/	۳۱۱	جناب شیخ ابوالحسن صاحب وکیل سیتاپور	صہ/
۳۰۴	معرفت منشی محمد احتشام علی صاحب رئیس	ےعہ/	۳۱۲	جناب شیخ محمد بخش صاحب وکیل سیتاپور	صہ/
۳۰۵	معرفت بابو منصور علی خانصاحب سپرنٹنڈنٹ اسٹیشن چارباغ لکھنؤ	عـــہ	۳۱۳	جناب میر مظفر حسین صاحب وکیل سیتاپور	صہ/
۳۰۶	جناب مولوی عبدالقادر صاحب				

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۳۱۴	معرفت حکیم عبد القوی صاحب لکھنؤ	لعہ/	۳۲۳	جناب شیخ فرزند علی صاحب وکیل لکھنؤ	صہ/
۳۱۵	معرفت حکیم عبد الرشید صاحب لکھنؤ	للعہ/	۳۲۴	جناب حکیم محمد علی خان صاحب ایڈیٹر مرقع عالم ہردوئی	صہ/
۳۱۶	جناب مرزا محمد فصیح صاحب وکیل لکھنؤ	صہ/	۳۲۵	جناب مولوی محمود الحق صاحب قادری وکیل ہردوئی	صہ/
۳۱۷	جناب شیخ شاہد حسین صاحب تعلقدار گدیہ ضلع بارہ بنکی	صہ/	۳۲۶	جناب نواب عبد الکریم خان صاحب رئیس شاہ آباد ضلع ہردوئی	صہ/
۳۱۸	جناب شیخ محمد موسیٰ رضا صاحب رئیس بجنور ضلع لکھنؤ	صہ/	۳۲۷	جناب حامد حسین خانصاحب رئیس اللہ پور شاہ آباد	صہ/
۳۱۹	جناب شیخ محمد رضا صاحب رئیس بجنور	صہ/	۳۲۸	جناب خواجہ سید کاظم حسین صاحب آنریری سکریٹری میونسپل بورڈ و رئیس شاہ آباد	صہ/
۳۲۰	جناب سید اشرف علی صاحب رئیس ایٹھی ضلع لکھنؤ	صہ/	۳۲۹	جناب شہزادے علی خانصاحب بی۔ اے دلاور پور شاہ آباد	صہ/
۳۲۱	جناب مرزا اصغر حسین صاحب بلوچ پورہ لکھنؤ	صہ/	۳۳۰	جناب مولوی اکبر علی صاحب سکریٹری محکمہ جنگی بانس بریلی	صہ/
۳۲۲	جناب محمد حسن و محمد اسحاق صاحب دوکاندار امین آباد	صہ/			

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
٣٣١	جناب مولوی قمر علی صاحب وکیل بانس بریلی	صہ/
٣٣٢	جناب صاحبزادہ عبدالصمد خانصاحب بہادر چیف سکرٹری نواب صاحب رامپور	صہ/
٣٣٣	جناب نواب وقار الملک مولوی مشتاق حسین صاحب اودھ	صہ/
٣٣٤	جناب حافظ احمد علی خانصاحب سپرنٹنڈنٹ کارخانہ جات نواب صاحب رامپور	صہ/
٣٣٥	جناب مولوی قمر شاہ خانصاحب جوڈیشل سکرٹری رامپور	صہ/
٣٣٦	جناب صاحبزادہ عبدالمجید خانصاحب ریونیو سکرٹری ریاست رامپور	صہ/
٣٣٧	جناب مولوی حشمت علی خان صاحب مہتمم بندوبست رامپور	صہ/

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
٣٣٨	جناب مولوی محمد یعقوب صاحب وکیل مرادآباد	صہ/
٣٣٩	جناب سید رضا علی صاحب وکیل مرادآباد	صہ/
٣٤٠	جناب قاضی شوکت حسین صاحب آنریری مجسٹریٹ و رئیس مرادآباد	صہ/
٣٤١	جناب مولوی سید حسن صاحب وکیل مرادآباد	صہ/
٣٤٢	جناب مولوی میر انتظام علی صاحب مختار رئیس و سیول کورٹ مرادآباد	صہ/
٣٤٣	جناب مولوی عبدالحی صاحب وکیل مرادآباد	صہ/
٣٤٤	جناب مولوی تمیز علی صاحب سب رجسٹرار مرادآباد	صہ/
٣٤٥	جناب شیخ رحمت علی صاحب آنریری مجسٹریٹ مرادآباد	صہ/

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۳۴۶	جناب شیخ محمد یعقوب صاحب سوداگر ظروف مراد آباد	صہ/
۳۴۷	جناب حافظ محمد اسمعیل صاحب وکیل و آنریری مجسٹریٹ شاہجہان پور	صہ/
۳۴۸	جناب مولوی رضی الدین صاحب وکیل و آنریری مجسٹریٹ شاہ جہان پور	صہ/
۳۴۹	جناب رحمان حسین خان صاحب تحصیلدار شاہجہانپور	صہ/
۳۵۰	جناب مولوی مطیع اللہ خان صاحب ڈپٹی کلکٹر شاہ جہان پور	صہ/
۳۵۱	جناب قاضی عظیم الحق صاحب اسسٹنٹ منیجر کورٹ آف وارڈس شاہ جہان پور	صہ/
۳۵۲	جناب محمد ایوب صاحب عینک ساز لکھنؤ	صہ/
۳۵۳	جناب مولوی عباس علی خان صاحب ناظم مال رامپور	صہ/
۳۵۴	جناب سید ابن حسن شاہ صاحب شاہ جہان پور	صہ/
۳۵۵	جناب شیخ ریاضت حسن صاحب موضع بگھی پوسٹ سوریا ضلع موتی ہاری	صہ/
	میزان	السا للعہ/

من ابتدائے یکم اپریل ۱۹۱۲ء

چندہ وزیڑاہی

بذریعہ جناب مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیارپوری بسعی جناب مرزا محمد ظفر اللہ خان صاحب ڈسٹرکٹ جج سیالکوٹ

چندہ گجرات پنجاب

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۱	جناب سید اصغر علی شاہ صاحب آنریری مجسٹریٹ	عا/

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۲	جناب شیخ فضل الدین صاحب شرف صدر	عا/
۳	جناب سید غلام شاہ صاحب پلیڈر	عا/
۴	جناب سید حامد علی شاہ صاحب سکریٹری مینوسپل کمیٹی	عا/
۵	جناب شیخ کرامت اللہ صاحب	عا
۶	جناب مولوی عبد اللطیف صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس	عا/
۷	جناب بابو مولا بخش صاحب سفید پوش	عا/
	چندہ گجرانوالہ پنجاب	
۸	جناب چودہری قایم علی خان صاحب کورٹ انسپکٹر	عا/
۹	جناب ماسٹر محمد الدین صاحب مینوسپل کمشنر	عا/
۱۰	جناب مولوی نذیر حسین صاحب امام جامع مسجد	عا/

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
	چندہ متفرق	
۱۱	جناب سید محمود عالم صاحب رئیس مغلپورہ فیض آباد	عا/
۱۲	جناب شیخ موسئی صاحب موضع سوریا ڈاکخانہ سوریا ضلع موتی ہاری	عا/
۱۳	جناب شیخ صداقت صاحب موضع سوریا ڈاکخانہ سوریا ضلع موتی ہاری	عا/
۱۴	جناب شیخ امانت صاحب موضع سوریا ڈاکخانہ سوریا ضلع موتی ہاری	عا/
۱۵	جناب شیخ عقیق صاحب موضع سوریا ڈاکخانہ سوریا ضلع موتی ہاری	عا/
۱۶	جناب شیخ الہی بخش صاحب موضع سوریا ڈاکخانہ سوریا ضلع موتی ہاری	عا/

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۱۷	جناب شیخ کفایت حسین صاحب موضع سوریا ڈاکخانہ سوریا ضلع موتی ہاری	۶/
۱۸	جناب مولوی نورالدین صاحب موضع سل پور ڈاکخانہ سوریا ضلع موتی ہاری	۶/
۱۹	جناب شیخ سبحان صاحب موضع سل پور ڈاکخانہ سوریا ضلع موتی ہاری	۶/
۲۰	جناب شیخ عدالت حسین صاحب موضع بگہی ڈاکخانہ سوریا ضلع موتی ہاری	۶/
۲۱	جناب شیخ شمس الہدیٰ صاحب موضع بگہی ڈاکخانہ سوریا ضلع موتی ہاری	۶/
۲۲	جناب شیخ علی عباس صاحب موضع بگہی ڈاکخانہ سوریا ضلع موتی ہاری	۶/
۲۳	جناب شیخ عبداللہ صاحب موضع مٹھوہی ڈاکخانہ رام نگر ضلع موتی ہاری	۶/
۲۴	جناب شیخ محمد نواب صاحب موضع سروا ڈاکخانہ رام نگر ضلع موتی ہاری	۶
۲۵	جناب شیخ ریاض الدین صاحب موضع سروا ڈاکخانہ رام نگر ضلع موتی ہاری	[illegible]
۲۶	جناب مولوی شراکت حسین صاحب موضع سروا ڈاکخانہ رام نگر ضلع موتی ہاری	۶/
۲۷	جناب شیخ عبدالرزاق صاحب موضع سروا ڈاکخانہ رام نگر ضلع موتی ہاری	۶/
۲۸	جناب شیخ اسماعیل صاحب موضع سروا ڈاکخانہ رام نگر ضلع موتی ہاری	۶

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۲۹	جناب شیخ ولی محمد صاحب موضع جوگیا ڈاکخانہ رام نگر ضلع موتی ہاری	عه/
۳۰	جناب شیخ شراکت حسین صاحب شنیر ڈاڈاکخانہ رام نگر ضلع موتی ہاری	عه/
۳۱	جناب شیخ علیم الدین صاحب ڈاکخانہ رام نگر ضلع موتی ہاری	عه/
۳۲	جناب شیخ بشیر صاحب ڈاکخانہ رام نگر ضلع موتی ہاری	عه/
۳۳	جناب شیخ اصغر علی صاحب موضع دیورو ڈاکخانہ سوریا ضلع موتی ہاری	عه/
۳۴	جناب دفعدار صاحب ڈاکخانہ سوریا ضلع موتی ہاری	عه/
۳۵	جناب شیخ امانت حسین صاحب	

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
	موضع بستی ڈاکخانہ سوریا ضلع موتی ہاری	عه/
۳۶	جناب شیخ عبداللہ صاحب موضع بستی ڈاکخانہ سوریا ضلع موتی ہاری	عه/
۳۷	جناب شیخ چمن صاحب موضع سل پور ڈاکخانہ سوریا ضلع موتی ہاری	عه/
۳۸	جناب شیخ عبدالعزیز صاحب موضع سھیا ڈاکخانہ رام نگر ضلع موتی ہاری	عه/
۳۹	جناب مولوی احمد حسین صاحب موضع جوگیا ڈاکخانہ رام نگر ضلع موتی ہاری	عه/
۴۰	جناب شیخ بدرالدین صاحب موضع نگھی ڈاکخانہ سوریا ضلع موتی ہاری	عه/
۴۱	جناب شیخ عبدالعزیز صاحب	

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
	موضع جہار سوہی ڈاکخانہ ملان ضلع مولی ہاری	ع؍	۴۸	جناب نوازش علی صاحب بارہ بنکی	ع؍
۴۲	جناب شیخ خوشی صاحب موضع ڈمرا ڈاکخانہ سوریا ضلع مولی ہاری	ع؍	۴۹	جناب مقصود علی صاحب بارہ بنکی	ع؍
۴۳	جناب [illegible] دار صاحب موضع بگہی ڈاکخانہ سوریا ضلع مولی ہاری	ع؍	۵۰	جناب محبوب علی صاحب ناظر بارہ بنکی	ع؍
۴۴	جناب شیخ یار علی صاحب موضع جوگیا ڈاکخانہ رام نگر ضلع مولی ہاری	ع؍	۵۱	جناب اشفاق حسین صاحب ڈپٹی کلکٹر بارہ بنکی	للعہ؍
۴۵	جناب شیخ نعمت صاحب موضع سکٹا ڈاکخانہ سوریا ضلع مولی ہاری	ع؍	۵۲	جناب محمد ادریس صاحب ردولی ضلع بارہ بنکی	ع؍
۴۶	جناب شیخ حافظ شیشت صاحب موضع سہیا ڈاکخانہ رام نگر ضلع مولی ہاری		۵۳	جناب شاہ مصطفیٰ احمد صاحب ردولی ضلع بارہ بنکی	ع؍
۴۷	جناب شیخ علی حسن صاحب موضع سہیا ڈاکخانہ رام نگر ضلع مولی ہاری	ع؍	۵۴	جناب شاہ علی احمد صاحب ردولی ضلع بارہ بنکی	ع
			۵۵	جناب اقبال الرحمان صاحب ردولی ضلع بارہ بنکی	ع

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۵۶	جناب محمد علی صاحب تاجر ردولی ضلع بارہ بنکی	عہ/
۵۷	جناب الطاف علی صاحب ردولی ضلع بارہ بنکی	عہ/
۵۸	جناب انعام الرحمان صاحب ردولی ضلع بارہ بنکی	عہ/
۵۹	جناب عبدالوحید صاحب ردولی ضلع بارہ بنکی	عہ/
۶۰	جناب بدر الحسن صاحب تحصیلدار ردولی ضلع بارہ بنکی	عہ/
۶۱	جناب حافظ عبدالرؤف صاحب آنریری مجسٹریٹ بارہ بنکی	عہ/
۶۲	جناب عبدالکریم صاحب بارہ بنکی	عہ/
۶۳	جناب شیخ عبدالاحد صاحب مختار ریاست محمود آباد بارہ بنکی	عہ/
۶۴	جناب مفتی احسان الحق صاحب آگرہ	
	ناظر جوڈیشلی لکھنؤ	عہ/
۶۵	جناب حافظ عبدالکریم صاحب تاجر امین آباد لکھنؤ	عہ/
۶۶	جناب شیخ نواب علی صاحب ردولی ضلع بارہ بنکی	عہ/
۶۷	جناب مہدی علی صاحب تاجر ردولی ضلع بارہ بنکی	عہ/
۶۸	جناب مظہر الحسن صاحب ردولی ضلع بارہ بنکی	عہ/
۶۹	جناب مولوی علی نقی صاحب وکیل علیگڈھ	عہ/
۷۰	جناب حاجی محمد مصطفےٰ صاحب علیگڈھ	عہ/
۷۱	جناب منشی علی حسن صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس آگرہ	عہ/
۷۲	جناب شیخ ولی اللہ صاحب رئیس آگرہ	عہ/
۷۳	جناب شیخ وحید الدین صاحب آگرہ	عہ/

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۷۴	جناب شیخ غلام صفدر خان		۸۳	جناب مولوی الطاف حسین	
	صاحب آگرہ	عہ/		صاحب ایم - اے ہڈماسٹر	
۷۵	جناب مولوی سلامت اللہ			اسلامیہ اسکول اٹاوہ	عہ/
	صاحب آگرہ	عہ/	۸۴	جناب اہلخانہ ڈاکٹر محمد سمیع	
۷۶	جناب مولوی عبد الغفار			صاحب دریاباد	عہ/
	صاحب ڈپٹی کلکٹر آگرہ	عہ/	۸۵	جناب چودہری مصطفےٰ علی	
۷۷	جناب نثار احمد صاحب			صاحب دریاباد	عہ/
	کوتوال آگرہ	عہ/	۸۶	جناب غلام حیدر صاحب	
۷۸	جناب مولوی نذیر احمد خان			کمپوزیٹر دریاآباد	عہ/
	صاحب مختار اٹاوہ	عہ/	۸۷	جناب منشی محبوب اشرف صاحب	عہ/
۷۹	جناب مولوی عنایت حسین			کٹھوکر تالاب گیا	عہ/
	صاحب اٹاوہ	عہ/	۸۸	جناب منشی علیم الدین صاحب	
۸۰	جناب سید احمد صاحب			پیشکار گیا	عہ/
	آنریری مجسٹریٹ اٹاوہ	عہ/	۸۹	جناب حافظ ابوالبرکات صاحب	
۸۱	جناب سید صادق حسین			کٹھوکر تالاب گیا	عہ/
	صاحب احمدی اٹاوہ	عہ/	۹۰	جناب مولوی غنی حیدر صاحب	
۸۲	جناب مولوی غلام مجتبےٰ			وکیل گیا	عہ/
	صاحب رئیس اٹاوہ	عہ	۹۱	جناب منشی محمد احسن صاحب	

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
	مختار گیا	عا/
۹۲	جناب مسٹر عبدالحلیم صاحب بیرسٹر گیا	عا/
۹۳	جناب منشی فخرالدین صاحب مختار گیا	عا/
۹۴	جناب منشی مطیع الحق صاحب گیا	عا/
۹۵	جناب منشی الوہاب صاحب گیا	عا
۹۶	جناب مولوی خلیل الرحمان صاحب وکیل گیا لٹو گھر تالاب	عا
۹۷	جناب مولوی واعظ الحق صاحب وکیل گیا	عا/
۹۸	جناب مولوی عبدالرحیم صاحب گیا	عا/
۹۹	جناب مولوی عمر رضا صاحب گیا	عا/
۱۰۰	جناب منشی شجاعت حسین صاحب گیا	عا/
۱۰۱	جناب منشی سید گوہر علی صاحب گیا	عا/
۱۰۲	جناب مولوی محمد انجم صاحب گیا	عا/
۱۰۳	جناب منشی مشیر الدین صاحب گیا	عا/
۱۰۴	جناب میر شفاعت حسین صاحب رئیس گیا	عا/
۱۰۵	جناب حکیم شمس الدین صاحب گیا	عا/
۱۰۶	جناب مولوی عبدالحمید صاحب سپرنٹنڈنٹ معروف گیا	عا/
۱۰۷	جناب عبدالحکیم صاحب بٹیکار بنسیج معروف گنج گیا	عا/
۱۰۸	جناب نصیرالدین صاحب بیرسٹر گیا	عا/

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام معہ پتہ	نمبر شمار
۱۰۹	جناب منشی نور الہدیٰ صاحب کلرک گیا	ع/	۱۲۰	جناب منشی لطافت علی خان صاحب گیا	ع/
۱۱۰	جناب مولوی عاشق حسین صاحب گیا	ع/	۱۲۱	جناب شاہ عبد الغفور خان صاحب اٹھرہی گھاٹ پٹنہ	ع/
۱۱۱	جناب عنایت احمد خان صاحب ہڈ کلکٹر گیا	ع/	۱۲۲	جناب مولوی محمد اسماعیل خان صاحب مرادپور بانکی پور	ع/
۱۱۲	جناب منشی امیر الدین صاحب پیشکار گیا	ع/	۱۲۳	جناب سید حسن صاحب سررشتہ دار جحی مرادپور بانکی پور	ع/
۱۱۳	جناب منشی انوار الحق صاحب کلرک گیا	ع/	۱۲۴	جناب شیخ رحمت اللہ صاحب تاجر بانکی پور	ع/
۱۱۴	جناب مولوی محمد موسیٰ صاحب گیا	ع/	۱۲۵	جناب مولوی سید نور الحسن صاحب وکیل بانکی پور	ع/
۱۱۵	جناب مولوی عبداللہ صاحب گیا	ع/	۱۲۶	جناب مولوی سید محبوب حسن صاحب رئیس چوہٹہ بانکی پور	ع/
۱۱۶	جناب مسٹر محمد حبیب صاحب کریم گنج گیا	ع/	۱۲۷	جناب ڈاکٹر ولی احمد صاحب بانکی پور	ع/
۱۱۷	جناب منشی حفیظ الدین صاحب تاجر گیا	ع/	۱۲۸	جناب ڈاکٹر امیر الدین صاحب جنرل ہاسپٹل بانکی پور	ع/
۱۱۸	جناب منشی عابد حسین صاحب گیا	ع/			
۱۱۹	جناب منشی شاہ عبد العزیز صاحب ہڈ کلرک ڈسٹرکٹ بورڈ گیا				

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۱۲۹	جناب غلام محمد صاحب کاغذی محلہ بہار	عہ/	۱۳۸	جناب مولوی محب الحق صاحب مختار بانکی پور	عہ/
۱۳۰	جناب یوسف علی خانصاحب عالم گنج پٹنہ	عہ/	۱۳۹	جناب محمد عبدالغفار صاحب عینک ساز بانکی پور	عہ/
۱۳۱	جناب مولوی سید نورالہدیٰ صاحب وکیل سری باغ بانکی پور	عہ/	۱۴۰	جناب سید محمد یوسف صاحب مختار بانکی پور	عہ/
۱۳۲	جناب مولوی سید لطافت اشرف صاحب موضع بدرہ پور پٹنہ	عہ/	۱۴۱	جناب مولوی محمد خلیل صاحب زمیندار موضع گیلانی ضلع پٹنہ	عہ/
۱۳۳	جناب مولوی حکیم عبدالحمید صاحب سری باغ بانکی پور	عہ/	۱۴۲	جناب مولوی مہدی حسن خانصاحب وکیل سری باغ بانکی پور	عہ/
۱۳۴	جناب مولوی حکیم سید نجم الہدیٰ صاحب بانکی پور	عہ/	۱۴۳	جناب ڈاکٹر محمد عبدالغفور صاحب مالک اگرین میڈیکل ہال بانکی پور	عہ/
۱۳۵	جناب مولوی سید عبدالحی صاحب زمیندار موضع سائن ضلع پٹنہ	عہ/	۱۴۴	جناب شیخ محمد نصیرالدین صاحب زمیندار استھاواں ضلع پٹنہ	عہ/
۱۳۶	جناب مولوی ظہورالدین صاحب رئیس سودبگڑہ پٹنہ	عہ/	۱۴۵	جناب سید محمد اسحاق صاحب	
۱۳۷	جناب مولوی ظہورالحق صاحب مختار موضع ندورہ ضلع پٹنہ	عہ/			

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد قیمت	نمبر شمار	نام معہ پتہ	نمبر شمار
	موضع پٹنہ	ع/	۱۵۸	جناب مولوی عطاء اللہ بیگ صاحب	
۱۴۶	جناب مولوی محمد اشفاق حسین			ملیح آباد	ع/
	صاحب ڈپٹی مجسٹریٹ بانکی پور	ع/	۱۵۹	جناب عبد الاحد خانصاحب	
۱۴۷	جناب منشی علی کریم و محمد احسن			ملیح آباد	ع/
	راجبان بانکی پور	ع/	۱۶۰	جناب وصی احمد خانصاحب	
۱۴۸	جناب عبد الرحیم خانصاحب			ملیح آباد	ع/
	پسر یعقوب خانصاحب ملیح آباد	ع/	۱۶۱	جناب وکیل خانصاحب ملیح آباد	ع/
۱۴۹	جناب عبد الحمید خانصاحب		۱۶۲	جناب عبد الوحید خانصاحب	
	ملیح آباد	ع/		ملیح آباد	ع/
۱۵۰	جناب محمد زمان خانصاحب		۱۶۳	جناب سید عبد الرؤف صاحب	
	ملیح آباد	ع/		بیرسٹر ایٹ لا الہ آباد	ع/
۱۵۱	جناب فقیر محمد خان صاحب ملیح آباد	ع/	۱۶۴	جناب مولوی غلام مجتبیٰ	
۱۵۲	جناب احمد خانصاحب ״	ع/		صاحب وکیل الہ آباد	ع/
۱۵۳	جناب محمد تکمیل خان صاحب ״	ع/	۱۶۵	جناب مولوی محمد [illegible] خان	
۱۵۴	جناب عبد العزیز صاحب ״	ع/		صاحب وکیل الہ آباد	ع/
۱۵۵	جناب سبحان علی خان صاحب ״	ع/	۱۶۶	جناب رسول احمد صاحب	
۱۵۶	جناب یٰسین علیخان صاحب ״	ع/		منصرم الہ آباد	ع/
۱۵۷	جناب عالمگیر خان صاحب ״	ع/	۱۶۷	معرفت مولوی حمید الدین صاحب	

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
	اعظمی الہ آباد	عا/	۱۷۷	جناب ملک محمد یعقوب صاحب بنارس	عا/
۱۶۸	جناب حکیم رفعت اللہ صاحب مرزاپور	عا/	۱۷۸	جناب نواب جان صاحب بنارس	عا/
۱۶۹	جناب حکیم عبدالحمید صاحب مرزاپور	عا/	۱۷۹	جناب حاجی الٰہی صاحب بنارس	عا/
۱۷۰	جناب مولوی ثناء الحق صاحب مرزاپور	عا/	۱۸۰	جناب عبدالحلیم صاحب انسپکٹر ؍؍	عا/
			۱۸۱	جناب عبدالحمید صاحب وکیل ؍؍	عا/
۱۷۱	جناب ممتاز علی صاحب رئیس مرزاپور	عا/	۱۸۲	جناب مولوی عمر صاحب ؍؍	عا/
			۱۸۳	جناب مولوی غلام مظہر صاحب ؍؍	عا/
۱۷۲	جناب تاج الدین صاحب مختار مرزاپور	عا/	۱۸۴	جناب مولوی عبدالواحد صاحب بنارس	عا/
۱۷۳	جناب حکیم مہدی حسن صاحب بنارس	عا/	۱۸۵	جناب ڈاکٹر محمد وزیر صاحب بنارس	عا/
۱۷۴	جناب حاجی بڈھن صاحب بنارس	عا/	۱۸۶	جناب حافظ عبدالرحیم صاحب مختار بنارس	عا/
			۱۸۷	جناب یاد علی صاحب مختار بنارس	عا/
۱۷۵	جناب خواجہ احمد صاحب بنارس	عا/	۱۸۸	جناب مرزا اکبر بخت صاحب ؍؍	عا/
۱۷۶	جناب محمد جان صاحب بنارس	عا/	۱۸۹	جناب مرزا محمود بخت صاحب ؍؍	عا/

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۱۹۰	بذریعہ مرزا سلیم صاحب			بنارس	للعہ/
	دفتر اعظم گڈھ	سے/	۱۹۹	جناب سعید الدین صاحب	
۱۹۱	جناب مولوی شاہ علیم عطا صاحب			پرتاب گڈھ	عا/
	مدرسہ سلون ضلع رائے بریلی	عا/	۲۰۰	جناب محمد شاکر خانصاحب	
۱۹۲	جناب مولوی حلیم عطا صاحب			سلطان پور	عا/
	مدرسہ سلون ضلع رائے بریلی	عا/	۲۰۱	جناب منشی وہاج الدین صاحب	
۱۹۳	جناب محمد یعقوب صاحب تھانہ دار			سلطانپور	عا/
	نصیر آباد سلون ضلع رائے بریلی	عا/	۲۰۲	جناب شیخ عبد الحمید صاحب	
۱۹۴	بذریعہ تھانیدار صاحب بنارس	ے/		وکیل ہائی کورٹ سلطانپور	عا/
۱۹۴ ۱/۲	" " چوک بنارس	عـہ	۲۰۳	جناب منشی صفدر حسین	
۱۹۵	جناب نثار احمد صاحب			صاحب سلطانپور	عا/
	تعلقدار عطا گنج ضلع		۲۰۴	جناب سالدار صاحب	
	رائے بریلی	عا/		میر محبوب علی صاحب بھگونہ	
۱۹۶	جناب منشی بشیر احمد صاحب			تحصیل مسافر خانہ سلطانپور	عا/
	پیشکار رائے بریلی	عا/	۲۰۵	جناب بنیاد حسین خانصاحب	
۱۹۷	جناب ابو الاعلی صاحب			سلطان پور	عا/
	پرتاب گڈھ	عا/	۲۰۶	بذریعہ مسٹر اقبال صاحب	
۱۹۸	جناب عبد القادر صاحب			بنارس سلطانپور	للعہ/

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام معہ پتہ	نمبر شمار
۲۰۷	جناب سید حمید الدین صاحب			سررشتہ دار سلطانپور	عہ/
	وکیل سلطانپور	عہ/	۲۱۷	جناب اصغر علی صاحب	
۲۰۸	جناب منشی بیچو خان صاحب			فرق امین سلطانپور	عہ/
۰	سلطان پور	عہ/	۲۱۸	جناب عبد الغفور خاں صاحب	
۲۰۹	جناب منشی محی الاسلام صاحب			نائب محافظ دفتر سلطانپور	عہ/
	انسپکٹر محکمہ آبکاری سلطانپور	عہ/	۲۱۹	جناب منشی شہاب الدین	
۲۱۰	جناب منشی احکام الدین			صاحب سلطانپور	عہ/
	صاحب سلطان پور	عہ/	۲۲۰	جناب شیخ عبد السلام	
۲۱۱	جناب منشی مظہر الحق صاحب			صاحب وکیل سلطانپور	عہ/
	سلطان پور	عہ/	۲۲۱	جناب حکیم عبد الواحد خان	
۲۱۲	جناب منشی عبد الکریم صاحب			صاحب گونڈہ	عہ/
	سلطانپور	عہ/	۲۲۲	جناب حکیم محی الدین صاحب	
۲۱۳	جناب منشی ولی محمد صاحب			گونڈہ	عہ/
	عرائض نویس سلطانپور	عہ/	۲۲۳	جناب مولوی محمود حسن	
۲۱۴	جناب شیخ عبد الغفور صاحب سوداگر			صاحب منصف گونڈہ	عہ/
	پارچہ سلطانپور	عہ/	۲۲۴	جناب مدد حسین صاحب	
۲۱۵	جناب غلام علی صاحب زرگر سلطانپور	عہ/		خلف نیاز احمد صاحب	
۲۱۶	جناب بشیر الدین صاحب			انسپکٹر آبکاری سلطانپور	عہ/

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام معہ پتہ	نمبر شمار
۲۲۵	جناب سید غلام مصطفےٰ صاحب ملازم کچہری گونڈہ	ع/	۲۳۴	جناب مرزا محمود بیگ صاحب وکیل اترولہ گونڈہ	ع/
۲۲۶	جناب منظفر محمد خانصاحب تحصیلدار گونڈہ	ع/	۲۳۵	جناب منشی محمد یوسف صاحب وکیل اترولہ گونڈہ	ع/
۲۲۷	جناب بابو محمد اسرائیل صاحب وکیل گونڈہ	ع/	۲۳۶	جناب شیخ عبد الغنی صاحب سوداگر اترولہ گونڈہ	ع/
۲۲۸	جناب منشی عبد القادر خانصاحب وکیل گونڈہ	ع/	۲۳۷	جناب میر قربان علی صاحب رئیس اترولہ ضلع گونڈہ	ع/
۲۲۹	جناب منشی مستیا خان صاحب منصرم گونڈہ	ع/	۲۳۸	جناب منشی امان علی صاحب مختار فیض آباد	ع/
۲۳۰	جناب منشی نصیر الدین صاحب منصرم منصفی گونڈہ	ع/	۲۳۹	جناب محمد عبد العزیز صاحب ہڈ ماسٹر فیض آباد	ع/
۲۳۱	جناب بابو منظور علی صاحب ہڈ کلرک گونڈہ	ع/	۲۴۰	جناب منشی اعجاز علی صاحب وکیل فیض آباد	ع/
۲۳۲	جناب منشی محمد یٰسین صاحب وکیل اترولہ گونڈہ	ع/	۲۴۱	نامعلوم الاسم معرفت محمود عالم صاحب وکیل فیض آباد	ع/
۲۳۳	جناب سید محمد رضی الدین احمد صاحب بیرسٹر اترولہ گونڈہ	ع/			۵ع/

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۲۴۲	جناب شیخ عبدالقیوم صاحب ٹانڈہ فیض آباد	عا/
۲۴۳	جناب شیخ مصطفیٰ احسین صاحب ٹانڈہ فیض آباد	
۲۴۴	جناب حافظ عبدالحکیم صاحب رکنیت تکسین گنج فیض آباد	عا/
۲۴۵	جناب مفتی امان اللہ صاحب ٹانڈہ فیض آباد	عا/
۲۴۶	جناب مولوی محمد فائق صاحب وکیل فیض آباد	عا/
۲۴۷	جناب چودھری نعمت اللہ صاحب وکیل فیض آباد	عا/
۲۴۸	جناب مولوی عبدالباری صاحب	عا/
۲۴۹	جناب رمضان علی خان صاحب تعلقدار سیرہ مؤ ضلع رائے بریلی	عا/
۲۵۰	جناب رستم خانصاحب صوبہ دار	
	بہادر پسیر پور	عا/
۲۵۱	جناب عبدالجبار صاحب بسوان	عا/
۲۵۲	جناب عبدالمجید صاحب جالالپور	عا/
۲۵۳	جناب مرتضیٰ حسین صاحب چھپرہ	عا/
۲۵۴	جناب عبدالحمید صاحب چھپرہ	عا/
۲۵۵	جناب ہادی حسین صاحب رر	عا/
۲۵۶	جناب علی حسن صاحب رر	عا/
۲۵۷	جناب مولوی ابوالخیرات صاحب بسوان	عا/
۲۵۸	جناب اسماعیل خان صاحب سندیلہ	عا/
۲۵۹	جناب منشی رحمت علی صاحب سندیلہ	عا/
۲۶۰	جناب چودھری عبدالودود صاحب سندیلہ	عا/
۲۶۱	جناب سید ارتضا علی صاحب سندیلہ	عا/

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۲۶۲	جناب سید مصطفےٰ علی صاحب سندیلہ	عا/		لکھنؤ	عا/
۲۶۳	جناب مختار احمد صاحب سندیلہ	عا/	۲۷۱	جناب معشوق علی صاحب لکھنؤ	عا/
۲۶۴	جناب امیر حسن صاحب سندیلہ	عا/	۲۷۲	جناب حکیم شاہ نظیر الحق صاحب بانکی پور	عا/
۲۶۵	نا معلوم الاسم معرفت منشی محمود علی صاحب لکھنؤ	عا/	۲۷۳	جناب محمد نذیر صاحب سب انسپکٹر تھانہ چھاونی لکھنؤ	عا/
۲۶۶	جناب محمود الزمان صاحب ملانوان	عا/	۲۷۴	جناب محمد بشیر صاحب اورسیر چھاونی لکھنؤ	عا/
۲۶۷	جناب رضی الحسن صاحب گدیہ بارہ بنکی	عا/	۲۷۵	جناب محمد رضا خان صاحب صدر بازار لکھنؤ	عا/
۲۶۸	جناب سید امیر احمد صاحب گدیہ بارہ بنکی	عا/	۲۷۶	نا معلوم الاسم لکھنؤ	عا/
۲۶۹	جناب منشی دلاور علی صاحب لکھنؤ	عا/	۲۷۷	جناب محمود خان صاحب سعادت گنج لکھنؤ	عا/
۲۷۰	جناب شیخ عنایت حسین صاحب		۲۷۸	جناب محمد حسین صاحب عالم نگر لکھنؤ	عا/
			۲۷۹	جناب شیخ انعام الرحمان	

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
	صاحب ردولی ضلع بارہ بنکی	ےر
۲۸۰	جناب سید عبداللہ صاحب تحصیلدار بھوپال اسٹیٹ	عار
۲۸۱	جناب محمد حبیب صاحب رائے بریلی	عار
۲۸۲	جناب محبوب علی صاحب ثمروتہ رائے بریلی	عار
۲۸۳	جناب محمد طہٰ صاحب سلون۔ رائے بریلی	عار
۲۸۴	جناب عبدالجلیل صاحب چواڑہ ضلع مونگیر	عار
۲۸۵	جناب عبداللطیف خاں صاحب چواڑہ ضلع مونگیر	عار
۲۸۶	جناب حافظ محمد احسن صاحب وحشی نگرامی لکھنؤ	عار
۲۸۷	جناب سید عبداللہ صاحب دسنہ ضلع پٹنہ	عار
۲۸۸	جناب محمد بشیر الحق صاحب دسنہ ضلع پٹنہ	عار
۲۸۹	جناب احمد جان صاحب	عا
۲۹۰	جناب محمد حنیف صاحب کانپور	عار
۲۹۱	جناب محمد اظہر صاحب لکھنؤ	عار
۲۹۲	جناب محمد عبدالحمید صاحب الہ آباد	عار
۲۹۳	جناب حافظ محمد حسن علیم صاحب وکیل اعظم گڈھ	ےر
۲۹۴	جناب حمید بخش صاحب غازی پور	عار
۲۹۵	جناب علی حسین صاحب چکمنڈی لکھنؤ	عار
۲۹۶	جناب مولوی مرزا محمود احمد	-

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
	صاحب ناظم مدرسہ احمدیہ قادیان	عا/
۲۹۷	جناب حافظ روشن علی صاحب ناظم دینیات قادیان	عا/
۲۹۸	جناب سید شاہ سرور حیدر شاہ صاحب مدرسۂ احمدیہ قادیان	عا/
۲۹۹	جناب قاضی امیر حسن صاحب اول مدرس مدرسۂ احمدیہ قادری	عا/
۳۰۰	جناب سید عبد الحی صاحب عرب۔ قادیان	عا/
۳۰۱	جناب شیخ محمد تیمور عالم پروفیسر علیگڈھ	عا/
۳۰۲	جناب شفیق الحسن صاحب سب انسپکٹر لکھنؤ	عا/
۳۰۳	نامعلوم الاسم	ے/

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۳۰۴	جناب حسین علی صاحب محلہ ماہ ویوری الہ آباد	عا/
۳۰۵	جناب احسان حسین صاحب قیصر باغ لکھنؤ	عا/
۳۰۶	جناب عبد الحکیم صاحب لکھنؤ	عا/
۳۰۷	جناب رحیم بخش صاحب قصائی باڑہ لکھنؤ	عا/
۳۰۸	جناب عبد الحکیم صاحب دسنہ ضلع پٹنہ	عا/
۳۰۹	جناب ابو داؤد احمد صاحب رر	عا/
۳۱۰	جناب سید معز الدین صاحب دسنہ ضلع پٹنہ	عا/
۳۱۱	جناب محمد سمیع صاحب وکیل جونپور	عا/
۳۱۲	جناب احمد شاہ خانصاحب وکیل جونپور	عا/
۳۱۳	جناب احمد یار خانصاحب الہ آباد	عا/
۳۱۴	جناب حکیم عبد الحکیم صاحب	

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
	جھوائی ٹولہ لکھنؤ	عا/	۳۲۴	جناب احترام علی خان صاحب کاکوری لکھنؤ	عا/
۳۱۵	جناب حکیم عبدالحکیم صاحب جھوائی ٹولہ لکھنؤ	عا/	۳۲۵	جناب عزت علی صاحب کاکوری لکھنؤ	عا/
۳۱۶	جناب محمود الزمان صاحب لکھنؤ	عا/	۳۲۶	جناب انعام علی صاحب کاکوری لکھنؤ	عا/
۳۱۷	جناب عشرت علی صاحب لکھنؤ	عا/	۳۲۷	جناب عبدالکبیر صاحب چیف ریڈر بنارس	عا/
۳۱۸	جناب اسماعیل صاحب لکھنؤ	عا/	۳۲۸	جناب محمد محسن الدین حسن صاحب لکھنؤ	عا/
۳۱۹	جناب مرزا محمد وسیم صاحب وکیل اعظم گڈھ	عا/	۳۲۹	جناب مولوی عبدالباسط صاحب لکھنؤ	عا/
۳۲۰	جناب سلطان احمد صاحب اعظم گڈھ	عا/	۳۳۰	جناب سید حسن خانصاحب لکھنؤ	عا/
۳۲۱	جناب عبدالحکیم صاحب "	عا/			
۳۲۲	جناب عظیم الدین صاحب انسپکٹر ڈاکخانہ لکھنؤ	عا/	۳۳۱	جناب سید حسن صاحب لکھنؤ	عا/
۳۲۳	جناب نظیر علی صاحب اورسیر ٹکسال لکھنؤ	عا/	۳۳۲	جناب سید سلمان صاحب لکھنؤ	عا/

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۳۳۳	جناب فہیم الدین صاحب بانس بریلی	سے/
۳۳۴	جناب اکبر حسین صاحب بسیحہ ضلع بارہ بنکی	سے/
۳۳۵	جناب فاروق احمد صاحب رائے بریلی	عا/
۳۳۶	جناب فخر الحسن صاحب لکھنؤ	عا/
۳۳۷	جناب عبد الحق صاحب بیلی بہیت	عا/
۳۳۸	جناب عبد السبحان خان صاحب گورکھپور	عا/
۳۳۹	جناب محمد احمد خان صاحب شاہ آباد	عا/
۳۴۰	جناب مولوی عبد العلی صاحب رائے بریلی	عا/
۳۴۱	نامعلوم الاسم	عا/
۳۴۲	جناب محمد مقیم خان صاحب ملیح آباد لکھنؤ	سے/
۳۴۳	جناب عبد الوحید خان صاحب ملیح آباد لکھنؤ	سے/
۳۴۴	جناب فضل احمد صاحب لکھنؤ	عا/
۳۴۵	جناب رحیم حسین صاحب لکھنؤ	عا/
۳۴۶	جناب مولوی صفدر حسین صاحب	عا/
۳۴۷	جناب مولوی عبد الحلیم صاحب امام جامع مسجد گورکھپور	عا/
۳۴۸	جناب لیاقت علی خان صاحب لکھیم پور	عا/
۳۴۹	جناب محمد شبیر خان صاحب لکھیم پور	عا/
۳۵۰	جناب شمیم احمد صاحب ملیح اباد لکھنؤ	عا/

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۳۵۱	جناب نسیم احمد صاحب ولد عبدالکریم صاحب ملیح آباد	عا/
۳۵۲	جناب حافظ عبدالحق صاحب سوداگراین آباد لکھنؤ	عا/
۳۵۳	جناب مقصود عالم صاحب بارہ بنکی	عا/
۳۵۴	نامعلوم الاسم	عا/
۳۵۵	عبدالستار صاحب صدیقی علیگڈھ کالج	عا/
۳۵۶	جناب مولوی عبدالمجید صاحب قصبہ ڈلمؤ ضلع رائے بریلی	عا/
۳۵۷	جناب قاضی یونس صاحب چوک لکھنؤ	عا/
۳۵۸	جناب محمد اسماعیل صاحب لکھنؤ	عا/
۳۵۹	جناب محمد مصطفیٰ حسین صاحب گورکھپور	عا/
۳۶۰	جناب محمد جمیل صاحب گورکھپور	عا/
۳۶۱	جناب شیخ محرم علی صاحب	

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
	جگور	عا/
۳۶۲	جناب راحت حسین صاحب لکھنؤ	عا/
۳۶۳	جناب خلیل احمد صاحب سکریٹری ایک آنہ فنڈ لکھنؤ	عا/
۳۶۴	جناب بشیر احمد صاحب صدیقی	عا/
۳۶۵	جناب سید غلام السبطین صاحب فلور مل لکھنؤ	عا/
۳۶۶	جناب مرزا جعفر حسین صاحب لکھنؤ	عا/
۳۶۷	جناب سید اصغر حسین صاحب گھسیار منڈی	عا/
۳۶۸	جناب ممتاز علی صاحب سید واڑہ فتح پور بارہ بنکی	عا/
۳۶۹	جناب عبدالجلیل صاحب دربار ہوٹل لکھنؤ	عا/
۳۷۰	جناب سید شہامت حسین	

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام معہ پتہ	نمبر شمار
	صاحب لکھنؤ	ع/		نظیر آباد لکھنؤ	ع/
۳۷۱	جناب فاروق احمد صاحب		۳۸۰	جناب کرامت حسین	
	جنرل سپرنٹنڈنٹ لکھنؤ	ع/		صاحب بارہ بنکی	ع/
۳۷۲	جناب سید ابن الحسن صاحب		۳۸۱	جناب حکیم حنیف صاحب	
	لکھنؤ	ع/		تکمیل الطب لکھنؤ	ع/
۳۷۳	جناب محمد یعقوب خانصاحب		۳۸۲	جناب محمد سلطان صاحب	
	قندہاری بازار لکھنؤ	ع/		کانپور	ع/
۳۷۴	جناب شیخ احمد سعید بدہو		۳۸۳	جناب مولوی خادم	
	صاحب فیض آباد	ع/		علی صاحب شیر پور	
۳۷۵	جناب منور خانصاحب			ضلع اناؤ	ع/
	لال کرتی لکھنؤ	ع/	۳۸۴	جناب باسط حسین	
۳۷۶	جناب عبدالکریم صاحب			صاحب شیر پور ضلع اناؤ	ع/
	افسر مدرس اسکول فتحپور	ع/	۳۸۵	نامعلوم الاسم	ع/
۳۷۷	جناب منشی محمد علی صاحب		۳۸۶	جناب محمد اسماعیل خانصاحب	
	لکھیم پور	ع/		صدر بازار لکھنؤ	ع/
۳۷۸	جناب بلند خانصاحب		۳۸۷	جناب غفران الحق صاحب	
	صدر بازار لکھنؤ	ع/		لکھیم پور	ع/
۳۷۹	جناب حسن رضا صاحب		۳۸۸	جناب محمد اسد خانصاحب	

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
	بارہ بنکی	عا/
۳۸۹	جناب محمد ابراہیم خانصاحب صدر بازار لکھنؤ	عا/
۳۹۰	معرفت بابو منصور علی خانصاحب اسٹیشن چارباغ لکھنؤ	عسہ/
۳۹۱	جناب منشی عاشق علی صاحب سیتاپور	عا/
۳۹۲	جناب مولوی سلیمان احمد صاحب رئیس سہارنپور	عا/
۳۹۳	جناب سید اسد اللہ صاحب سیتاپور	عا/
۳۹۴	جناب ڈاکٹر نبی احمد خان صاحب ہردوئی	عا/
۳۹۵	جناب صبغۃ اللہ صاحب رئیس اللہ پور شاہ آباد	عا/
۳۹۶	جناب مولوی احسان عظیم صاحب انسپکٹر ڈاکخانہ بریلی	عا/
۳۹۷	جناب مولوی عبد القیوم صاحب بریلی	عا/
۳۹۸	جناب پیارے خان صاحب مرادآباد	عا/
۳۹۹	جناب پیرزجی محسن الدین صاحب مختار امروہہ	عا/
۴۰۰	جناب امیر حسن خان صاحب شاہجہانپور	عا/
۴۰۱	جناب مولوی عبد العزیز خانصاحب سابق ہڈ مولوی عربک اسکول بریلی	عا/
	میزان	لعہ ۸/۴ للعہ

من ابتدائے یکم اپریل سنہ ۱۹۱۲ء

چندہ عام اغراض ندوۃ العلماء

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۱	بذریعہ جناب بابو نظام الدین صاحب تاجر چرم و رئیس امرتسر جناب حافظ محمد حلیم صاحب رئیس و تاجر چرم و آنریری مجسٹریٹ کانپور	صہ/
۲	جناب بابو نظام الدین و حاجی عبدالرحیم صاحبان تاجران چرم امرتسر	صہ/
۳	جناب مہر بخش و شیخ شمس الدین صاحب تاجران چرم امرتسر	عـہ
۴	جناب شیخ علی بخش صاحب تاجر چرم و میونسپل کمشنر امرتسر	ے/

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۵	جناب میاں نظام الدین صاحب ٹھیکہ دار امرتسر	صہ/
۶	متفرق چندہ از جامع مسجد شیخ خیر الدین صاحب مرحوم بروز جمعہ امرتسر	عا/ ۱۲/پ
۷	جناب حاجی قادر بخش و سولا بخش صاحبان تاجران چرم	ع/۸
۸	جناب میر حبیب اللہ صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ امرتسر	صہ/

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۹	جناب شیخ محمد جمیل صاحب سوداگر و آنریری مجسٹریٹ امرت سر	عـــہ/	۱۵	جناب میاں مہر حق صاحب خلف جناب خان صاحب سندھی خانصاحب مرحوم انسپکٹر پولیس امرت سر	عہ/
۱۰	جناب شیخ علی محمد صاحب تاجر چرم امرتسر	عہ/	۱۶	چندہ فراہم کردہ جناب میاں مہر حق صاحب خلف جناب خان صاحب سندھی خانصاحب مرحوم انسپکٹر پولیس امرت سر	۱۴ عہ/
۱۱	جناب میاں اللہ جوایا صاحب تاجر چرم امرت سر	۸/ عہ	۱۷	جناب میاں حسام الدین صاحب ٹھیکہ دار امرتسر	ص/
۱۲	جناب حاجی غلام حسین و خدا بخش صاحبان تاجران چرم امرتسر	عـــہ	۱۸	جناب میاں حبیب اللہ صاحب سوداگر پشمینہ چکی دروازہ گھنٹہ گھر امرتسر	ے/
۱۳	جناب خان بہادر شیخ غلام صادق صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ امرت سر	ہ/	۱۹	فراہم کردہ چندہ از مسجد شیخ خیر الدین صاحب مرحوم معرفت مولوی غلام محمد صاحب اختر امرتسر	صہ/
۱۴	جناب شیخ دوست محمد صاحب تاجر چرم امرت سر	عہ/			

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۲۰	جناب میاں وزیر محمد صاحب ڈبل روٹی والا ہال بازار امرتسر	عہ/
۲۱	جناب میاں سراج الدین صاحب پٹرنک تالاب ٹنڈا امرتسر	عہ/
۲۲	جناب میاں تاج الدین صاحب گاڑیبان ہال بازار امرتسر	عہ/
۲۳	جناب الٰہ بخش صاحب رنگساز ہال بازار امرتسر	عہ/
۲۴	جناب میاں الٰہ بخش صاحب گاڑیبان ہال بازار امرتسر	عہ/
۲۵	جناب منشی احمد شاہ صاحب اپیل نویس امرتسر	مہ/
۲۶	جناب میاں غلام حسن صاحب رنگریز اہلووالیاں امرتسر	عا/
۲۷	جناب میاں غلام محی الدین صاحب ٹھیکہ دار امرتسر	عہ/
۲۸	جناب عبدالرزاق صاحب رنگریز اہلو والیاں امرتسر	عہ/
۲۹	چندہ متفرق امرتسر	ے ۵ہ/
۳۰	جناب ماسٹر اسد اللہ صاحب مدرس ایم اے او ہائی اسکول امرتسر	
۳۱	جناب مولوی ظہور الدین صاحب مدرس ایم اے او ہائی اسکول امرتسر	عہ/
۳۲	جناب میاں عبدالوہاب صاحب چپراسی ایم اے او ہائی اسکول امرتسر	مہ/
۳۳	نامعلوم الاسم معرفت	

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
	جناب مولوی غلام محمد صاحب وکیل ندوۃ العلماء امرتسر	۸/
۳۴	متفرق چندہ از ایم۔اے۔او۔ ہائی اسکول امرتسر بذریعہ جناب منشی مہر علی صاحب	ے۲/
۳۵	جناب ماسٹر سعادت علی خان صاحب رس ایم۔اے۔او ہائی اسکول امرتسر (بذریعہ جناب مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیارپور بسعی جناب مرزا محمد ظفر اللہ خانصاحب ڈسٹرکٹ جج سیالکوٹ)	عہ/
	چندہ ہوشیارپور	
۳۶	جناب شیخ جان محمد صاحب رئیس اعظم	صہ/
۳۷	جناب حاجی طالع محمد صاحب رئیس موضع بسم اللہ پور	عہ/

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۳۸	جناب خان صاحب بار محمد صاحب ذیلدار جہانخیلان	صہ/
۳۹	جناب حبیب اللہ خانصاحب ٹھیکہ دار ریلوے	عہ/
۴۰	جناب ڈاکٹر عبد العزیز صاحب اسسٹنٹ سرجن	عہ/
۴۱	جناب ڈاکٹر محمد علی صاحب اسسٹنٹ سرجن	عہ/
۴۲	جناب محمد بخش صاحب نائب تحصیلدار بندوبست	عہ/
۴۳	جناب شیخ علی احمد صاحب تحصیلدار بندوبست	عہ/
۴۴	جناب منشی نبی بخش صاحب سب انسپکٹر پولیس	عہ/
۴۵	جناب بابو سندی خانصاحب سب انجنیئر ریلوے	عہ/
۴۶	جناب رحیم بخش صاحب	

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
	افسر لین پولیس	۸/
۴۷	جناب منشی نظیر احمد صاحب تحصیلدار	عا/
۴۸	جناب حاجی شیخ غلام محی الدین صاحب رئیس خانپور ضلع ہوشیارپور	عا/
۴۹	جناب شیخ جان محمد صاحب پوسٹ ماسٹر ڈاکخانہ ڈیرہ غازی خان	عا/
	چندہ قصور ضلع لاہور	
۵۰	جناب بابو محمد مستقیم صاحب بی۔ ڈبلو۔ انسپکٹر گوڈی واڈا ضلع کرشنا صوبہ مدراس	عا/
۵۱	جناب حافظ عبدالرحمن صاحب امام مسجد	للعہ ۱۲/
۵۲	جناب میاں فضل دین صاحب گورا	صر/
۵۳	جناب مولوی محمد داؤد صاحب مختار	صر/
۵۴	جناب مولوی غلام محی الدین صاحب پلیڈر	صر/
۵۵	جناب مولوی عبدالقادر صاحب وکیل چیف کورٹ پنجاب	صر/
	چندہ وزیرآباد ضلع گجرانوالہ	
۵۶	جناب بابو غلام حسن خانصاحب	۷/
۵۷	جناب چودہری فضل الدین صاحب ٹھیکہ دار	عا/
۵۸	جناب شیخ الہی بخش صاحب بوٹ فروش	عمر/
۵۹	جناب شیخ قایم الدین صاحب اپیل نویس	عمر/
۶۰	جناب حکیم صفدر علی صاحب	عمر/
۶۱	جناب شیخ نور الدین	

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
	صاحب کمبوہ	۸/
۶۲	جناب شیخ نور الدین	
	صاحب سوداگر	عہ/
۶۳	جناب حافظ غلام رسول	
	صاحب سوداگر	عہ/
۶۴	نامعلوم الاسم	عہ/
۶۵	جناب میاں شہاب الدین	
	صاحب سوداگر	عہ/
۶۶	جناب محمد حسین صاحب	
	تاجر کتب	۸/
۶۷	جناب حسین بخش صاحب	
	سوداگر	۸/
۶۸	جناب فضل الٰہی صاحب	۸/
۶۹	جناب منشی سردار محمد	
	صاحب	۸/
۷۰	جناب منشی محمد جان	
	صاحب	۸/
۷۱	جناب منشی فضل الدین صاحب	۸/

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۷۲	جناب محمد الدین صاحب	۸/
۷۳	جناب مہر الٰہی صاحب	۸/
۷۴	جناب مہر اللہ جوایا صاحب	عہ/
۷۵	جناب محمد عبداللہ صاحب	
	سوداگر	۸/
۷۶	جناب محمد الدین و چراغ الدین	
	صاحبان سوداگران	۸/
۷۷	جناب سلطان محمد و اللہ بخش	
	صاحبان سوداگران	عا/
۷۸	جناب مولا بخش و علی محمد صاحبان	
	سوداگران	۸/
۷۹	جناب شیخ فضل الدین	
	و فضل الٰہی صاحبان	
	سوداگران	عہ/
۸۰	نامعلوم الاسم	عہ/
۸۱	جناب ملک غلام محمد صاحب	
	سکنہ سوہدرہ	عہ/
۸۲	جناب ملک شرف الدین	

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
	صاحب سوداگر چوب	للعہ/
۸۳	جناب علی گوہر صاحب سوداگر چوب	عہ/
۸۴	جناب جمعدار محمد قاسم صاحب سوداگر چوب	عا/
۸۵	جناب ڈاکٹر غلام محی الدین صاحب	عہ/
۸۶	جناب شیخ فتح الدین صاحب	۸/
۸۷	جناب شیخ نبی بخش صاحب	۸/
۸۸	جناب ماسٹر مہر الہی صاحب مشن اسکول	عہ/
۸۹	جناب ماسٹر محمد حسین صاحب مشن اسکول	عہ/
۹۰	از برادری بوچڑخانہ	صہ/
۹۱	جناب میاں کرم الہی صاحب سوداگر	عا/

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
	چندہ پوسٹ نظام آباد ضلع گوجرانوالہ	
۹۲	جناب چوہدری امیر بخش صاحب چمنگ معہ برادری	صہ/
۹۳	جناب مستری اللہ دتا صاحب	عا/
۹۴	جناب مستری خوشی محمد صاحب	عا/
۹۵	جناب مستری کرم الہی صاحب	عا/
۹۶	جناب مستری نبی بخش صاحب	عہ/
۹۷	جناب مستری محمد موسی صاحب	عہ/
۹۸	جناب مستری سلطان محمود صاحب	عہ/
۹۹	جناب مستری رکن الدین صاحب	عہ/
۱۰۰	جناب مستری محمد الدین صاحب	عہ/
۱۰۱	جناب مستری امام الدین صاحب	عہ/
۱۰۲	جناب مرزا حیدر علی و مبارک علی صاحبان	عہ/
۱۰۳	جناب مستری اسماعیل صاحب	۸/

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۱۰۴	جناب مستری ابراہیم صاحب	۸/
۱۰۵	جناب مستری چراغ دین صاحب	۸/
۱۰۶	جناب مستری محمد الدین صاحب ٹھیکہ دار	ع/
	چندہ سیالکوٹ	
۱۰۷	جناب شیخ پیر محمد و محمد جان صاحبان سوداگران چھاونی	صہ/
۱۰۸	جناب شیخ نبی بخش صاحب سوداگر چھاونی	ع/
۱۰۹	جناب شیخ میراں صاحب سوداگر	ہ/
۱۱۰	جناب شیخ محمد سلطان صاحب سوداگر	ہ/
۱۱۱	جناب ماسٹر کرم الٰہی صاحب بلیڈر	سے/
۱۱۲	جناب مولوی امام دین	

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
	صاحب بلیڈر	ع/
۱۱۳	جناب میاں رحیم گل صاحب	ع/
۱۱۴	جناب احمد الدین و لال دین صاحبان سوداگران چرم	عہ/
۱۱۵	جناب شیخ میراں بخش و محمد الدین صاحبان سوداگران چرم	عہ/
۱۱۶	جناب حاجی گلاب صاحب سوداگر چونا	ع/
۱۱۷	جناب شیخ دین محمد صاحب سوداگر چرم	ع/
۱۱۸	جناب حیدر و گلاب صاحبان دوکان داران	۸/
۱۱۹	جناب نظام دین و نواب دین صاحبان دوکانداران	۸/
۱۲۰	جناب عبد الدین و فخر الدین	

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
	صاحبان	ع/
۱۲۱	جناب رحیم بخش و فضل کریم صاحبان	ع/
۱۲۲	جناب عمر بخش و مہر دین صاحبان سوداگران چرم	ع/
۱۲۳	جناب حاجی شاہ ولی و خوش حال خان صاحبان	ع
۱۲۴	جناب شہاب الدین و غلام نبی صاحبان	۸/
۱۲۵	جناب رحیم بخش و علم الدین صاحبان	۸/
۱۲۶	جناب فضل الدین و عمر الدین صاحبان	۸/
۱۲۷	جناب صوبہ دوکاندار صاحب	۸/
۱۲۸	جناب شیخ نور ماہی صاحب سوداگر بانس	ع/
۱۲۹	جناب کریم الدین و عبداللہ صاحبان	ع/
۱۳۰	جناب شیخ محمد صاحب دوکاندار	عہ/
۱۳۱	جناب صمد و صاحب قصاب	۸/
۱۳۲	جناب عبداللہ صاحب	عہ/
۱۳۳	جناب مولا بخش صاحب	۸/
۱۳۴	جناب نبی بخش صاحب	۴/
۱۳۵	جناب مولا صاحب "	۴/
۱۳۶	جناب جھنڈا صاحب "	۴/
۱۳۷	جناب ولی داد صاحب سوداگر چرم	عہ/
۱۳۸	جناب شیخ نیاز الدین و احمد دین صاحبان	عہ/
۱۳۹	جناب چوہدری الہ دتا صاحب چھمرنگ	عہ/
۱۴۰	جناب پیر بخش صاحب چھمرنگ	عہ/

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۱۴۱	جناب منشی مولابخش و محمد عالم صاحبان	عہ/
۱۴۲	جناب شیخ گلا صاحب قصاب	عہ/
۱۴۳	جناب الہ بخش صاحب ممبر نگ	عہ/
	چندہ گجرات پنجاب	
۱۴۴	جناب منشی غلام محی الدین صاحب اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس	عہ/
۱۴۵	جناب قاضی امیر بخش صاحب	عہ/
۱۴۶	جناب شیخ غلام حیدر صاحب	عہ/
	چندہ گجرانوالہ پنجاب	
۱۴۷	جناب مولوی غلام مصطفےٰ صاحب	عہ/
۱۴۸	جناب منشی حیات محمد صاحب نائب کورٹ انسپکٹر	عہ/
۱۴۹	جناب چودھری امام الدین صاحب	عہ/
۱۵۰	جناب منشی عنایت اللہ صاحب	عہ/

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۱۵۱	معرفت جناب سالدار ابراہیم صاحب منجانب مسلمانان ۲۸ کیولری چھاونی ملتان	عسہ/
	(معرفت جناب مولوی غلام محمد صاحب شملوی وکیل ندوہ بسعی جناب مولوی عطا محمد صاحب وکیل لائل پور)	
۱۵۲	چندہ از جامع مسجد لائلپور بوقت نماز	آعہ/
۱۵۳	جناب شیخ فتح الدین صاحب ویٹنری انسپکٹر لائلپور	صما
۱۵۴	جناب بابو احمد الدین صاحب فارسٹر تحصیل لائلپور	۶/
۱۵۵	جناب مولوی عطا محمد صاحب وکیل لائلپور	صہ/
۱۵۶	جناب قاضی عبد الواحد صاحب	

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
	یڈر صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لائلپور	۶/
۱۵۷	جناب منشی شیخ خدا بخش صاحب بائیسکل والے لائلپور	۶/
۱۵۸	جناب منشی دوست محمد خان صاحب اہلمد آبادی لائلپور	للعہ/
۱۵۹	جناب بابو نیک عالم صاحب پوسٹ آفس لائلپور	۶/
۱۶۰	جناب میاں فضل الٰہی صاحب لائلپور	۸/
۱۶۱	طالب علم لائلپور	۲/
۱۶۲	جناب میاں کریم بخش صاحب مستری لائلپور	عہ/
۱۶۳	جناب میاں رحمت اللہ صاحب لائلپور	ے/
۱۶۴	جناب میاں حسین بخش صاحب دوکاندار لائلپور	۴/
۱۶۵	جناب ملک شیر محمد خان صاحب	

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
	پولیس لائلپور	۶/
۱۶۶	جناب میاں میرا بخش صاحب کتب فروش لائلپور	عہ/
۱۶۷	جناب شیخ عمر بخش و عطا محمد صاحبان لائلپور	ص/
۱۶۸	یک نا معلوم الاسم لائلپور	۴/
۱۶۹	جناب بابو محمد سعید صاحب سب اوورسیر لائلپور	۶/
۱۷۰	جناب شیخ فضل میران صاحب قانگو آفس لائلپور	عہ/
۱۷۱	جناب مولوی غلام باری صاحب وکیل لائلپور	۵عہ/
۱۷۲	جناب بابو عبدالحمید صاحب خلف مولوی غلام باری صاحب وکیل لائلپور	عہ/
۱۷۳	جناب چودھری الہ دتا صاحب لائلپور	عہ/
۱۷۴	جناب شیخ غلام قادر صاحب	

نمبر شمار	نام و پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام و پتہ	تعداد رقم
	عرضی نولس لائلپور	عہ/		بذریعہ جناب مولوی	
۱۷۵	جناب منشی محمد حسین صاحب			غلام محمد صاحب [illegible] وکیل ندوہ	
	احمدی	عہ/		بسعی جناب مولوی عطا	
۱۷۶	جناب میاں بدر الدین			محمد صاحب وکیل لائلپور	
	صاحب خیاط لائل پور	عہ/	۱۸۲	جناب میاں فضل الٰہی صاحب	
۱۷۷	دو صاحب ملازمان			لائل پور	۸/
	پوسٹ آفس		۱۸۳	جناب چودھری محمد دین	
	لائل پور	۱۴/		صاحب چمڑہ منڈی لائلپور	عہ/
۱۷۸	جناب میاں محمد حسین		۱۸۴	ایک بچہ طالب اللہ عمرہ نوبت	
	صاحب مستری لائل پور	عہ/		وعظ لائل پور	۶/
۱۷۹	جناب مولوی محمد		۱۸۵	جناب میاں غلام حسین	
	رمضان صاحب			صاحب لائل پور	۴/
	مدرس لائل پور	۶/	۱۸۶	جناب بابو غلام قادر صاحب	
۱۸۰	جناب بابو دین محمد خان			پوسٹ آفس لائل پور	عہ/
	صاحب متعلم لائل پور	عہ/	۱۸۷	جناب بابو محمد شجاع صاحب	
۱۸۱	جناب مولوی نیاز احمد صاحب			پوسٹ آفس لائلپور	۸/
	اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ		۱۸۸	جناب مولوی محمد لطیف	
	انسپکٹر لائل پور	عہ/		صاحب محرر ملازمین لائلپور	عہ/

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۱۸۹	جناب منشی محمد نور خان صاحب لائل پور	عہ/
۱۹۰	جناب قاضی فقیر محمد صاحب دوکان دار کچہری بازار لائلپور	ے/
۱۹۱	جناب شیخ عطا محمد صاحب ہیڈ منشی محکمہ نہر لائلپور	عا/
۱۹۲	جناب ملک برکت علی صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر لائلپور	ے
۱۹۳	جناب بابو شیر محمد صاحب سپرنٹنڈنٹ اسلامیہ بورڈنگ لائل پور	۸/
۱۹۴	جناب چودہری عبدالعزیز صاحب اہلمد سایر مہتمم بندوبست لائل پور	عہ/
۱۹۵	جناب سید الطاف حسین صاحب محرر آبکاری	ہ
۱۹۶	جناب شیخ مولا بخش صاحب محرر لوکل فنڈ	عہ/

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۱۹۷	جناب چودہری خدا بخش صاحب گرداور رجسٹرانوالہ لائلپور	عا/
۱۹۸	جناب شیخ شمس الدین صاحب ریڈر لائلپور	عہ/
۱۹۹	جناب شیخ عبداللہ و شیخ محمد دین صاحبان لائلپور	عہ/
۲۰۰	جناب شیخ عمر بخش و شیخ مولا بخش صاحبان لائلپور	عہ/
۲۰۱	جناب شیخ عمر بخش صاحب تمباکو فروش ریل بازار لائل پور	۴/
۲۰۲	جناب مستری کرم دین صاحب لائلپور	۲/
۲۰۳	جناب لالہ لدہا مل صاحب صراف ریل بازار لائلپور	ے/
۲۰۴	جناب شیخ فضل الٰہی و	

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
	امام الدین صاحبان لائلپور	۴ر	۲۱۲	جناب شیخ کریم بخش صاحب آصغر وکیل لائلپور	صر
۲۰۵	جناب میاں فیض بخش صاحب تمباکو فروش ریل بازار لائلپور	۴ر	۲۱۳	جناب شیخ فیروز الدین و احمد دین صاحبان لائلپور	عہر
۲۰۶	جناب چودہری الہ دتا صاحب مستری لائلپور	عہر	۲۱۴	جناب بابو محمد وزیر صاحب کلرک ڈاکخانہ لائل پور	۸ر
۲۰۷	جناب قاضی الہ بخش صاحب دوکاندار لائلپور	۸ر	۲۱۵	جناب شیخ کریم بخش صاحب تمباکو فروش لائلپور	۸ر
۲۰۸	جناب شیخ مولا بخش و الہ دتا صاحبان لائلپور	۸ر	۲۱۶	جناب سید فتح حسین شاہ صاحب نائب کورٹ لائلپور	۸ر
۲۰۹	جناب شیخ محمد عبداللہ صاحب ریڈر لائلپور	۶ر	۲۱۷	جناب بابو محمد دین صاحب کلرک آف دی کورٹ لائل پور	عہر
۲۱۰	جناب شیخ الٰہی بخش صاحب خلف محمد عبداللہ صاحب ممبر لائل پور	۶ر	۲۱۸	جناب منشی محمد اشرف صاحب نائب کلرک آف دی کورٹ لائلپور	عہر
۲۱۱	شیخ محمد بشیر صاحب زمیندار ہادس لائلپور	۴عہر	۲۱۹	جناب چودہری مراد علی خانصاحب دیوانی لائلپور	عہ

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۲۲۰	جناب شیخ عبدالمجید صاحب اہلمد تعمیر ضلع غیر لائلپور	عہ/
۲۲۱	جناب منشی محمد دین صاحب نقشہ نویس لائلپور	عہ/
۲۲۲	جناب منشی کرم الٰہی صاحب ایجنٹ سیرسٹرایٹ لالائلپور	۸/
۲۲۳	جناب منشی رحیم بخش صاحب ایجنٹ وکیل لائل پور	عہ/
۲۲۴	جناب مولوی محمد حسین صاحب اہلمد اسسٹنٹ کمشنر صاحب بہادر لائلپور	۸/
۲۲۵	جناب شیخ ایزد بخش صاحب مثلخوان منصف لائلپور	عہ/
۲۲۶	جناب شیخ امام الدین صاحب تھانہ دار لائلپور	عہ/
۲۲۷	جناب بابو مولا بخش صاحب لائل پور	۸/
۲۲۸	جناب بابو محمد دین صاحب لائلپور	۸/
۲۲۹	جناب قاضی عبدالرحمن صاحب ریڈر لائلپور	عہ/
۲۳۰	جناب میاں مولا بخش صاحب کاندہی لائلپور	۲/
۲۳۱	جناب ملک حسام الدین صاحب اورسیر لائلپور	ع/
۲۳۲	جناب مستری فتح الدین صاحب لائلپور	عہ/
۲۳۳	جناب شیخ عبداللہ صاحب ممبر کمیٹی لائلپور	للعہ/
۲۳۴	جناب میاں محکم دین و فیروز دین صاحبان لوہار لائل پور	عہ/
۲۳۵	یک صاحب در وعظ لائل پور	عہ/
۲۳۶	جناب چودہری نور الدین صاحب نمبردار رگ ب ۳۲۹ لائلپور	عہ/

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۲۳۷	جناب منشی محمد دین صاحب پٹواری مال لائلپور	عہ/	۲۴۴	جناب میاں فتح محمد صاحب حلوائی لائل پور	۴/
۲۳۸	جناب چودھری رحمت اللہ خانصاحب چک نمبر ۱۰۷ رکھ برانچ لائلپور	عہ۵/	۲۴۵	جناب سائیں کرم دین صاحب شیر فروش - لائل پور	۴/
۲۳۹	جناب منشی غلام محمد صاحب سفید پوش لائلپور	عہ/	۲۴۶	جناب میاں قطب دین صاحب نان بائی لائل پور	۴/
۲۴۰	جناب چودھری نبی بخش صاحب چک نمبر ۱۹۸ رکھ برانچ لائل پور	عہ/	۲۴۷	جناب میاں رمضان صاحب نان بائی لائلپور	۴/
۲۴۱	جناب سید لطف علی شاہ صاحب نائب تحصیلدار لائل پور	۵/	۲۴۸	جناب میاں میرا بخش صاحب نانبائی لائلپور	۲/
۲۴۲	جناب میاں کریم بخش صاحب رنگریز لائلپور	۲/	۲۴۹	جناب شیخ فضل کریم صاحب نانبائی لائلپور	۱/
۲۴۳	جناب شیخ چراغ دین و سراج دین صاحبان ٹین دار لائلپور	۴/	۲۵۰	جناب سماۃ فاطمہ نانبائی لائلپور	۲/
			۲۵۱	جناب میاں چراغ دین و نبی بخش صاحبان نانبائی	

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
	لائلپور	۴ر
۲۵۲	جناب میاں محمد اکبر صاحب زین فروش لائلپور	عہ/
۲۵۳	جناب میاں دین محمد صاحب گھڑی ساز لائلپور	۸ر
۲۵۴	یک شاہ صاحب لائلپور	۲ر
۲۵۵	جناب منشی حبیب احمد صاحب اہلمد لائلپور	۴ر
۲۵۶	جناب شیخ مولابخش و محمد حسین صاحبان کالونی ہوس لائلپور	عا/
۲۵۷	جناب میاں رحیم بخش صاحب لائلپور	عہ/
۲۵۸	جناب بابو علی محمد صاحب ایگریکلچر کالج لائلپور	عہ/
۲۵۹	جناب مستری نظام الدین صاحب لائل پور	عہ/
۲۶۰	یک نامعلوم الاسم لائل پور (چندہ ازمقام ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور بسعی جناب مولانا غلام محمد صاحب شملوی وکیل ندوۃ العلماء مرسلہ جناب شیخ غلام محمد جان محمد صاحبان سوداگران)	۶ر
۲۶۱	جناب ڈاکٹر عزیز الدین صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ	صہ/
۲۶۲	جناب پیرزادہ منور احمد صاحب ڈپٹی کلکٹر جھنگ ڈویژن	صہ/
۲۶۳	جناب شیخ عمر الدین صاحب ضلعدار محکمہ نہر	صہ/
۲۶۴	جناب میاں نور الدین صاحب ضلعدار نہر بنگلہ بھاکٹ	صہ/

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۲۶۵	جناب شیخ نور الٰہی صاحب ہیڈ منشی محکمہ نہر جھنگ ڈویژن	ص/
۲۶۶	جناب شیخ محمد شریف صاحب سب انسپکٹر پولیس	ے/
۲۶۷	جناب مہتاب عالم صاحب محرر	ے/
۲۶۸	جناب غلام محی الدین صاحب واصلباقی نویس	ے/
۲۶۹	جناب ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب ڈپٹی اسسٹنٹ	عہ/
۲۷۰	جناب داروغہ غلام نبی صاحب	عہ/
۲۷۱	جناب منشی دولت علی صاحب	عا/
۲۷۲	جناب منشی سردار علی	

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
	شاہ صاحب محرر لوکل فنڈ	۸/
۲۷۳	جناب چودھری شہاب الدین صاحب	عا/
۲۷۴	جناب منشی امام الدین صاحب ایجنٹ	۸/
۲۷۵	جناب منشی محمد رمضان صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور	عا/
۲۷۶	جناب شیخ غلام محمد و جان محمد صاحبان سوداگران ضلع لائل پور	ص/
۲۷۷	جناب شیخ فتح محمد صاحب ارائیں ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور	عہ/
۲۷۸	جناب شیخ کریم بخش و نور احمد صاحبان	

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
	دوکانداران ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور	۵/	۲۸۴	جناب شیخ اسماعیل صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور	۸/
۲۷۹	جناب مولوی غلام محی الدین صاحب میونسپل کمشنر ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور	۵/	۲۸۵	جناب شیخ امام الدین صاحب دوکاندار ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور	۸/
۲۸۰	متفرق معرفت جناب مولوی غلام محی الدین صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور	للعہ ۸/	۲۸۶	جناب میاں عبدالواحد صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور	۸/
۲۸۱	جناب میاں غلام محمد صاحب پیران دتا ٹوبہ ٹیک سنگھ لائل پور	۶/	۲۸۷	جناب حکیم محمد ابراہیم صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور	۴/
۲۸۲	جناب شیخ کریم بخش و الہ بخش صاحبان ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور	۸/	۲۸۸	جناب شیخ فضل الٰہی صاحب دوکان دار ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور	۸/
۲۸۳	جناب شیخ غلام رسول و خدا بخش صاحبان ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور	۸/	۲۸۹	جناب مولوی الہ دتا صاحب سکنڈ ماسٹر ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور	عہ/

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۲۹۰	جناب ماسٹر دین محمد صاحب وزیش ماسٹر ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور	عہ/
۲۹۱	جناب دیوی داس صاحب ... ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور	۲/
۲۹۲	جناب نتھو صاحب ... ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور	عہ/
۲۹۳	یک مسافر صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور	۲/
۲۹۴	جناب ... غلام محمد صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور	۴/
۲۹۵	جناب بابو واجد بخش صاحب اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور	عہ/
۲۹۶	جناب میاں سلطان و اللہ دتا صاحبان ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور	۸/
۲۹۷	معرفت جناب مولوی اللہ دتا صاحب خیاط ٹوبہ ٹیک ضلع لائل پور	۱/۵
۲۹۸	جناب جہان خان صاحب کانسٹیبل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور	۳/۵
۲۹۹	جناب چودھری مہتاب نمبر دار چک نمبر ۳۳۱ جھنگ برانچ ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور	
۳۰۰	جناب مہدی خان صاحب چپراسی ٹوبہ ٹیک ضلع لائل پور	۸/
۳۰۱	جناب احمد خان صاحب چپراسی ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور	عہ/
۳۰۲	یک مسافر ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور	۲/
۳۰۳	جناب ... رام سنگھ نمبر دار چک	

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
	نمبر ۳۲۳ جھنگ برانچ ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور	۸/
۳۰۴	جناب سبحان خانصاحب کانسٹیبل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور	۴/
۳۰۵	جناب حافظ عبدالرحمان صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور	۸/
۳۰۶	جناب محمد الدین صاحب نانبائی ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور	۸/
۳۰۷	جناب سبحان صاحب نانبائی ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور	۸/
۳۰۸	جناب مولوی عبدالرحمن صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور	۴/
۳۰۹	جناب چوہدری الٰہی بخش صاحب نمبردار چک نمبر ۳۵ ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور	۵/
۳۱۰	جناب چوہدری نبی بخش صاحب ذیلدار باگھٹ ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور	للعہ
۳۱۱	جناب شیخ کرم دین صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور	۸/
۳۱۲	جناب شیخ کمال الدین صاحب کانسٹیبل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور	۸/
۳۱۳	جناب منشی شہاب الدین صاحب کمپوڈر ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور	۸/
۳۱۴	جناب شیخ محمد عیسیٰ و عبداللہ صاحبان ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور	۸/
۳۱۵	جناب شیخ بابو دین رحیم بخش صاحبان ٹوبہ ٹیک سنگھ لائلپور	۸
۳۱۶	یکت مسافر صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور	۳/
۳۱۷	جناب میران بخش صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور	۴/

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۳۱۸	جناب بابو عزیز الدین صاحب دوکاندار ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور	۴ر
۳۱۹	جناب منشی الطاف کریم صاحب جمعدار اصطبل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور	۶ر
۳۲۰	جناب میاں انعام اللہ صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور	۲ر
	متفرق	
۳۲۱	جناب قدرت اللہ صاحب ملازم لفٹننٹ دہاب صاحب ہمالیہ کلب کمرہ نمبر ۱۶ کوہ منصوری (معرفت جناب مولوی غلام محی الدین صاحب چک نمبر ۲۹۶ نمبردار ضلع لائلپور بسعی جناب مولوی غلام محمد صاحب شملوی وکیل ندوہ)	سے ر
۳۲۲	جناب منشی رکن الدین صاحب چک نمبر ۲۹۶ ضلع لائل پور	عہ ر
۳۲۳	جناب منشی محمد بخش صاحب چک نمبر ۲۹۶ ضلع لائل پور	عہ ر
۳۲۴	جناب منشی عمر الدین صاحب چک نمبر ۲۹۶ ضلع لائل پور	عہ ر
۳۲۵	جناب حافظ احمد بخش صاحب چک نمبر ۲۹۶ ضلع لائلپور (بذریعہ جناب مولوی غلام محمد صاحب شملوی وکیل ندوۃ العلماء)	عہ ر
۳۲۶	جناب منشی فتح محمد صاحب اسٹور کیپر چیاؤنی وجالندھر (بسعی جناب مولوی عطا محمد صاحب وکیل لائل پور)	۵ عہ ر
۳۲۷	جناب شیخ عبد القادر صاحب پبلک پراسیکیوٹر لائل پور	۵ عہ
۳۲۸	جناب منشی عطاء اللہ صاحب محرر ڈاک ڈی سی لائلپور	عہ ر
۳۲۹	جناب میاں محمد حیات صاحب درزی	۴ر

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۳۳۰	جناب منشی کریم الدین صاحب محافظ خانہ لائل پور	۴/	۳۳۹	جناب شیخ الٰہی بخش و مولابخش صاحبان غلہ منڈی لائلپور	سے/
۳۳۱	جناب منشی شاہ محمد صاحب نائب کورٹ لائل پور	۸/	۳۴۰	جناب لالہ اننت رام صاحب انریری مجسٹریٹ لائلپور	ع/
۳۳۲	جناب سردار مراد علی صاحب آرمی ریمونٹ لائل پور	ع/	۳۴۱	جناب مستری تاج الدین صاحب و حاکم الدین صاحب لائل پور	ع/
۳۳۳	جناب منشی کریم اللہ صاحب عرائض نویس لائل پور	عہ/	۳۴۲	جناب شیخ الہ دتا و مولا بخش صاحبان بزازان لائل پور	عہ/
۳۳۴	جناب منشی الہ دتا صاحب پٹواری لائل پور	۸/	۳۴۳	جناب شیخ عبدالرحیم صاحب ٹھیکہ دار لائل پور	صہ/
۳۳۵	ایک صاحب لائل پور	عہ/	۳۴۴	جناب امام الدین صاحب برتن فروش لائل پور	۱/
۳۳۶	جناب بابو غلام محمد صاحب ہیڈ کلرک ڈاکخانہ لائلپور	عہ/	۳۴۵	جناب احمد الدین صاحب ،،	
۳۳۷	جناب راجہ عبدالقادر و راجہ راجولی خان صاحبان چک نمبر ۳۱ گ ب لائل پور	۸/	۳۴۶	جناب مولوی محمد اسماعیل صاحب لائل پور ،،	۲/
۳۳۸	جناب میاں محمد الدین صاحب درزی لائل پور	۸/			

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۳۴۷	جناب میاں کریم بخش صاحب بنیاری فروش لائل پور	۱ر
۳۴۸	جناب خلیفہ محمد بخش صاحب لائل پور	۴ر
۳۴۹	جناب شیخ فضل الدین صاحب بساطی لائلپور	۴ر
۳۵۰	جناب غلام محمد صاحب برتن فروش لائلپور	۲ر
۳۵۱	جناب منشی محمد روشن صاحب عرائض نویس لائل پور	عہر
۳۵۲	جناب چودھری احمد خان صاحب محرر کمیٹی لائل پور	عہر
۳۵۳	جناب مستری عمر الدین صاحب قفل فروش لائل پور	۲ر
۳۵۴	جناب مستری محمد الدین صاحب لائل پور	۲ر۹
۳۵۵	جناب میاں نظام الدین صاحب شتر سوار لائل پور	۴ر
۳۵۶	بوساطت جناب غلام فرید صاحب اسٹور کیپر ریلوے لائلپور	عـ۵ر
۳۵۷	جناب شیخ غلام علی صاحب محکمہ نہر لائل پور	عہر
۳۵۸	جناب منشی سراج الحق صاحب فورتھ ماسٹر ہائی اسکول لائلپور	۲ر
۳۵۹	جناب حکیم محمد امین الدین صاحب بیرسٹرایٹ لا لائل پور	عر
۳۶۰	جناب شیخ عطاء اللہ صاحب کلرک آرمی ریمونٹ لائل پور	۴ر
۳۶۱	جناب میاں اللہ دتا صاحب	

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
	نان پزہ لائل پور	۸/		صاحب منشی لائلپور	عہ/
۳۶۲	جناب منشی مراد علی صاحب		۳۷۰	جناب بابو نظام الدین	
	ناظر لائل پور	۴/		صاحب نقشہ نویس نہر	
۳۶۳	جناب مولوی صدر الدین			لائلپور	۴/
	صاحب انسپکٹر دکینیشن		۳۷۱	جناب بابو محمد حسین صاحب	
	لائل پور	عہ/		خزانچی لائلپور	۸/
۳۶۴	جناب شیخ محمد الدین و		۳۷۲	یک نامعلوم الاسم	
	قمر الدین صاحبان لائلپور	۴/		لائل پور	۴/
	(بوساطت جناب قاضی		۳۷۴	جناب منشی محمد ابراہیم	
	عبد القادر صاحب محکمہ نہر)			صاحب نقشہ نویس لائلپور	۴/
۳۶۵	جناب بابو عبد الغنی صاحب		۳۷۵	جناب شیخ غلام حسین صاحب	
	نقشہ نویس لائلپور	۸/		ضلعدار گڈر والا لائلپور	۶/
۳۶۶	یک نامعلوم الاسم لائلپور	عہ/	۳۷۶	جناب بابو محمد بخش صاحب	
۳۶۷	جناب منشی میر محمد صاحب			کلرک ریونیو لائلپور	۸/
	محافظ دفتر لائلپور	عہ/	۳۷۷	جناب مستری رحیم بخش	
۳۶۸	جناب بابو شہاب الدین			صاحب ٹھیکہ دار لائلپور	عہ/
	صاحب کلرک لائلپور	عہ/	۳۷۸	جناب میاں الہ بخش صاحب	
۳۶۹	جناب منشی عبد الماجد			لائل پور	عہ/

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۳۷۹	جناب بابو نور الٰہی صاحب کلرک لائلپور	۸ر
۳۸۰	جناب سید محمد تحسین صاحب ہیڈ کلرک دفتر ڈسٹرکٹ بورڈ لائلپور	۶ر
۳۸۱	جناب منشی شاہ محمد صاحب کلرک دفتر ڈسٹرکٹ بورڈ لائلپور	۶ر
۳۸۲	جناب سید خادم حسین صاحب کلرک دفتر ڈسٹرکٹ بورڈ لائلپور	۴ر
۳۸۳	جناب منشی میرا بخش صاحب کلرک دفتر ڈسٹرکٹ بورڈ لائلپور	۴ر
۳۸۴	جناب بابو فتح محمد صاحب سب اورسیر دفتر ڈسٹرکٹ بورڈ لائلپور	۸ر
۳۸۵	جناب غلام محمد صاحب	

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
	دفتری دفتر ڈسٹرکٹ بورڈ لائلپور	۸ر
۳۸۶	جناب خیر الدین صاحب چپراسی ڈسٹرکٹ بورڈ لائل پور	۴ر
۳۸۷	جناب سردار صاحب چپراسی ڈسٹرکٹ بورڈ لائلپور	۴ر
۳۸۸	جناب مشتاق محمد صاحب چپراسی ڈسٹرکٹ بورڈ لائل پور	۴ر
۳۸۹	جناب رحیم بخش صاحب چپراسی ڈسٹرکٹ بورڈ لائل پور	۴ر
۳۹۰	جناب مہر خان صاحب چپراسی ڈسٹرکٹ بورڈ	۲ر
۳۹۱	جناب غلام حیدر صاحب مستری لائل پور	۲ر
۳۹۲	جناب برخوردار احمد سعید صاحب لائلپور	۳ پائی

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
	(بوساطت جناب مولوی عطا محمد صاحب وکیل لائلپور)	
۳۹۳	جناب مولوی عبد المجید صاحب مولوی فاضل لائل پور	۵/
۳۹۴	جناب منشی نبی بخش صاحب ایجنٹ مولوی عبد المجید صاحب مولوی فاضل لائل پور	۸/
۳۹۵	(جناب محمد ابراہیم علیخان و محمد یونس علیخان متولیان جائداد موقوفہ محلہ میان سرائے سنبھل ضلع مراد آباد	
۳۹۶	جناب قاضی اسماعیل صاحب مرحوم سنبھل ضلع مراد آباد)	للعہ/
۳۹۷	جناب مولوی عطا محمد صاحب وکیل لائلپور پنجاب	عہ/
۳۹۸	جناب مولوی سید مقبول	

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
	احمد صاحب فتح گڑھ ضلع فرخ آباد	۶/
	(بسعی جناب مولوی غلام محمد صاحب شملوی وکیل ندوۃ العلماء لکھنؤ مرسلہ جناب منشی تفضیل الدین احمد صاحب مثلخوان عدالت منصفی جھنگ)	
۳۹۹	جناب مولوی ولی محمد صاحب جھنگ	عہ/
۴۰۰	جناب امام بخش خان صاحب جھنگ	عہ/
۴۰۱	جناب محمد حسن صاحب جھنگ	۸/
۴۰۲	جناب دین محمد صاحب دفعدار جھنگ	۲ پائی
۴۰۳	جناب نور محمد صاحب تیلی جھنگ	۲/

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
				جھنگ	۵ر
۴۰۴	جناب محرم صاحب رنگریز جھنگ	۲ر	۴۱۳	جناب میاں محمد درزی صاحب جھنگ	۱ر
۴۰۵	جناب عمر بخش صاحب جھنگ	۱ر	۴۱۴	جناب مستری خیر محمد صاحب جھنگ	۸ر
۴۰۶	جناب خدا بخش صاحب پڑی جھنگ	۲ر	۴۱۵	جناب میاں الہ دتا صاحب جھنگ	۴ر
۴۰۷	جناب محمد حسن والہ وسایا صاحبان تاجران چرم جھنگ	۴ر	۴۱۶	جناب چودھری الہ جوایا صاحب جھنگ	۶ر
۴۰۸	جناب عبدالرحمٰن فتح دین والہ دین صاحبان جھنگ	۶ر	۴۱۷	جناب میر ودھی صاحب جھنگ	۲ر
۴۰۹	جناب سلطان محمد صاحب جھنگ	۲ر	۴۱۸	جناب حافظ غلام محمد صاحب جھنگ	۴ر
۴۱۰	جناب احمد دین صاحب جھنگ	۱ر	۴۱۹	جناب میر برخوردار پوریا صاحب جھنگ	۲ر
۴۱۱	جناب رمضان صاحب حجام جھنگ	۲ر	۴۲۰	جناب الہ بخش صاحب درزی جھنگ	۲ر
۴۱۲	جناب قائم دین پوری صاحب		۴۲۱	جناب میاں فضل احمد صاحب	

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
	درزی جھنگ	۴/	۴۳۰	جناب مستری الہ دتا صاحب سب اوورسیر جھنگ	عہ/
۴۲۲	جناب الہ دتا صاحب جمعدار جھنگ	۶ ۱/۲	۴۳۱	جناب خلیفہ حسن دین صاحب جھنگ	۸/
۴۲۳	جناب ستنا مسرار صاحب جھنگ	۳/	۴۳۲	جناب منشی احمد نواز خان صاحب جھنگ	عہ/
۴۲۴	جناب شیخ غلام یسین صاحب وکیل جھنگ	ص/	۴۳۳	جناب بابو سردار محمد خان صاحب جھنگ	عا/
۴۲۵	جناب شیخ الہی بخش صاحب وکیل جھنگ	ص/	۴۳۴	جناب منشی عبدالکریم صاحب جھنگ	۸/
			۴۳۵	جناب بابو محمد بخش صاحب کلرک جھنگ	۸/
۴۲۶	جناب منشی نفیس احمد صاحب سرشتہ دار عدالت منصفی جھنگ	۶/	۴۳۶	جناب میاں جمال الدین صاحب ٹھیکہ دار جھنگ	سے/
۴۲۷	جناب بابو علی محمد صاحب سنیٹری کلارک جھنگ	۸/	۴۳۷	جناب منشی غلام علی صاحب جھنگ	۸/
۴۲۸	جناب مہر صالح محمد صاحب جھنگ	۲/	۴۳۸	جناب مولوی عبدالغفور صاحب جھنگ	۸/
۴۲۹	جناب مولوی اکبر علی صاحب جھنگ	۴/	۴۳۹	چندہ از مسجد قاضیاں جھنگ	۵/

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۴۴۰	جناب حافظ محمد بخش صاحب جھنگ	عہ/		جھنگ	۱/۳ پا
۴۴۱	جناب فقیر گل محمد صاحب جھنگ	۲/	۴۴۹	جناب میاں اللہ جوایا صاحب پوری جھنگ	۲
۴۴۲	جناب مرزا احمد علی و علی محمد صاحبان جھنگ	۱/	۴۵۰	جناب میاں خدا بخش صاحب پوری جھنگ	۴/
۴۴۳	جناب میاں صالح محمد صاحب جھنگ	۱/	۴۵۱	جناب سید محمد شاہ صاحب نائب تحصیلدار جھنگ	عہ/
۴۴۴	جناب میاں الہ بخش صاحب محرر دفتر جھنگ	۲	۴۵۲	جناب میاں قایم دین صاحب درزی جھنگ	۲/
۴۴۵	جناب سید امام شاہ صاحب جھنگ	۲	۴۵۳	جناب میاں نور محمد صاحب ایجنٹ جھنگ	۴
۴۴۶	جناب چودھری مظفر خان صاحب جھنگ	عہ/	۴۵۴	جناب میاں غلام حسین صاحب ایڈیٹر جھنگ	عہ
۴۴۷	جناب منشی امیر بخش صاحب جھنگ	۲/	۴۵۵	جناب میاں علی محمد صاحب درزی جھنگ	۰
۴۴۸	جناب حاجی عبد اللہ صاحب		۴۵۶	جناب شیخ محمد اسمٰعیل صاحب جھنگ	۸/
			۴۵۷	جناب میاں محمد رمضان	

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
	صاحب دیزی جھنگ	۱/	۴۶۶	جناب میاں علی محمد صاحب جھنگ	۸/
۴۵۸	جناب بابو پیر بخش صاحب کلرک جھنگ	عہ/	۴۶۷	جناب میاں عنایت آرائی صاحب جھنگ	۲/
۴۵۹	جناب منشی اعتقاد احمد خان صاحب جھنگ	عہ/	۴۶۸	جناب میاں غلام حسن صاحب جھنگ	۴/
۴۶۰	جناب الٰہی بخش صاحب جھنگ	۸/	۴۶۹	جناب میاں محمد بخش صاحب جھنگ	۴/
۴۶۱	جناب جمعدار سخاوت حسین صاحب	عہ/	۴۷۰	یک نامعلوم الاسم جھنگ	عہ/
۴۶۲	از ملازمان اصطبل سرکاری جھنگ	۴/	۴۷۱	جناب سید سردار شاہ صاحب جھنگ	۴/
۴۶۳	جناب میاں محمد اشرف صاحب کاتب جھنگ	۲/	۴۷۲	جناب میاں احمد صاحب مختار صاحب جھنگ	عہ/
۴۶۴	جناب میاں سلطان مہی جھنگ	۲/	۴۷۳	جناب حاجی ... یار صاحب قصاب جھنگ	۲/
۴۶۵	معرفت جناب مولوی مولا بخش صاحب حکمہ نہر جھنگ	ـہ/	۴۷۴	جناب اکبر محمد امام الدین صاحب جھنگ	۶/

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۴۷۵	جناب سید الف شاہ صاحب جھنگ	۸/
۴۷۶	جناب مرزا اصغر علی صاحب اسسٹنٹ سرجن جھنگ	ھ/
۴۷۷	جناب بابو رحمت علی خانصاحب جھنگ	عا/
۴۷۸	جناب فخرالدین احمد صاحب کلرک جھنگ	عہ/
۴۷۹	جناب بابو غلام حسن صاحب جھنگ	عہ/
۴۸۰	جناب میاں اللہ داد خانصاحب جھنگ	عا/
۴۸۱	جناب میاں خدا بخش صاحب جھنگ	عہ/
۴۸۲	جناب منشی الٰہ بخش صاحب جھنگ	عہ
۴۸۳	جناب حکیم غلام حسین صاحب جھنگ	عہ/
۴۸۴	جناب مولوی کریم بخش صاحب جھنگ	۴/
۴۸۵	جناب میاں علی بخش والہ دتا صاحبان درزی جھنگ	عہ/
۴۸۶	جناب میاں احمد بخش صاحب جھنگ	عہ/
۴۸۷	یک مسلمان صاحب جھنگ	۲
۴۸۸	جناب میاں گل محمد صاحب درزی جھنگ	۸
۴۸۹	جناب میاں محمد دین صاحب موچہ جھنگ	۸/
۴۹۰	جناب میاں غلام عیسیٰ صاحب جھنگ	عہ/
۴۹۱	جناب سید گل حسن شاہ صاحب جھنگ	۴/
۴۹۲	جناب میاں محمد موچی صاحب	۲/

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۴۹۳	جناب میاں الہ دتا صاحب درکیان جھنگ	۲	۴۹۶	جناب چودھری غلام رسول صاحب جھنگ	عمر/
۴۹۴	جناب میاں ولایت و غلام حسن صاحبان جھنگ	عمر/	۴۹۷	چندہ اہلکاران محکمہ نہر معرفت جناب مولوی مولا بخش صاحب جھنگ	صر/
۴۹۵	جناب حاجی غلام نبی صاحب جھنگ	۸/			

میزان کمالہ للعہ
۹/۱½ پائی

فہرست آمدنی عطیہ ومتفرق جلسہ ندوۃ العلماء

نمبر شمار	معرفت	نام	رقم	کیفیت
۱	معین الدین صاحب	چندہ متفرق	صہ	
۲	بذریعہ محمد شکر	حافظ شمس الدین صاحب عطار سلون	عہ/	عطیہ
۳	″	منشی اشتیاق احمد صاحب سلون	عہ/	″
۴	″	علی محمد خان صاحب رائے بریلی	عہ/	″
۵	″	منشی عطاء اللہ صاحب فیض آباد	عہ/	″
۶	″	منشی صادق حسین صاحب سلطانپور	عہ/	″
۷	″	چندہ متفرق بذریعہ مولانا خلیل صاحب	اـــہ	″
۸	″	چندہ متفرق بذریعہ محمد عثمان صاحب سلون	۴/	″
۹	بذریعہ محمد اکرم علی	حکیم محمد احسن صاحب سیوان	عہ/	بطور امداد
۱۰	″	امیر حسن صاحب ″	عہ/	″
۱۱	″	ابو الحسن صاحب چھاتہ	للعہ	″
۱۲	″	محمد تقی صاحب جھرہ	عا/	″
۱۳	″	فضل الرحمان صاحب ڈپٹی کلکٹر سیوان	عا/	
		عابد علیخان صاحب ولد رمضانخان صاحب متوطن احاطہ فقیر محمد خان لکھنؤ میزان کل	۱۵ـــہ ۱۳۴	عطیہ بابت مصارف دعوت مہمانان جلسہ

فہرست آمدنی متفرق بابت طعام وزیٹران

نمبر شمار	بذریعہ	نام وپتہ	رقم	کیفیت
۱	ٹکٹ آفس	مولوی عبد الباسط صاحب	۸/عہ	
۲	//	ارشد صاحب	۸/عہ	
۳	//	فرید احمد خانصاحب	۸/عہ	
۴	//	محمد احمد صاحب	۸/عہ	
۵	//	مصطفےٰ حسین صاحب	۸/عہ	
۶	//	محمد کامل صاحب	۱۲/	
۷	//	ریاض الحسن صاحب	۸/عہ	
۸	//	محمد عظیم صاحب	عہ/	
۹	//	محمد احمد خانصاحب	۴/	
۱۰	//	منشی نواب علی صاحب	۴/	
۱۱	//	فیض الحسن صاحب	۴/	

میزان کل لعہ۵ ۸/

فہرست چندہ ممبری بہ تبادلہ ٹکٹ و رزسٹری

فہرست اون ممبرون کی جنہون نے کچھ روپیے دے اور ٹکٹ ورزسٹری واپس کئے لیکن نام اونکے ہین جنہون نے چندہ وزیسٹری سے کم روپیے دے ہین

کیفیت	رقم	نام و پتہ	معرفت	نمبر شمار
واپسی ٹکٹ ورزسٹری	عہ ر	مولوی فضل الرحمن صاحب مدرس فارسی انجمن اسلامیہ	ٹکٹ آفس	۱
"	عہ ر	مولوی سید حسین احمد صاحب وکیل و پریسیڈنٹ مسلم لیگ مظفرپور	"	۲
"	عہ	مولوی اقبال احمد صاحب اعظمگڈھ	"	۳
"	عہ ر	حافظ عبد اللہ صاحب بالائے قلعہ علیگڈھ	"	۴
"	عہ ر	مولوی عبد الستار صاحب وکیل جونپور	"	۵
"	عہ ر	حفیظ احمد صاحب مختار بنارس	"	۶
"	عہ ر	بابو محمد حمزہ صاحب تاجر چرم کانپور	"	۷
"	عہ ر	محمد صادق صاحب تحصیلدار رسنئی گہاٹ ضلع بارہ بنکی	"	۸
"	عہ ر	شیخ نظام الدین صاحب رئیس میرٹھ	"	۹
"	عہ ر	مولوی عبد الحی صاحب اعظمگڈھ	"	۱۰

نمبر شمار	معرفت	نام و پتہ	رقم	کیفیت
۱۱	ٹکٹ آفسر	نجم الدین احمد صاحب میرٹھ	عمر/	واپسی ڈاکی دو ٹکٹ وزیری
۱۲	//	نوازش احمد صاحب رائے بریلی	عمر/	//
۱۳	//	سید تقی احمد صاحب سندیلہ	عمر/	//
۱۴	//	محمد اصغر صاحب کانپور	عمر/	//
۱۵	//	بابو علی گوہر صاحب ہیڈ کلرک دفتر انگریزی کوٹ	عمر/	//
۱۶	//	حاجی محمد سردار صاحب سوداگر چرم قصور ضلع لاہور	عمر/	//
۱۷	//	محمد مسلم خانصاحب گنتی	عمر/	//
۱۸	//	حکیم جواد حسین صاحب گورکھپور	عمر/	//
۱۹	//	شیخ ناصر علی صاحب رئیس بجنور	عمر/	//
۲۰	//	عبد الکبیر خانصاحب دارد ہا گورکھپور	عمر/	//
۲۱	//	ابو بکر محمد حلیم صاحب گیا	عمر/	//

میزان کل ۱عمر/

نوٹ ان حضرات کے اسمائے گرامی فہرست چندہ وزیٹری میں تلاش کئے گئے مگر ناموں کا پتہ نہیں چلتا

سن ابتداء یکم اپریل ۱۹۱۲ء

چندہ زکوٰۃ

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
	(بذریعہ جناب مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیارپوری بسعی جناب مرزا محمد ظفر اللہ خان صاحب ڈسٹرکٹ جج سیالکوٹ)			چندہ متفرق	
	چندہ ہوشیارپور		۵	قیمت گھڑی متبرکہ جناب حاجی شیخ قادر بخش صاحب مرحوم رئیس فیض آباد	سے ر
۱	جناب منشی میران بخش صاحب پٹواری	عـہ ر		متفرق	
	چندہ قصور ضلع لاہور		۶	جناب سراج الدین صاحب سب اسسٹنٹ سرجن ریاست ممدوٹ۔ ڈاکخانہ جلال آباد ضلع فیروزپور پنجاب	صہ ر
۲	جناب حاجی محمد سردار صاحب تاجر	صہ ر	۷	جناب نظام الدین صاحب سب ڈویژنل افسر ملیٹری ورکس چھاؤنی امرتسر	صہ ر
۳	جناب مولوی حافظ حاجی محمد شاہ صاحب سجادہ نشین	صہ ر		(بذریعہ جناب مولوی غلام محمد صاحب شملوی وکیل ندوہ)	صہ ر
۴	جناب حاجی حبیب اللہ صاحب گوہرا	صہ ر			عـہ / ۸ ر

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۸	جناب منشی فتح محمد صاحب اسٹور کیپر چھاؤنی جالندھر	۵	۱۱	جناب منشی محمد ظہر صاحب نائب تحصیلدار للت پور ضلع جھانسی	۵
	متفرق				
۹	جناب منشی عبداللہ صاحب سلوتری کور نمبر ۱۶ پشاور	۸	۱۲	جناب شیخ غلام جیلانی صاحب پنشنر منصف لائلپور	۵
۱۰	اہلیہ محترمہ جناب سید علی احمد صاحب انسپکٹر پولیس کرنال	۵	۱۳	جناب مولوی شہاب الدین صاحب، معرفت شمس العلما مفتی مولوی عبداللہ صاحب مہتمم دارالعلوم	۵

میزان ۸

من ابتدائے یکم اپریل سنہ ۱۹۱۲ع

چندہ دار العلوم ندوۃ العلماء

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
	بمعرفت جناب مولانا مولوی سید عبد الحی صاحب نائب ناظم ندوۃ العلماء لکھنؤ				
۱	جناب رمضان علی خان صاحب تعلقدار و رئیس گنورہ ضلع رائے بریلی	۱۵عہ/	۵	جناب ہمشیر کلان رمضان علی خانصاحب گنورہ ضلع رائے بریلی	عہ/
۲	جناب والدہ ایجاد محمد خان صاحب ساکن سترکہ ضلع لکھنؤ	ا/عہ	۶	(بسعی) چودہری معین الدین متعلم درجہ دوم دار العلوم ندوہ لکھنو جناب چودہری قیام الدین صاحب تحصیلدار قصبہ کستہ ضلع کھیری	عـ۵/
۳	جناب کرم علی خانصاحب تعلقدار بیرامئو ضلع رائے بریلی	للعہ/	۷	جناب میر ضمیر حسن صاحب شیعی قصبہ کستہ ضلع کھیری	عا/
۴	جناب نوجہ محمد احمد خانصاحب گنورا ضلع رائے بریلی	عہ/	۸	جناب میر عاشق علیصاحب شیعی قصبہ کستہ ضلع کھیری	عا/

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۹	جناب سید معصوم علی صاحب قصبہ کستہ ضلع کھیری	عا/
۱۰	جناب شیخ محمد علیصاحب قصبہ کستہ ضلع کھیری	عا/
۱۱	جناب شیخ معشوق علیصاحب قصبہ کستہ ضلع کھیری	عہ/
۱۲	جناب شیخ معشوق علیصاحب قصبہ کستہ ضلع کھیری	عہ/
۱۳	جناب میر تجمل حسین صاحب شیعی قصبہ کستہ ضلع کھیری	عہ/
۱۴	جناب میکو سائیں صاحب چودھری جناب قیام الدین صاحب از قصبہ کستہ کھیری اودھ	عہ/
۱۵	جناب حاجی لالو صاحب حلوائی قصبہ کستہ ضلع کھیری	عہ/
۱۶	جناب انگنے صاحب نورباف قصبہ کستہ ضلع کھیری۔	۸/
۱۷	جناب میاں خانصاحب قصبہ کستہ ضلع کھیری	۸/
۱۸	جناب حسن علی صاحب شیعی قصبہ کستہ ضلع کھیری	۸/
۱۹	جناب پھوکر صاحب حلوائی قصبہ کستہ ضلع کھیری	۸/
۲۰	جناب مستماۃ دولت قصبہ کستہ ضلع کھیری	۸/
۲۱	جناب مرزا نظر بیگ صاحب قصبہ ضلع کھیری	۴/
۲۲	جناب حمو صاحب قصاب قصبہ کستہ ضلع کھیری	۴/
۲۳	جناب بھیکا صاحب قصاب قصبہ کستہ ضلع کھیری	۲/
۲۴	جناب کریم بخش صاحب حلوائی قصبہ کستہ ضلع کھیری	۲/
۲۵	جناب شیخ شبراتی صاحب نورباف قصبہ کستہ ضلع کھیری	۱/

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۲۶	جناب فرزند علی صاحب قصبہ کستہ ضلع کھیری	عہ/
	متفرق چندہ	
۲۷	جناب بدرالدین اللہ صاحب ساکن ۹۶ ½ کانگا بازار اسٹریٹ کلکتہ	صہ/
۲۸	اہلیہ محترمہ جناب سید علی احمد صاحب انسپکٹر پولیس کرنال	صہ/
۲۹	جناب عبدالعزیز صاحب ریاست بہاولپور	للعہ/ ۴
	میزان	للعہ/ ۱۰/
	چندہ وظائف	
۱	جناب سیٹھ حاجی محمد حنیف صاحب تاجر و رئیس ۱۵۰ انگا پا نائک اسٹریٹ مدراس	للعہ/
۲	جناب مولوی حمیدالدین صاحب عربک پروفیسر	

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
	میور کالج الہ آباد	سہ/
۳	جناب امیرالامراء شیخ بہاؤالدین صاحب بالقابہ وزیر ریاست جوناگڈھ	[illegible]
۴	جناب نواب محمد مزمل اللہ خان صاحب رئیس بھیکن پور ضلع علیگڈھ	سہ/
۵	جناب منشی محمد احتشام علی صاحب رئیس کاکوری ضلع لکھنؤ (منجملہ ماعہ/)	عہ/
۶	جناب مرزا ظفر اللہ خان صاحب ڈسٹرکٹ جج سیالکوٹ	صہ/
	چندہ عام تعلیم	
۱	جناب حاجی محمد خان صاحب وکلار بازار ہوشیار پور	صہ/
	انعام تفسیر و حدیث	
۱	جناب مولوی محمد حفیظ اللہ صاحب	

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
	نائب تحصیلدار صفی پور ضلع اُناؤ	للعہ		**چندہ ماہوار دارالعلوم**	
	چندہ مستقل سالانہ		۱	جناب نظام الدین صاحب سب ڈویژنل آفیسر ملیٹری ورکس چھاؤنی امرتسر	عا/۸
۱	جناب مولوی حاجی قربان احمد صاحب وکیل بارہ بنکی	عہ			
۲	جناب ڈاکٹر محمد عظیم صاحب اسسٹنٹ سرجن پشاور	عہ			
	قیمت فوٹو	۱۲/لعہ			

من ابتدائے یکم اپریل سنہ ۱۹۱۲ء

چندہ تکمیل عمارت دارالعلوم

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۱	جناب شیخ غلام زین العابدین صاحب	ما/	۷	جناب وزیر محمد صاحب وکیل آگرہ	عـہ/
۲	جناب ڈاکٹر کرم حسین صاحب امین آباد لکھنؤ	صہ/	۸	جناب بابو علی گوہر صاحب ہیڈ کلرک ڈپٹی کمشنر کورٹ	صـہ/
۳	جناب خان بہادر احمد حسن خان صاحب فتحپور	صہ/	۹	جناب خطیب صاحب جامع مسجد ہلدوانی منڈی ضلع نینی تال	عـہ/
۴	جناب صاحبزادگان مسٹر ممتاز حسین صاحب بیرسٹر ایٹ لا۔ لکھنؤ	ما/	۱۰	جناب حسن علی صاحب	عـہ/
			۱۱	جناب محمد رضا صاحب تاجر سلطان پور	عـہ/
۵	جناب شاہ محمد خان صاحب جنرل مرچنٹ لکھنؤ	عـہ/	۱۲	جناب عبدالکبیر خانصاحب سب انسپکٹر گورکھپور	عـہ/
۶	جناب سردار و حاجی محمد صاحبان سوداگران قصور ضلع لاہور	عـہ/	۱۳	جناب عبدالعزیز خان صاحب زمیندار	عـہ/

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۱۴	جناب نوازش احمد صاحب	عه/		راے بریلی	عا/
۱۵	جناب قاضی ولی الحق صاحب نعمانی ردولی ضلع بارہ بنکی	ص/	۲۲	جناب خدا بخش صاحب ہمیرپور	عا/
۱۶	جناب علی احمد صاحب آگرہ	صه/	۲۳	جناب مسٹر ایم۔ ایل گھوش صاحب پروفیسر ریڈ کرسچین کالج لکھنؤ	عا/
۱۷	جناب غلام صفدر خان صاحب آگرہ	ص/	۲۴	جناب خورشید حسن صاحب سلون۔ ضلع راے بریلی	عه/
۱۸	جناب مولوی عبد الغفور صاحب موہن پور۔ گیا	للعه/	۲۵	نامعلوم الاسم	عه/
۱۹	جناب عبد الجلیل صاحب پشاوری متعلم ندوۃ العلماء لکھنؤ	ے/	۲۶	جناب محمد مصطفےٰ صاحب	عه/
۲۰	جناب دُلارے صاحب صاحبزادہ جناب پیارے صاحب لکھنؤ	صه/	۲۷	جناب افضال الحق صاحب	عه/
۲۱	جناب ولایت علی صاحب		۲۸	جناب عبد الحی صاحب عرب	عه/
			۲۹	جناب محمد فرید صاحب	۸/
			۳۰	جناب محمد سلطان صاحب	سه/
			۳۱	جناب علامہ سید رشید رضا صاحب اڈیٹر المنار مصر	ا/

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۳۲	جناب مولوی فضل الرحمن صاحب نگرام، ضلع لکھنؤ	عا ر		مالک مطبع نامی لکھنؤ	عہ ۱۲ ر
۳۳	جناب منشی شفاعت علی صاحب کاکوری ضلع لکھنؤ	عا ر	۴۰	جناب احمد حسین و دلدار حسین صاحبان تاجران تمباکو خوردنی چوک لکھنؤ	ما ر
۳۴	جناب مشتاق علی صاحب میونسپلٹی بارہ بنکی	عہ	۴۱	منجانب مسلمانان سب انسپکٹران اردو شاف ہنڈریڈ۔ کرسچین کالج لکھنؤ	۲۵ صعہ ر
۳۵	جناب شمس العلماء مولانا شبلی نعمانی معتمد تعلیمات ندوۃ العلماء لکھنؤ	۶۰۰ ر	۴۲	متفرق چندہ معرفت جناب احمد حسین و دلدار حسین صاحبان تماکو خوردنی فروشان چوک لکھنؤ	عنہ ۲
۳۶	جناب منشی محمد احتشام علی صاحب رئیس کاکوری و معتمد مال دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ	صعہ ر	۴۳	جناب بابو نظام الدین صاحب رئیس و تاجر چرم سوری گنج امرتسر	۱ ر
۳۷	جناب منشی محمود علی صاحب تاجر امین آباد لکھنؤ	۲۵ عـہ ر	۴۴	جناب ڈاکٹر عبد الکریم صاحب ملیح آباد لکھنؤ	عنا ہ
۳۸	جناب امیر حسن صاحب یحییٰ گنج۔ لکھنؤ	عنا ہ			
۳۹	جناب حافظ قطب الدین صاحب				

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۴۵	جناب منشی شیخ ہاشم علیصاحب رئیس جگور ضلع بارہ بنکی	عہ ۲۵
۴۶	جناب مولوی بدر الحسن صاحب منصف لکھنؤ	للہ ۳۰
۴۷	جناب شمس الحسن صاحب ڈپٹی کلکٹر ضلع بجنور	عـہ /
۴۸	جناب منشی ولی محمد صاحب واصلباقی نویس مہوبا ضلع ہمیر پور	عہ /
۴۹	جناب مولوی علاء الحسن صاحب ڈپٹی کلکٹر سلطانپور	صہ /
۵۰	جناب مسٹر عبد الحلیم صاحب بیرسٹر ایٹ لاگیا معرفت جناب حکیم عبد الولی صاحب جھوائی ٹولہ لکھنؤ	صہ /
	(فہرست چندہ تکمیل عمارت دار العلوم از سیالکوٹ	
	بسعی جناب مولانا مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیارپوری بذریعہ رسید نمبری ۹ مرسلہ جناب مرزا ظفر اللہ خانصاحب سب جج سیالکوٹ)	
۵۱	جناب فضل الٰہی صاحب انسپکٹر آبکاری شہر سیالکوٹ	صہ /
۵۲	جناب شیخ عبد اللہ صاحب ر	عہ /
۵۳	جناب مستری میران بخش صاحب ٹھیکہ دار سیالکوٹ	عہ /
۵۴	جناب مستری خدا بخش صاحب نال والہ شہر سیالکوٹ	صہ /
۵۵	جناب میر امانت علیصاحب وغیرہ شہر سیالکوٹ	عہ /
۵۶	جناب منشی نبی بخش صاحب اپیل نویس وغیرہ شہر سیالکوٹ	عہ /
۵۷	جناب سید فرزند علیصاحب اثنا عشری شہر سیالکوٹ	عہ /
		عہ ۴

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۵۸	جناب مستری فضل صاحب سیالکوٹ	عہ/	۷۲	جناب مولوی عبد الباسط صاحب بیرون	
۵۹	جناب مستری رمضان صاحب معمار	عہ/		دروازہ چار گھاٹ حیدرآباد دکن	صہ/
۶۰	جناب مستری عظیم خان صاحب ٹھیکہ دار	عہ/	۷۳	جناب قاری عبد الولی صاحب مالک	
۶۱	جناب ماسٹر محمد عباس صاحب	عہ/		مطبع آسی محمود نگر لکھنؤ	صہ/
۶۲	جناب سید خورشید علی صاحب			(بذریعہ جناب مرزا اظفر اللہ خان صاحب سیٹھ	
	عرائض نویس شہر سیالکوٹ	عہ		بنگلور بستی جناب مولوی غلام محمد صاحب شاملوی)	
۶۳	جناب سید خورشید علی صاحب		۷۴	جناب منشی احمد خان صاحب کلرک	
	اپیل نویس شہر سیالکوٹ	عہ/		محکمہ سپلائی شہر سیالکوٹ	للعہ
۶۴	جناب ڈاکٹر محمد شفیع صاحب	عہ/	۷۵	جناب منشی میاں اکبر علی صاحب ٹھیکہ دار	ے/
۶۵	جناب مولوی عبد القدیر صاحب	عہ/	۷۶	جناب مولوی شیخ فضل احمد	
۶۶	جناب منشی فضل دین صاحب			صاحب انسپکٹر کمیٹی شہر سیالکوٹ	عسہ ۱۳
	محرر شہر سیال کوٹ	عہ/	۷۷	جناب میر ممتاز علی صاحب	
۶۷	جناب منشی الٰہی بخش صاحب محرر	عہ/		محرر چنگی شہر سیالکوٹ	عہ/
۶۸	جناب منشی شاہ دین صاحب	عہ/	۷۸	جناب مستری خدا بخش	
۶۹	جناب مستری نبی بخش صاحب	عہ/		صاحب ساکن میانہ پورہ	
۷۰	جناب سید چراغ شاہ صاحب معمار	عہ/		شہر سیال کوٹ	عا/
۷۱	جناب چودھری سلطان علی صاحب	عہ/	۷۹	جناب مستری مہر دین صاحب	
	متفرق			ساکن میانہ پورہ شہر سیالکوٹ	عہ/

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۸۰	جناب مستری محمد الدین صاحب ساکن میانہ پورہ شہر سیال کوٹ	عہ/
۸۱	جناب حاجی چودہری سلطان محمد خان صاحب بیرسٹر ایٹ لا شہر سیال کوٹ	عہ/
۸۲	جناب میر نبی بخش صاحب آرائین شہر سیالکوٹ	عا/
۸۳	جناب حکیم حامد علی صاحب ساکن کوٹھی لوہاران شہر سیالکوٹ	عہ/
	متفرق	
۸۴	جناب مولوی محمد محمود عالم صاحب رئیس مغلپورہ - فیض آباد	عسہ/
۸۵	جناب نواب سید نور الحسن صاحب رئیس بھوپال مقیم گھسیاری منڈی لکھنؤ	صمہ/
۸۶	جناب ڈاکٹر رحیم بخش صاحب فتح گنج لکھنؤ	معہ/
۸۷	جناب سید برکات احمد صاحب پھاٹک دبیر الدولہ بہادر لکھنؤ	عاہ/
۸۸	جناب حکیم جواد حسین صاحب سوداگر محلہ گورکھپور	عاہ/
۸۹	جناب محمد علی صاحب سوداگر بوٹ امین آباد لکھنؤ	صہ/
۹۰	جناب محمد یوسف علی خان صاحب ویٹنری اسسٹنٹ فرخ آباد	صہ/
	میزان	۲۶۸۷ — [illegible] ۱۲/

قیمت فروخت روئداد معہ مدات متفرق

من ابتدائے یکم اپریل ۱۲ء

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۱	جناب بابو علی گوہر صاحب ہیڈ کلرک کوہاٹ یک جلد روئداد جلسہ دہلی	۱۲ ر
۲	معرفت جناب مولوی محمد خلیل صاحب یک جلد روئداد جلسہ دہلی	۱۲ ر
	امانت بلا تفصیل	
۱	جناب قاضی فضل الرحمن صاحب پشاور	عسہ ر
۲	جناب مولانا عبد السبحان صاحب رئیس گوڈون اسٹریٹ مدراس	ناصہ ر

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
	معرفت مولوی فرزند علی صاحب	۷ ر
	قیمت فروخت کتب دار العلوم	
	قیمت فروخت کتب منظوم نحویہ معرفت حافظ فضل الرحمن صاحب مدرس ندوہ	۱۲ ر
	من ابتدائے یکم اپریل ۱۲ء چندہ اشاعۃ الاسلام	
	جناب مولوی محمد مقتدی خان صاحب شروانی از علی گڈھ	عہ ر

فہرست عطیات چندہ ندوۃ العلما

من ابتداے یکم نومبر سنہ ۱۲ء لغایت ۳۱ مارچ سنہ ۱۳ء

۱	سرکار عالی والی ریاست حیدرآباد دکن خلد اللہ ملکہم	سا للعہ ۶ ر

چندۂ تعلیم

نمبر شمار	نام نامی	تعداد رقم
۱	پراونشیل گرانٹ ان ایڈ	اعصمار
۲	عطیہ سرکار عالیہ والیہ ریاست بھوپال خلد اللہ ملکہا	الما رصہ ر
۳	عطیہ ہزہائنس سر آغا خان بہادر بالقابہ	صمار

میزان کل للعہ ماا صہ ر

اوقاف

نمبر شمار	نام نامی	تعداد رقم
۱	آمدنی وقف حمزہ پور ضلع شاہجہان پور	مار عسہ
۲	آمدنی از جائداد موقوفہ خان بہادر حاجی شیخ قادر بخش صاحب مرحوم رئیس فیض آباد معرفت جناب منشی محمد احتشام علی صاحب رئیس کاکوری متولی وقف	مار
۳	کرایہ مکان موقوفہ للت پور۔ ضلع جھانسی۔	عسہ ر
۴	کرایہ مکانات وصیتی لال باغ لکھنؤ۔	ماعسہ ر

میزان کل الما للعہ

فہرست چندہ تکمیل عمارت دار العلوم من ابتداء یکم نومبر سنہ ۱۲ء لغایت ۳۱ مارچ سنہ ۱۳ء

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد رقم
	(بذریعہ مولوی غلام محمد صاحب		۸	جناب فتح الدین خان صاحب	
	ہوشیارپوری)			موج پور ضلع ہشیارپور	عہ/
۱	جناب حافظ نور محمد صاحب رئیس		۹	جناب خان صاحب شیر محمد خانصاحب ،،	عہ/
	چوہکی نورمحل ضلع جالندھر	صہ عہ	۱۰	جناب نور محمد خان صاحب ،،	عہ/
۲	جناب سید بدرالحسن صاحب بی اے		۱۱	جناب منشی نظیر احمد صاحب	
	منصف لکھنؤ (بقیہ منجملہ پچاس کے)	عـہ/		تحصیلدار ہشیارپور	عہ/
	(بذریعہ مولوی غلام محمد صاحب ہوشیارپوری)		۱۲	جناب سردار محمد اسحٰق خان صاحب	
۳	جناب چودھری عبدالمجید صاحب			سپرنٹنڈنٹ ہشیارپور	عہ/
	سفیدپوش نکودر ضلع جالندھر	عہ/	۱۳	جناب دوست محمد خان صاحب	
۴	جناب خانصاحب گاسوخان صاحب			بیرسٹرایٹ لا ہشیارپور	عہ/
	رئیس بھٹیان ملازم رسالہ ریاست کپورتھلہ	عہ/	۱۴	جناب نور احمد خان صاحب	
۵	جناب چودھری الٰہی بخش صاحب			سوداگر ہشیارپور	عہ/
	ذیلدار سیدو پٹی ضلع ہشیارپور	عہ/	۱۵	جناب شیخ جان محمد صاحب رئیس	
۶	جناب چودھری بخش صاحب ،،	عہ/		اعظم ہشیارپور	صہ عہ
۷	جناب مولانا غلام محمد صاحب فاضل		۱۶	جناب چودھری گھینا سنگھ صاحب ساکن	
	ہشیارپوری	عا/		فیروزپور تحصیل دسوہا ضلع ہشیارپور	عہ/

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد رقم
۱۷	جناب چودھری برکت علی خانصاحب	
	اسٹیشن نندا چور ہشیارپور	عہ
۱۸	جناب شیخ نیاز محمد صاحب ایم۔اے	
	پلیڈر۔ ہشیارپور	عسہ
۱۹	جناب منشی محمود خان صاحب	
	پٹواری محکمہ بندوبست ہشیارپور	۸ر
۲۰	جناب مولوی حاکم علی صاحب	
	خلف چودھری کریم بخش صاحب	
	نمبردار ڈلی وال ہشیارپور	۸ر
۲۱	جناب منشی محمد علاء الدین خان صاحب	
	کلرک محکمہ انہار ضلع ہشیارپور	۸ر
۲۲	جناب منشی غلام محمد صاحب پٹواری ”	۸ر
۲۳	جناب محمد حسن خان صاحب	
	طالب علم کوہاٹ	۸ر
۲۴	جناب ڈاکٹر تفضل حسن خانصاحب	
	سب اسسٹنٹ سرجن کوہاٹ	۸ر
۲۵	جناب حکیم نجم الدین خانصاحب ”	عہ
۲۶	جناب منشی میران بخش صاحب پٹواری	

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد رقم
	جہان خیلان ضلع ہشیارپور	عسہ
۲۷	جناب میاں یار محمد خانصاحب رئیس اعظم	عسہ
۲۸	جناب ماسٹر حمید اللہ صاحب	
	فراہم کردہ از اسلامیہ سکول امرتسر	
	بذریعہ بابو نظام الدین صاحب تاجر چرم	صہ ۱۴ر۳پا
۲۹	جناب مولوی قاضی محمد خلیل صاحب	
	رئیس بانس بریلی منجملہ پچاس کے	عسہ ۲۵
۳۰	جناب مولوی عبدالباسط صاحب	
	خلف الرشید ملا عبدالقیوم صاحب	
	چادرگھاٹ حیدرآباد دکن	
	(منجملہ دس روپیہ کے)	صہ ر
۳۱	جناب منشی محمد علی صاحب محرر	
	مال ندوۃ العلماء لکھنو	عہ
۳۲	از ملازمان کارخانہ جناب منشی محمد	
	احتشام علی صاحب رئیس کاکوری ضلع لکھنو	للعہ ر
۳۳	جناب مولوی ابوالکلام صاحب	
	آزاد مکلاوڈ اسٹریٹ کلکتہ	عہ
	میزان کل مارشتہ	سہ ۸ر۲ پائی

سرمایہ مستقل سالانہ

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد رقم
۱	جناب ڈاکٹر محمد عظیم صاحب اسسٹنٹ سرجن پشاور	عـہ؍	۳	جناب منشی نثار الرحمن صاحب رئیس بڑاگاؤں ضلع بارہ بنکی	صہ؍
	فروخت جائداد		۴	جناب سیٹھ حاجی محمد حنیف صاحب ۱۵۰ انگا پاٹا نک اسٹریٹ مدراس	۲۵ عـہ
۱	بابت قیمت مکان دار العلوم واقع محلہ گولہ گنج لکھنؤ	۱۵۰۰۰	۵	جناب مولوی حمید الدین صاحب بی۔اے۔ عربک پروفیسر ایم۔سی کالج الہ آباد	۳۰ عہ
	چندۂ وظائف طلباے دار العلوم ندوہ			میزان کل ماعـہ؍	
۱	جناب مولانا مولوی حبیب الرحمن خان صاحب رئیس بھیکن پور ضلع علیگڈھ (صہ ماہوار)	للعہ		**انعام تفسیر و حدیث**	
۲	جناب منشی محمد احتشام علی صاحب رئیس کاکوری ضلع لکھنؤ	ما عہ	۱	جناب مولوی محمد حفیظ اللہ صاحب نائب تحصیلدار پروا ضلع اناؤ	عہ

چندۂ ممبری

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد رقم
٠	(بذریعہ مولوی غلام محمد صاحب شملوی وکیل ندوہ)	
۱	جناب نواب فاخر احمد خان صاحب رئیس پانی پت	صہ ر
	(چندۂ متفرق)	
۲	جناب سید انوار الرحمن صاحب نائب ناظم ریاست جے پور	صہ ر
۳	جناب سید فخر الحسن صاحب سب اسسٹنٹ سرجن سردار شہر ریاست بیکانیر	صہ ر
	میزان	عـــ۵ ر

عام اغراض ندوۃ العلماء

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد رقم
	(بذریعہ مولوی غلام محمد صاحب شملوی)	
۱	جناب مولوی قاری عبدالسلام صاحب انصاری پانی پت	عما ر

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد رقم
۲	جناب قاضی محمد رزق اللہ صاحب پانی پت	عہ ر
۳	جناب منشی ثناء اللہ صاحب پانی پت	۸ ر
۴	جناب سید نصیب علی صاحب "	۲ ر
۵	جناب پیرجی عبدالحکیم صاحب سب انسپکٹر	عہ ر
۶	جناب منشی نثار حسن صاحب پٹواری "	۸ ر
۷	دختر پیر تفضل حسین صاحب مرحوم "	عما ر
۸	جناب شیخ احمد جان صاحب کمیشن تاجر "	۴ ر
۹	جناب قاضی حمید حسن صاحب "	عہ ر
۱۰	چندہ متفرق در جامع مسجد بروز جمعہ "	۴ ر
۱۱	معرفت چودھریان کشمیران بوقت وعظ مسجد کشمیران "	عـــ۵ ۲ ر
۱۲	جناب میاں حافظ محمد حنیف صاحب پسر عبدالوہاب صاحب گلی سلنگیان زیر قلعہ پانی پت	۸ ر

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد رقم
۱۳	جناب مولوی محمد یونس صاحب خلف مولوی سلامت اللہ صاحب پانی پت	عہ/
۱۴	جناب بابو عبدالغنی صاحب بی۔اے وکیل کرنال	صہ/
۱۵	قیمت تین عدد رکابی عطیہ دختر جناب میر تفضل حسین صاحب پانی پت	عہ/

چندۂ عام اغراض ندوۃ العلماء

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد رقم
۱۶	جناب والدہ صاحبہ مشتاق حسین صاحب باغ میر صاحب سابق ممبر کونسل	سے/
۱۷	جناب عزیز اللہ صاحب گوٹہ فروش سردار شہر ریاست بیکانیر	عہ

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد رقم
۱۸	جناب منشی محمد فضل احمد صاحب سٹور کیپر سپلائی ٹرانسپورٹ سیالکوٹ بہ تقریب منگنی پسر خود مسمی نظیر احمد سلمہ	عـہ/
۱۹	جناب خان بہادر محمد رمضان صاحب ریاست پٹیالہ	عہ/

میزان کل ۱۱۱ـہ/

فروخت کتب

کتب خانۂ ندوۃ العلماء

نمبر شمار	نام کتاب	تعداد رقم
۱	قیمت دو جلد شرائط الوسائط	۸/

نقشہ تنخواہ ملازمین دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

من ابتداے یکم اپریل ۱۲ء لغایت ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۱۳ء

نمبر شمار	نام ملازمین مع عہدہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت
۱	شمس العلما مولوی مفتی محمد عبد اللہ صاحب مہتمم دار العلوم	ماصہ	۱۰ ماہ ۱۰ یوم	الصہ ار ۵ پائی	
۲	قاضی تلمذ حسین صاحب ایم اے ہیڈ ماسٹر دار العلوم	ماصہ	۱۱ ماہ ۱۳ یوم	الصہ ار ۱۰ پائی	
۳	مولانا شیخ محمد صاحب عرب ادیب	للعہ	۱۱ ماہ ۲۳ یوم	سالعہ ۵ ر ۷ پائی	
۴	مولانا میر عبد الکریم صاحب علوی فقیہ اول	صعہ	۱۰ ماہ ۲۷ یوم	الصہ ۵ ر ۲ پائی	
۵	مولوی سید علی صاحب ادیب قائم مقام	صہ	۱۲ ماہ	ساعہ ۱۰ ر ۸ پائی	اسمین عہ ۱۰ ر ۲ الاونس اہتمام و عہ ماہوار الاونس دیا گیا
۶	سید پیارے صاحب بی۔ اے سکنڈ ماسٹر	للعہ	۱۲ ماہ ۱۵ یوم	الصہ ۱۲ ر ۱۰ پائی	[illegible]
۷	مولوی محمد شبلی صاحب مدرس	للعہ	۱۲ ماہ	ماسہ	
۸	مولوی عبد السلام صاحب مدرس	صعہ وسہ	۱۰ ماہ	مارسہ	

نمبر شمار	نام ملازمین مع عہدہ	تنخواہ ماہوار	مدت ملازمت	کل تنخواہ	کیفیت
۹	مولوی محمد یوسف صاحب مدرس	عـــہ ر	۱۱ ماہ - ۱۱ یوم	ما سنہ ۱۵ ار ۲ پائی	
۱۰	مولوی فضل الرحمن صاحب مدرس	عـــہ ر	۱۲ ماہ	ما للعـــہ ر	
۱۱	پنڈت لوکناتھ صاحب مدرس سنسکرت	عـــہ ر	۹ ماہ - ۴ یوم	ما عـــہ ۹ ر ۳ پائی	۵ دسمبر سنہ ۱۲ع کو آپ علیحدہ ہوے
۱۲	سید عبدالجلیل صاحب فورتھ ماسٹر	عـــہ ر	۱۲ ماہ	ما للعـــہ ر	
۱۳	ماسٹر دین محمد صاحب تھرڈ ماسٹر	عـــہ و عـــہ	۱۲ ماہ	ما صـــہ ر	آپ کا اضافہ صہ ماہوار کیم دسمبر سنہ ۱۲ع سے ہوا
۱۴	ماسٹر فدا حسین صاحب مدرس ریاضی	صـــہ ر	۹ ماہ	ما صـــہ ر	
۱۵	مولوی سید سلیمان صاحب	صـــہ ر	۳ ماہ - ۷ یوم	مالہ سـہ ۱۰ ر ۸ پائی	
۱۶	مولوی سلطان احمد صاحب مدرس عربی	عـــہ ر	۱½ ماہ	معـــہ ۸ ر	
۱۷	مولوی قمر الدین صاحب مدرس عربی	عـــہ ر	۱۱ ماہ - ۲۳ یوم	ما معـــہ ۵ ر ۸ پائی	

نمبر شمار	نام ملازمین مع عہدہ	شرح تنخواہ	مدت ملازمت سال حال	میزان تنخواہ سال حال	کیفیت
۱۸	منصور علی چپراسی	صہ/	۱۲ ماہ	سنٹہ	
۱۹	منشی سید علی صاحب محرر دار العلوم	عہ/	۴ ماہ - ۱۱ یوم	للعہ ۱۱ر۳ پائی	
۲۰	ماسٹر صادق علی صاحب قائم مقام مدرس ریاضی	عہ/	یکماہ - ۲۰ یوم	عہ ۲ر۷ پائی	
۲۱	سراج الدین چپراسی	صہ و ے/	۱۱ ماہ - ۲۳ یوم	لہ ۱۱ر۵ پائی	یکم دسمبر ۱۲ء سے عہ ماہوار اضافہ ہوا۔
۲۲	منشی فضل حسین صاحب محرر معتمد صاحب دار العلوم	صہ/	۳½ ماہ	معہ ۸ر	
۲۳	شفیع بخش دربان	ے/	۱۲ ماہ	عہ/	
۲۴	سید باقر حسین صاحب بی-اے-ایل-ایل-بی-سابق سکنڈ ماسٹر	سنٹہ	۲۷ یوم	عہ ۴ر۲ پائی	
۲۵	سید عبد الجلیل صاحب قائم مقام محرر دار العلوم	صہ	۶ یوم	۱۵ر۵ پائی	
۲۶	مولوی شبلی صاحب متعلم مدرس	عہ ۸ر و عہ و عہ	۰	۱معہ ۴ر۳ پائی	

نمبر شمار	نام ملازمین مع عہدہ	تنخواہ ماہوار	مدت رخصت	تنخواہ ایام رخصت	کیفیت
۲۷	منشی صفدر حسین صاحب محرر دار العلوم	عـه/	۳ ماہ ۸ یوم	عـه ۱۱/۱۰ پائی	
۲۸	ماسٹر نظور الحسن صاحب	للعـه/	۲۷ یوم	صـه ۷/۱ پائی	
۲۹	سید علی حسن صاحب محرر دار العلوم	صـعه	۴ ماہ ۱۶ یوم	مهـه ۴ پائی	
۳۰	سید محمد رضا صاحب قائم مقام مدرس ریاضی۔	عـه و عـه	۳ ماہ ۸ یوم	عـه ۱۳/۱ پائی	
۳۱	مولوی حافظ محمد یوسف صاحب متعلم مدرس	عـه ۸/ و عـه	۲ ماہ ۸ یوم	سه ۸/	
۳۲	منشی محمد سیتے صاحب محرر دار العلوم	صـه/	۳ ماہ ۲۰ یوم	عـه ۵/۴ پائی	
۳۳	مولوی عبد الواحد صاحب قائم مقام مدرس	عـه و صـه	۱۷ یوم	عـه ۱۳/۶ پائی	۳ یوم ستمبر بحساب عـه ۸/ و ۱۴ یوم بحساب عـه/
۳۴	ماسٹر غنی محمد صاحب قائم مقام سکنڈ ماسٹر	للعـه	۲۷ یوم	لعـه ۲/ ۱ پائی	
				میزان	لعمـه ۵/

نقشہ تنخواہ ملازمین و وکلائے ندوۃ العلماء من ابتدائے یکم اپریل سنہ ۱۲ء تا ۳۱ مارچ سنہ ۱۳ء

نمبر	نام ملازمین مع عہدہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت
۱	مولوی غلام محمد صاحب شملوی وکیل ندوۃ العلماء	[illegible]	۱۲ ماہ	[illegible]	
۲	مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہشیارپوری "	[illegible]	۱۲ ماہ	[illegible]	
۳	مولوی یوسف صاحب وکیل ہنگامی	[illegible]	۱۳ یوم	[illegible]	
	میزان کل			[illegible]	

تنخواہ ملازمین دفتر ندوۃ العلماء من ابتدائے یکم اپریل سنہ ۱۲ء تا ۳۱ مارچ سنہ ۱۳ء

۱	محرر مال	[illegible]	۱۲ ماہ	[illegible]	
۲	محرر مراسلات	[illegible]	۱۲ ماہ	[illegible]	
۳	چپراسی	[illegible]	۹ ماہ ۱۳ یوم	[illegible]	
	میزان کل			[illegible]	

تنخواہ ملازمین کتبخانہ ندوۃ العلماء من ابتدائے یکم اپریل سنہ ۱۲ء تا ۳۱ مارچ سنہ ۱۳ء

۱	ناظر کتب خانہ	[illegible]	۱۲ ماہ	[illegible]	[illegible]
۲	مددگار ناظر کتبخانہ	[illegible]	۴ ماہ ۱۳ یوم	[illegible]	[illegible]
۳	فراش کتب خانہ	[illegible]	۱۲ ماہ	[illegible]	عہ ر ماہوار اضافہ یکم جنوری سنہ ۱۳ء سے ہوا
	میزان کل			[illegible]	

نقشہ آمدنی ندوۃ العلماء لکھنؤ من ابتدائے یکم اپریل ۱۲ء لغایت ۳۱ مارچ ۱۳ء

[illegible]	۱	عطیہ سرکار عالی والی ریاست حیدر آباد دکن خلد اللہ ملکہم
[illegible]	۲	چندہ رکنیت
[illegible]	۳	چندہ وزیٹری
[illegible]	۴	عطیات ندوۃ العلماء
[illegible]	۵	چندہ عام اغراض ندوۃ العلماء
[illegible]	۶	زکواۃ
[illegible]	۷	فروخت کتب روداد
[illegible]	۸	ڈاک
[illegible]	۹	چندہ اشاعت اسلام
[illegible]	۱۰	قیمت طعام وزیٹران
[illegible]	۱۱	فروخت کتب کتبخانہ
[illegible]	۱۲	امانت
[illegible]	۱۳	میزان کل

نقشہ مصارف دفتر ندوۃ العلماء من ابتدا [illegible] لغایت [illegible] ۱۳۱۲ھ

[illegible] ۵ پائی	—	تنخواہ ملازمین دفتر
[illegible] ۱۳	[illegible]	تنخواہ وکلاء
[illegible] ۱۲	[illegible]	سفرخرچ وکلاء
[illegible] ۵ پائی	[illegible]	تنخواہ ملازمین کتبخانہ
[illegible] ۳ پائی	۵	جلدبندی کتب
[illegible] ۳	[illegible]	خرید الماری کتبخانہ
[illegible] پائی	[illegible]	سائرخرچ ومتفرقات دفتر
[illegible] ۱۴ ۹ پائی	[illegible]	ڈاک
[illegible] ۶ پائی	[illegible]	طبع ندوہ
[illegible] ۱۰	[illegible]	زکوٰۃ مدد خرچ یتیم خسانہ کانپور
[illegible] ۱۵ ۹ پائی	=	مصارف جلسہ سالانہ
[illegible] ۳ ۹ پائی	[illegible]	مہمانداری
[illegible]	[illegible]	سفرخرچ ارکان
[illegible]	[illegible]	کرایہ مکان کتبخانہ
[illegible] ۸ پائی	[illegible]	میزان کل

نقشہ آمدنی دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ من ابتدائے یکم اپریل سنہ ۱۲ء لغایت ۳۱ مارچ سنہ ۱۳ء

گرانٹ ان ایڈ	۱	صمہ ما لیہ ۱۰ . ۸
عطیہ ریاست بھوپال	۲	سمہ ما صہ
چندہ تکمیل عمارت	۳	سمہ للعہ ۱ر ۳ پائی
قیمت فروخت مکان دار العلوم واقع گولہ گنج لکھنؤ	۴	صہ عہ
عطیہ ہزہائینس سر آغا خان بابقایہ	۵	صمار
از ستولیان جائداد موقوفہ حاجی شیخ قادر بخش مرحوم مخیض آباد	۶	۸ عہ
اوقاف موضع حمزہ پور ضلع شاہجہان پور	۷	ما عہ
کرایہ مکانات وصیتی واقع لال باغ لکھنؤ	۸	ما سہ ر
کرایہ مکان واقع للت پور ضلع جھانسی	۹	عہ ۱۲ر
وقف موضع بھرتنا پور ضلع بریلی	۱۰	عہ
کرایہ دوکان چندوسی ضلع مراد آباد	۱۱	عو
چندۂ دار العلوم	۱۲	للعہ
چندۂ مستقل سالانہ	۱۳	للعہ
متفرقات دار العلوم	۱۴	للعہ ۱۲ر
چندۂ ماہوار دار العلوم	۱۵	للعہ ۸
فروخت کتب دار العلوم	۱۶	۱۲ر
وظائف	۱۷	صما سہ
انعام تفسیر و حدیث	۱۸	للعہ
چندہ عام اغراض	۱۹	للعہ ۵ر
چندہ تعلیم دار العلوم	۲۰	صہ
کرایہ دوکانات دار العلوم	۲۱	للعہ ۲ر
میزان کل	۲۲	للعہ ساعہ ۹ر ۱۱

نقشہ مصارف دار العلوم من ابتدا یکم اپریل سنہ ۱۲ء لغایت ۳۱ مارچ سنہ ۱۳ء

[illegible] ۵؍	۱	تنخواہ ملازمین دار العلوم
[illegible] ۸؍۹ پائی	۲	مرمت وصفائی مکان دار العلوم ومکانات وصیتی واقع لال باغ
[illegible] ۱؍۳ پائی	۳	تعمیر عمارت جدید بلڈنگ
[illegible] ۱۵؍	۴	سائر خرچ دار العلوم
[illegible] ۱۰؍۴ پائی	۵	وظائف طلباء
[illegible] ۱۴؍۳ پائی	۶	خرید فرنیچر
[illegible] ۱؍۹ پائی	۷	ڈاک دار العلوم
[illegible] ۶؍۳ پائی	۸	طبع
[illegible] ۷؍	۹	خرید کتب درسیہ
[illegible]	۱۰	مصارف مقدمہ اوقاف کرنال
[illegible] ۱؍۲ پائی	۱۱	لگان آراضی نزول جدید بلڈنگ واقع سکارم نگر
[illegible]	۱۲	کمیشن فروخت مکان دار العلوم واقع گولہ گنج لکھنؤ
[illegible]	۱۳	کرایہ مکان بورڈنگ
[illegible] ۱۰؍۶ پائی	۱۴	مرمت وتعمیر مکانات وصیتی واقع لال باغ لکھنؤ از سرمایہ محفوظ
[illegible] ۱؍۳ پائی	۱۵	میزان کل

غلط نامہ ـ روداد جلسہ ندوہ ۱۹۱۲ء

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	آمد فی چندہ دارالعلوم	سمہ/صہ	ہمہ/صہ ۲۵۰	۶۴	۲۸ ″	ندارد	۶/ع
۱۴	۱۹۴ ″	کاوس ڈیپارٹمنٹ	کامرس ڈیپارٹمنٹ	۶۶	۴۶ ″	ندارد	۶/ع
۱۶	۱۹۷ ″	محمد عمر جو صاحب امرتسری	عبدالرحمن صاحب امرتسری	۶۶	۵۵ ″	ندارد	۶/ع
۲۳	۳۳ اشاعت اسلام	۶/	۶ پائی	۷۰	۱۱۱ ″	عیایت احمد	عنایت احمد
۲۴	۵۵ ″	عبدالباسط	عبدالسباط	″	۱۱۹ ″	ندارد	۶/ع
۲۸	حملہ منبران پیرم عمر بانی وغیرہ	۱۲/صہ ۷ پائی	۱۲/صہ ۷ پائی	۷۷	۲۴۳ ″	ندارد	۶/ع-
۴۱	فہرست عطیات ۱۹۱۲ء	ہمہ/صہ ۱۰/ ۸ پائی	ہمہ/صہ ۱۰/ ۸ پائی	۸۰	۲۹۹ ″	قادری	قادیان
۵۵	۵۴ چندہ ممبری	ندارد	صہ/	۸۱	۳۱۵ ″	حکیم عبدالحکیم	عبدالحلیم
۴۴	۴۵ چندہ ممبری	ندارد	صہ/	۸۳	۳۵۶ ″	مولوی عبدالمجید	مولوی عبدالحمید
۴۹	۱۳۹ ″	ندارد	صہ/	۸۸	۳۰ من ابتدا یکم اپریل ... عام اغراض	ندارد	عہ/
۵۶	۲۵۱ ″	دو دفعہ درج کیا گیا	صرف یکدفعہ ... روپیہ چاہیئے	۹۷	۱۸۴ ″	۶/	۶ پائی
″	″	بہول	بہلول	۹۸	۱۹۲ ″	ندارد	صہ/
۵۶	۲۶۰ ″	ندارد	صہ/	۱۰۵	۲۴۰ ″	ندارد	عہ/
″	۲۶۲ ″	ندارد	صہ/	″	۲۹۹ ″	ندارد	۸/
۶۱	۳۴۴ ″	ندارد	صہ/	۱۰۸	۳۳۹ من ابتدا یکم اپریل ... بغرض اغراض عام	ندارد	ٹ/
۶۲	۲۵ من ابتدا یکم اپریل ... پیشندہ و زیری	ندارد	عا/	۱۰۸	۳۴۵	ندارد	ا/
				۱۱۲	۳۹۴	نشان آنہ ندارد	۸/